اعتراض: امام ابو حنیفہؒ سے دوبار کفر سے توبہ کرائی گئی وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو کہے ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی

جواب 1: یہاں یہ واضح نہیں کہ امام ابن ادریسؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے توبہ کراتے خود دیکھا ہے یا نہیں یا ان تک یہ بات کس ذرائع سے پہنچی ہے اس لیے یہ جرح حجت نہیں۔ جواب 2: ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے یا نہیں اس میں محدثین اور امام ابو حنیفہؒ میں اختلاف ہے چونکہ محدثین اعمال کو ایمان کا حصہ مانتے ہیں اور انسان کے ایمان میں کمی زیادتی کے قائل ہیں جبکہ امام ابو حنیفہؒ ایمان اور اعمال میں فرق کرتے ہیں اور انکے مطابق ایمان کے معاملے میں سب مومن برابر ہیں اور اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کمتر یا بہتر ہیں تو خلاصہ یہ کہ ایمان میں جو کمی بیشی ہوتی ہے وہ اعمال ہی کی وجہ سے ہوتی ہے اور امام ابو حنیفہ اعمال میں کمی زیادتی کے قائل ہیں تو یہ اختلاف محض لفظی ہے درحقیقت دونوں باتوں کا خلاصہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ انسان ایک دوسرے سے کمتر یا افضل ہے محدثین ایمان میں کمی زیادتی کی وجہ سے اسکے قائل ہیں جبکہ امام ابو حنیفہؒ اعمال میں کمی زیادتی کی وجہ سے۔

سمعتُ سُفيان الثَّوري وذُكِرَ أبو حنيفة فقال: لقد استتابه أصحابُه من الكُفر مرارًا.

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد الدَّقَّاق، قال: حدثنا حنبل بن إسحاق، قال: حدثنا الحُميدي، قال: سمعتُ سُفيان وهو ابن عُيَيْنة يقول: استُتِيبَ أبو حنيفة من الدَّهر ثلاث مرّات[1].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا الأبّار، قال: حدثنا محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا نُعيم بن حماد، قال: قال يحيى بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز: استُتِيبَ أبو حنيفة من الزَّندقة مرّتين[2].

أخبرنا الحسن بن أبي بكر، قال: أخبرنا عبدالله بن إسحاق البَغَوي، قال: حدثنا الحسن بن عُلَيْل، قال: حدثنا أحمد بن الحُسين صاحب القُوهي، قال: سمعتُ يزيد بن زُرَيْع، قال: استُتِيبَ أبو حنيفة مرّتين[3].

أخبرنا ابن رزق والبَرْقاني؛ قالا: أخبرنا محمد بن جعفر بن الهيثم الأنباري، قال: حدثنا جعفر بن محمد بن شاكر. وأخبرنا الحُسين بن شجاع[4] الصُّوفي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثنا جعفر بن شاكر، قال: حدثنا رجاء هو ابن السِّنْدي، قال: سمعتُ عبدالله بن إدريس يقول: استُتِيبَ أبو حنيفة مرّتين، قال: وسمعتُ ابن إدريس يقول: كَذَبَ[5] من زَعَم أنَّ الإيمان لا يزيدُ ولا يَنقص[6].

أخبرنا القاضي أبو بكر الحِيري، قال: حدثنا أبو العباس محمد بن

---

(١) إسناده صحيح، رجاله ثقات.

(٢) إسناده ضعيف، لضعف نعيم بن حماد.

(٣) إسناده ضعيف، لضعف عبدالله بن إسحاق البغوي، كما تقدم في ترجمته من هذا الكتاب (١١/ الترجمة ٤٩٧٩).

(٤) سقط من م.

(٥) في م: «كذاب»، وما هنا من النسخ.

(٦) إسناده صحيح، والخلاف في هذه المسألة لفظي، وهو على كل حال رأي لعبدالله بن إدريس.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام ابوحنیفہؒ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے تھے

جواب : امام ابوحنیفہؒ امت پر تلوار چلانے کو جائز نہیں سمجھتے دراصل (وقت پڑنے پر) ظالم حکمران یا سلطان کے خلاف بغاوت کو جائز سمجھتے ہیں اس بات کو یہ کہہ کر مشہور کر دیا گیا ہے کہ وہ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے ہیں امام طحاویؒ اپنی کتاب عقیدہ طحاویہ میں امام ابوحنیفہؒ کے عقیدے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ میں سے کسی پر تلوار چلانا اسے قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ واجب القتل نہ قرار دیا جائے۔ آگے فرماتے ہیں ہم اپنے امام اور حکمران کے خلاف بغاوت کو درست نہیں سمجھتے چاہے وہ ظلم کریں نہ انکے لیے بددعا کرتے ہیں اور نہ انکی اطاعت چھوڑتے ہیں جب تک کہ وہ ہمیں نافرمانی کا حکم نہیں دیتے اس وقت تک انکی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سمجھتے ہیں (عقیدہ طحاویہ 11)

ذكرُ ما حُكِيَ عن أبي حنيفة من رأيه في الخروج على السُّلطان

أخبرنا ابن الفضل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن درستويه، قال: حدثنا يعقوب بن سفيان، قال[1]: حدثني صفوان بن صالح، قال: حدثنا عُمر ابن عبدالواحد، قال: سمعتُ الأوزاعي يقول: أتاني شُعيب بن إسحاق وابن أبي مالك وابن علاق وابن ناصح فقالوا: قد أخذنا عن أبي حنيفة شيئًا، فانظر فيه، فلم يَبْرح بي وبهم حتى أريتهم فيما جاؤني به عنه أنه قد أحلَّ لهم الخُروج على الأئمة[2].

أخبرنا طَلْحة بن عليّ بن الصَّقْر الكَتّاني، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثني أبو شيخ الأصبهاني، قال: حدثنا الأثرم. وأخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقّاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: سمعتُ أبا عبدالله يقول: قال ابن المبارك: ذكرتُ أبا حنيفة يومًا عند الأوزاعي فأعرَضَ عني، فعاتَبْتُه. فقال: تجيء إلى رجل يرى السَّيف في أمة محمد ﷺ فتذكره عندنا[3]؟

أخبرني محمد بن أحمد بن يعقوب، قال: أخبرنا محمد بن نُعيم الضَّبّي، قال: أخبرنا أبو عليّ الحافظ، قال: حدثنا عبدالله بن محمود المَرْوَزي، قال: سمعتُ محمد بن عبدالله بن قُهْزاد يقول: سمعتُ أبا الوزير أنه حضَرَ عبدالله بن المُبارك، فروى عن رسول الله ﷺ حديثًا فقال له رجل: ما قول أبي حنيفة في هذا؟ فقال عبدالله: أحدِّثك عن رسول الله ﷺ، وتجيء برجل كان يَرى السَّيف في أمة محمد ﷺ؟

أخبرنا ابن دوما النِّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال:

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨.
(٢) إسناده صحيح، رجاله ثقات إلى الأوزاعي. أما تضعيف الخبر بالذين جاءوا إلى

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

نوٹ : اس وضاحت سے دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی یہ کہ امام صاحب حکمران کے خلاف بغاوت کو جائز نہیں سمجھتے چاہے وہ ظالم کیوں نہ ہو لیکن اگر اسکی پیروی میں اللہ کی نافرمانی ہے تو پھر اسکی اطاعت کو جائز نہیں سمجھتے بلکہ اسکے خلاف بغاوت کے قائل ہیں جیسا کہ اسلاف امت میں سے کئی لوگوں کا یہی ماننا ہے

اعتراض : امام ابو عوانہؒ نے امام ابو حنیفہؒ کو مرجئی کہا اور امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھنے والا کہا

جواب : ابو حنیفہؒ اہلسنت والارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے نا کہ اہل بدعت مرجئ والا جیسا کہ امام شہرستانیؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے (کتاب الملل والنحل 139) اور امام ابو حنیفہ امت پر تلوار چلانے کو جائز نہیں سمجھتے دراصل (وقت پڑنے پر) ظالم حکمران یا سلطان کے خلاف بغاوت کو جائز سمجھتے ہیں اس بات کو یہ کہ کر مشہور کر دیا گیا ہے کہ وہ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے ہیں امام طحاوی اپنی کتاب عقیدہ طحاویہ میں امام ابو حنیفہ کے عقیدے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ میں سے کسی پر تلوار چلانا اسے قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ واجب القتل نہ قرار دیا جائے۔ آگے فرماتے ہیں ہم اپنے امام اور حکمران کے خلاف بغاوت کو درست نہیں سمجھتے چاہے وہ ظلم کریں نہ انکے لیے بدعا کرتے ہیں اور نہ انکی اطاعت چھوڑتے ہیں جب تک کہ وہ ہمیں نافرمانی کا حکم نہیں دیتے اس وقت تک انکی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سمجھتے ہیں (عقیدہ طحاویہ 11)

المكان الذي جئتَ منه. قلتُ: فما منعك أنتَ من ذلك؟ قال: لولا ودائع كانت عندي، وأشياء للناس ما ابتليتُ في ذلك(1).

أخبرنا الحسن بن أبي بكر، قال: أخبرنا إبراهيم بن محمد بن يحيى المُزَكِّي النَّيسابوري، قال: حدثنا محمد بن المُسَيَّب، قال: سمعتُ عبدالله بن خُبَيْق، قال: سمعتُ الهيثم بن جميل يقول: سمعتُ أبا عَوانة يقول: كان أبو حنيفة مُرجئًا يَرى السَّيف. فقيل له: فحماد بن أبي سُليمان؟ قال: كان أستاذه في ذلك.

أخبرني علي بن أحمد الرزاز، قال: أخبرنا علي بن محمد بن سعيد المَوْصلي، قال: حدثنا الحسن بن الوَضّاح المؤدِّب، قال: حدثنا مُسلم بن أبي مُسلم الجَرْمي(2)، قال: حدثنا أبو إسحاق الفزاري، قال: سمعتُ سُفيان الثَّوري والأوزاعي يقولان: ما وُلِدَ في الإسلام مولود أشأم على هذه الأمة من أبي حنيفة، وكان أبو حنيفة مرجئًا يرى السَّيف. قال لي يومًا: يا أبا إسحاق أين تسكن؟ قلت: المَصِّيصة، قال: لو ذهبتَ حيث ذهب أخوك كان خيرًا. قال: وكان أخو أبي إسحاق خرجَ مع المُبَيِّضة على المُسَوِّدة فقُتل.

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا محمد بن الحسن بن زياد النَّقّاش أنَّ محمد بن عليٍّ أخبره عن سعيد بن سالم، قال: قلت لقاضي القُضاة أبي يوسُف: سمعتُ أهلَ خُراسان يقولون: إنَّ أبا حنيفة جَهْميٌّ مُرجِىء؟ فقال لي: صدقوا، ويَرى السَّيف أيضًا. قلت له: فأين أنتَ منه؟ فقال: إنما كنّا نأتيه يُدرِّسنا الفقه، ولم نكن نقلِّده دينًا(3).

(1) إسناده صحيح.
(2) في م: «الحرمي»، محرفة، وتقدمت ترجمته في هذا المجلد (الترجمة ٧٠٤٠).
(3) إسناده تالف، علي بن محمد بن سعيد الموصلي كذاب كما في ترجمته من هذا الكتاب (١٣/ الترجمة ٦٤٤٦)، والميزان ٣/ ١٥٤.

على أن أكثر الأخبار المتقدمة التي حكيت عنه من رأيه في الخروج على السلطان الجائر صحيحة، وسيرته العملية تدل على ذلك، فموقفه من ثورة زيد بن علي بن الحسين معروف، وحث الناس على الخروج مع محمد وإبراهيم ابني عبدالله بن الحسن أشهر من أن تُذكر، وانتقام المنصور منه لأجل ذلك معروف مشتهر، وهو بعد

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

امام صاحب بدعتی فرقہ مرجیہ میں سے نہیں تھے فرقہ اہلحدیث کے امام العصر ابراہیم میر صاحب نے کتاب تاریخ اہلحدیث ص 77 پر لکھا ہے کہ۔ یہ امام صاحب پر بہتان ہے آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہوسکتے ورنہ آپ اتنے تقوی وطہارت پر زندگی نہ گزارتے۔

اعتراض: امام ابو حنیفہؒ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے تھے

جواب: امام ابو حنیفہ امت پر تلوار چلانے کو جائز نہیں سمجھتے دراصل (وقت پڑنے پر) ظالم حکمران یا سلطان کے خلاف بغاوت کو جائز سمجھتے ہیں اس بات کو یہ کہ کر مشہور کر دیا گیا ہے کہ وہ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے ہیں امام طحاوی اپنی کتاب عقیدہ طحاویہ میں امام ابو حنیفہ کے عقیدے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ میں سے کسی پر تلوار چلانا اسے قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ واجب القتل نہ قرار دیا جائے۔ آگے فرماتے ہیں ہم اپنے امام اور حکمران کے خلاف بغاوت کو درست نہیں سمجھتے چاہے وہ ظلم کریں نہ انکے لیے بددعا کرتے ہیں اور نہ انکی اطاعت چھوڑتے ہیں جب تک کہ وہ ہمیں نافرمانی کا حکم نہیں دیتے اس وقت تک انکی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سمجھتے ہیں (عقیدہ طحاویہ (11)

ذكرُ ما حُكيَ عن أبي حنيفة من رأيه في الخروج على السُّلطان

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن درستويه، قال: حدثنا يعقوب بن سفيان، قال[1]: حدثني صفوان بن صالح، قال: حدثنا عُمر ابن عبدالواحد، قال: سمعتُ الأوزاعي يقول: أتاني شُعيب بن إسحاق وابن أبي مالك وابن علاق وابن ناصح فقالوا: قد أخذنا عن أبي حنيفة شيئًا، فانظر فيه، فلم يَبْرح بي وبهم حتى أريتهم فيما جاؤني به عنه أنه قد أحلَّ لهم الخُروج على الأئمة[2].

أخبرنا طَلْحة بن عليّ بن الصَّقْر الكَتَّاني، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثني أبو شيخ الأصبهاني، قال: حدثنا الأثرم. وأخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقّاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: سمعتُ أبا عبدالله يقول: قال ابن المبارك: ذكرتُ أبا حنيفة يومًا عند الأوزاعي فأعرَضَ عني، فعاتَبْتُه. فقال: تجيء إلى رجل يرى السَّيف في أمة محمد ﷺ فتذكره عندنا[3]؟

أخبرني محمد بن أحمد بن يعقوب، قال: أخبرنا محمد بن نعيم الضَّبّي، قال: أخبرنا أبو عليّ الحافظ، قال: حدثنا عبدالله بن محمود المَرْوَزي، قال: سمعتُ محمد بن عبدالله بن قُهْزاد يقول: سمعتُ أبا الوزير أنه حضَرَ عبدالله بن المُبارك، فروى عن رسول الله ﷺ حديثًا فقال له رجل: ما قول أبي حنيفة في هذا؟ فقال عبدالله: أحدِّثك عن رسول الله ﷺ، وتجيء برجل كان يَرى السَّيف في أمة محمد ﷺ؟

أخبرنا ابن دوما النِّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال:

---

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨.

(٢) إسناده صحيح، رجاله ثقات إلى الأوزاعي. أما تضعيف الخبر بالذين جاءوا إلى الأوزاعي فغير صحيح، كما فعل الكوثري وغيره، لأن الرواية رواية الأوزاعي.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض: امام ابن مبارکؒ نے کہا میں تجھے حدیث رسول سناتا ہوں اور تو امام ابو حنیفہؒ کا ذکر کرتا ہے وہ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے

جواب: اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ خطیب بغدادی کے استاد مجمول ہیں اسکے علاوہ امام ابو حنیفہ امت پر تلوار چلانے کو جائز نہیں سمجھتے دراصل (وقت پڑنے پر) ظالم حکمران یا سلطان کے خلاف بغاوت کو جائز سمجھتے ہیں اس بات کو یہ کہ کر مشہور کر دیا گیا ہے کہ وہ امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے ہیں امام طحاوی اپنی کتاب عقیدہ طحاویہ میں امام ابو حنیفہ کے عقیدے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ میں سے کسی پر تلوار چلانا اسے قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ واجب القتل نہ قرار دیا جائے۔ آگے فرماتے ہیں ہم اپنے امام اور حکمران کے خلاف بغاوت کو درست نہیں سمجھتے چاہے وہ ظلم کریں نہ انکے لیے بددعا کرتے ہیں اور نہ انکی اطاعت چھوڑتے ہیں جب تک کہ وہ ہمیں نافرمانی کا حکم نہیں دیتے اس وقت تک انکی اطاعت کو اللہ کی اطاعت سمجھتے ہیں (عقیدہ طحاویہ (11)

ذكرُ ماحُكيَ عن أبي حنيفة من رأيه في الخروج على السُّلطان

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن درستويه، قال: حدثنا يعقوب بن سفيان، قال[1]: حدثني صفوان بن صالح، قال: حدثنا عُمر ابن عبدالواحد، قال: سمعتُ الأوزاعي يقول: أتاني شُعيب بن إسحاق وابن أبي مالك وابن علاق وابن ناصح فقالوا: قد أخذنا عن أبي حنيفة شيئًا، فانظر فيه، فلم يَبْرح بي وبهم حتى أريتهم فيما جاؤني به عنه أنه قد أحلَّ لهم الخُروج على الأئمة[2].

أخبرنا طَلْحة بن عليّ بن الصَّقْر الكَتّاني، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثني أبو شيخ الأصبهاني، قال: حدثنا الأثرم. وأخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقّاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: سمعتُ أبا عبدالله يقول: قال ابن المبارك: ذكرتُ أبا حنيفة يومًا عند الأوزاعي فأعرَضَ عني، فعاتبْتُه. فقال: تجيء إلى رجل يرى السَّيف في أمة محمد ﷺ فتذكره عندنا[3]؟

أخبرني محمد بن أحمد بن يعقوب، قال: أخبرنا محمد بن نُعيم الضَّبّي، قال: أخبرنا أبو عليّ الحافظ، قال: حدثنا عبدالله بن محمود المَرْوَزي، قال: سمعتُ محمد بن عبدالله بن قُهْزاد يقول: سمعتُ أبا الوزير أنه حضَرَ عبدالله بن المُبارك، فرَوى عن رسول الله ﷺ حديثًا فقال له رجل: ما قول أبي حنيفة في هذا؟ فقال عبدالله: أحدِّثك عن رسول الله ﷺ، وتجيء برجل كان يَرى السَّيف في أمة محمد ﷺ؟

أخبرنا ابن دوما النِّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال:

---

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨.

(٢) إسناده صحيح، رجاله ثقات إلى الأوزاعي. أما تضعيف الخبر بالذين جاءوا إلى الأوزاعي فغير صحيح، كما فعل الكوثري وغيره، لأن الرواية رواية الأوزاعي.

(٣) إسناده صحيح، وتضعيف الخبر بأبي الشيخ الأصبهاني كما فعل الكوثري فيه مجازفة ظاهرة.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت
الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام اوزاعیؒ نے امام ابن مبارکؒ سے کہا تو ایسے شخص کی تعریف کرتا ہے جو امت پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتا ہے اس پر ابن مبارکؒ نے کہا یہ بات آپ نے پہلے کیوں نہیں بتائی

جواب : اسکی سند اور متن دونوں میں علت موجود ہے ابن دوما ضعیف ہے اسکے علاوہ ابن ابی رزمہ نے ابن مبارکؒ سے سننے کی صراحت نہیں کی اسکے علاوہ اسکا متن بھی مشکوک ہے کیونکہ یہ حیرت کی بات ہے کہ ایک ایسی بات جو کوفہ میں مشہور ہے وہ ابن مبارکؒ کو پتا نہ ہو اور امام اوزاعی جو دمشق کے ہیں انہیں پتا ہے لہذا یہ قول حجت نہیں۔

أخبرنا ابن دوما النّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال:

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨.
(٢) إسناده صحيح، رجاله ثقات إلى الأوزاعي. أما تضعيف الخبر بالذين جاءوا إلى الأوزاعي فغير صحيح، كما فعل الكوثري وغيره، لأن الرواية رواية الأوزاعي.
(٣) إسناده صحيح، وتضعيف الخبر بأبي الشيخ الأصبهاني كما فعل الكوثري فيه مجازفة ظاهرة.

حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا الحسن بن عليّ الحُلْواني، قال: حدثنا أحمد بن محمد، قال: حدثنا عبدالعزيز بن أبي رزمة، عن ابن المُبارك، قال: كنتُ عند الأوزاعي، فذكرتُ أبا حنيفة، فلما كان عند الوَداع قلت: أوصني، قال: قد أردت ذلك ولو لم تسألني، سمعتك تُطري رجلاً يَرى السَّيف في الأمة. قال: فقلت: ألا أخبرتني؟[١]

وقال الأبّار: حدثنا منصور بن أبي مزاحم، قال: حدثني يزيد بن يوسُف، قال: قال لي أبو إسحاق الفَزَاري: جاءني نَعيُّ أخي من العراق وخرج مع إبراهيم بن عبدالله الطّالبي فقدمتُ الكوفة، فأخبروني أنه قُتل وأنه قد استشار سُفيان الثوري وأبا حنيفة، فأتيتُ سُفيان فقلت: أُنبئتُ بمُصيبتي[٢] بأخي، وأخبرتُ أنه استفتاك؟ قال: نعم، قد جاءني فاستفتاني، فقلت: ماذا أفتيته؟ قال: قلت: لا آمرك بالخُروج ولا أنهاك. قال: فأتيتُ أبا حنيفة، فقلت له: بلغني أنّ أخي أتاك فاستفتاك؟ قال: قد أتاني فاستفتاني، قال: قلت: فبم أفتيته؟ قال: أفتيته بالخُروج. قال: فأقبلتُ عليه، فقلت: لا جزاك الله خيراً. قال: هذا رأيي. قال: فحدثتُه بحديث عن النبي ﷺ في الرَّدّ لهذا، فقال: هذه خُرافة، يعني حديث النبي ﷺ[٣].

أخبرنا ابنُ الفَضْل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتَوَيه، قال: حدثنا يعقوب، قال[٤]: حدثني صَفْوان بن صالح الدِّمشقي، قال: حدثني عُمر بن عبدالواحد السُّلمي، قال: سمعتُ إبراهيم بن محمد الفَزَاري يحدّث الأوزاعي، قال: قُتل أخي مع إبراهيم الفاطمي بالبَصرة، فركبتُ لأنظر في تَرِكَته، فلقيتُ أبا حنيفة، فقال لي: من أين أقبلتَ وأين أردتَ؟ فأخبرته أني أقبلتُ من المَصّيصة وأردتُ أخاً لي قُتل مع إبراهيم. فقال: لو أنك قُتلتَ مع أخيك كان خيراً لك من

(١) إسناده ضعيف، لضعف ابن دوما النّعالي كما في ترجمته من هذا الكتاب (٨/ الترجمة ...)

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء

من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام ابو یوسفؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے جہمی ہونے کی تصدیق کی

جواب : اس سند کا راوی محمد بن حسن بن زیاد ہے اور یہ راوی منکر روایات بیان کرنے والا ہے جیساکہ تاریخ بغداد میں موجود اسکے ترجمہ میں وضاحت ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے

المكان الذي جئتَ منه. قلتُ: فما منعك أنتَ من ذاك؟ قال: لولا ودائع كانت عندي وأشياء للناس ما استأنيتُ في ذلك[1].

أخبرنا الحسن بن أبي بكر، قال: أخبرنا إبراهيم بن محمد بن يحيى المُزَكِّي النَّيسابوري، قال: حدثنا محمد بن المُسَيَّب، قال: سمعتُ عبدالله بن خُبَيْق، قال: سمعتُ الهيثم بن جميل يقول: سمعتُ أبا عَوَانة يقول: كان أبو حنيفة مُرجئًا يَرى السَّيف. فقيل له: فحماد بن أبي سُليمان؟ قال: كان أستاذه في ذلك.

أخبرني عليّ بن أحمد الرَّزّاز، قال: أخبرنا عليّ بن محمد بن سعيد المَوْصلي، قال: حدثنا الحسن بن الوَضّاح المؤدِّب، قال: حدثنا مُسلم بن أبي مُسلم الجَرْمي[2]، قال: حدثنا أبو إسحاق الفَزاري، قال: سمعتُ سُفيان الثَّوري والأوزاعي يقولان: ما وُلِدَ في الإسلام مولود أشأم على هذه الأمة من أبي حنيفة، وكان أبو حنيفة مرجئًا يرى السَّيف. قال لي يومًا: يا أبا إسحاق أين تسكن؟ قلت: المَصِّيصة، قال: لو ذهبتَ حيث ذهب أخوك كان خيرًا. قال: وكان أخو أبي إسحاق خرجَ مع المُبَيِّضة على المُسَوِّدة فقُتل.

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا محمد بن الحسن بن زياد النَّقّاش أنّ محمد بن عليّ أخبره عن سعيد بن سالم، قال: قلت لقاضي القُضاة أبي يوسُف: سمعتُ أهلَ خُراسان يقولون: إنّ أبا حنيفة جَهْميٌّ مُرجِىء؟ فقال لي: صدقوا، ويَرى السَّيف أيضًا. قلت له: فأين أنتَ منه؟ فقال: إنما كنّا نأتيه يُدرِّسنا الفقه، ولم نكن نقلِّده دينًا[3].

(١) إسناده صحيح.

(٢) في م: «الحرقي»، محرفة، وتقدمت ترجمته في هذا المجلد (الترجمة ٧٠٤٠).

(٣) إسناده تالف، علي بن محمد بن سعيد الموصلي كذاب كما في ترجمته من هذا الكتاب (١٣/ الترجمة ٦٤٤٦)، والميزان ٣/ ١٥٤.

على أن أكثر الأخبار المتقدمة التي حكيت عنه من رأيه في الخروج على السلطان الجائر صحيحة، وسيرته العملية تدل على ذلك، فموقفه من ثورة زيد بن علي بن الحسين معروف، وحثه الناس على الخروج مع محمد وإبراهيم ابني عبدالله بن الحسن أشهر من أن تُذكر، وانتقام المنصور منه لأجل ذلك معروف مشتهر، وهو بعد كل ذلك مذهب للسلف قديم، فقد خرج أئمة من المسلمين من القراء والفقهاء والمحدثين مع عبدالرحمن بن الأشعث منهم: مسلم بن يسار المزني، والنضر بن =

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام اوزاعیؒ اور امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں اہل اسلام پر ابو حنیفہؒ سے زیادہ منحوس بچہ کوئی پیدا نہیں ہوا

جواب : اس قول کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس سند کا راوی علی بن محمد بن سعید کذاب ہے جیساکہ حاشیہ میں محقق نے بھی لکھا ہے

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

المكان الذي جئتُ منه. قلتُ: فما مَنَعك أنتَ من ذاك؟ قال: لولا ودائع كانت عندي وأشياء للناس ما استأنيتُ في ذلك[1].

أخبرنا الحسن بن أبي بكر، قال: أخبرنا إبراهيم بن محمد بن يحيى المُزَكّي النَّيسابوري، قال: حدثنا محمد بن المُسَيَّب، قال: سمعتُ عبدالله بن خُبَيق، قال: سمعتُ الهيثم بن جميل يقول: سمعتُ أبا عَوَانة يقول: كان أبو حنيفة مُرجئًا يرى السَّيف. فقيل له: فحماد بن أبي سُليمان؟ قال: كان أستاذه في ذلك.

أخبرني عليّ بن أحمد الرَّزّاز، قال: أخبرنا عليّ بن محمد بن سعيد المَوْصلي، قال: حدثنا الحسن بن الوَضّاح المؤدِّب، قال: حدثنا مُسلم بن أبي مُسلم الجَرْمي[2]، قال: حدثنا أبو إسحاق الفَزاري، قال: سمعتُ سُفيان الثَّوري والأوزاعي يقولان: ما وُلِدَ في الإسلام مولود أشأم على هذه الأمة من أبي حنيفة، وكان أبو حنيفة مرجئًا يرى السَّيف. قال لي يومًا: يا أبا إسحاق أين تسكن؟ قلت: المَصِّيصة، قال: لو ذهبتَ حيث ذهب أخوك كان خيرًا. قال: وكان أخو أبي إسحاق خرجَ مع المُبَيِّضة على المُسَوِّدة فقُتِل.

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا محمد بن الحسن بن زياد النَّقّاش أنَّ محمد بن عليّ أخبره عن سعيد بن سالم، قال: قلت لقاضي القُضاة أبي يوسُف: سمعتُ أهلَ خُراسان يقولون: إنَّ أبا حنيفة جَهْميٌّ مُرجِىء؟ فقال لي: صدقوا، ويَرى السَّيف أيضًا. قلت له: فأين أنتَ منه؟ فقال: إنما كنّا نأتيه يُدَرِّسنا الفقه، ولم نكن نقلِّده دينًا[3].

---

(١) إسناده صحيح.

(٢) في م: «الحرمي»، محرفة، وتقدمت ترجمته في هذا المجلد (الترجمة ٧٠٤٠).

(٣) إسناده تالف، علي بن محمد بن سعيد الموصلي كذاب كما في ترجمته من هذا الكتاب (١٣/ الترجمة ٦٤٤٦)، والميزان ٣/ ١٥١.

على أن أكثر الأخبار المتقدمة التي حكيت عنه من رأيه في الخروج على السلطان الجائر صحيحة، وسيرته العملية تدل على ذلك، فموقفه من ثورة زيد بن علي بن الحسين معروف، وحثه الناس على الخروج مع محمد وإبراهيم ابني عبدالله بن الحسن أشهر من أن تُذكر، وانتقام المنصور منه لأجل ذلك معروف مشتهر، وهو بعد كل ذلك مذهب للسلف قديم، فقد خرج أئمة من المسلمين من القراء والفقهاء والمحدثين مع عبدالرحمن بن الأشعث منهم: مسلم بن يسار المزني، والنضر بن =

اعتراض : اسماعیل بن عرعرہ کہتے ہیں کہ ابو حنیفہؒ نے کہا ہمارے ہاں جہم کی عورت آئی اور اس نے ہماری عورتوں کو ادب سکھایا۔

جواب : اسماعیل بن عرعرہ کا مکمل نام إسماعيل بن عرعرة بن البرند بن النعمان بصری ہے ۔ اس شخص اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے درمیان انقطاع ہے ۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے

حدثني محمد بن أبي بكر، عن عمر بن عَلي ، عن ابن عَجلان عن عَبد الجَليل بن حميد هو المصْري عن خالد بن أبي عمران عن النبي ﷺ بهذا ولا يصحّ فيه المقبري ولا أبو هُريرة وعبد الجَليل ، هذا يَرْوي عن الزُّهْري حَديثاً آخر (١) .

سمعتُ إسمْعيل بن عَرعَرَة يقول : قال أبو حَنيفة : جاءت امرأةُ جهم إلينا ههُنا فأدَّبت نساءنا .

سمعتُ الحُميدِي يقول : قال أبو حَنيفة قدِمت مكة فأخَذْتُ من الحجّام ثلاث سنن لما قَعدْت بين يديه ، قال لي استَقْبِل القِبلة ، فبدأ بِشقّ رأسي الأيمن وبلغ إلى العَظمين .

قال الحُميدِي : فرَجلٌ ليسَ عندَه سُنَن عنْ رسول الله ﷺ ولا أصْحَابه في المناسِك وغيرِها كيفَ يُقلَّد أحكام الله في المَوَاريث ، والفرائض والزكاة والصلاة وأُمور الإسلامَ (٢) ؟ .

---

(١) عبد الجليل بن حميد المصري : روى عن خالد بن أبي عمران وابن شهاب وعنه موسى بن مسلمة . والخبر الذي ورده: « خذوا جنتكم من النار : قولوا سبحان الله والحمد لله » الخ يرجع إليه في الجامع الصغير أخرجه النسائي والحاكم ورمز له السيوطي بالصحة سنان الديلي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال النبي ﷺ « كتب عليكم الحج » الخ .

أما ابن عجلان فاسمه محمد مدني، مولى فاطمة بنت عتبة بن ربيعة القرشي، سمع أباه وعكرمة، روى عنه الثوري ومالك، له ترجمة مطولة في الميزان .
[التاريخ الكبير ٦/١٢٣ ، ١/١٩٦ - الميزان ٣/٦٤٤ الجامع الصغير ٦/٤٣٥] .

(٢) أبو حنيفة : النعمان بن ثابت إمام العراق وفقيه الأمة وعلم من أعلامها ، وقد وثّقه ابن معين وقال ابن المبارك : ما رأيت في الفقه مثل أبي حنيفة ما رأيت أورع منه . =

التاريخ الصغير

للإمام الحافظ أمير المؤمنين في الحديث
أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

تحقيق
محمود إبراهيم زايد

فهرس أحاديثه
د. يوسف المرعشلي

توزيع
مكتبة المعارف
الرياض
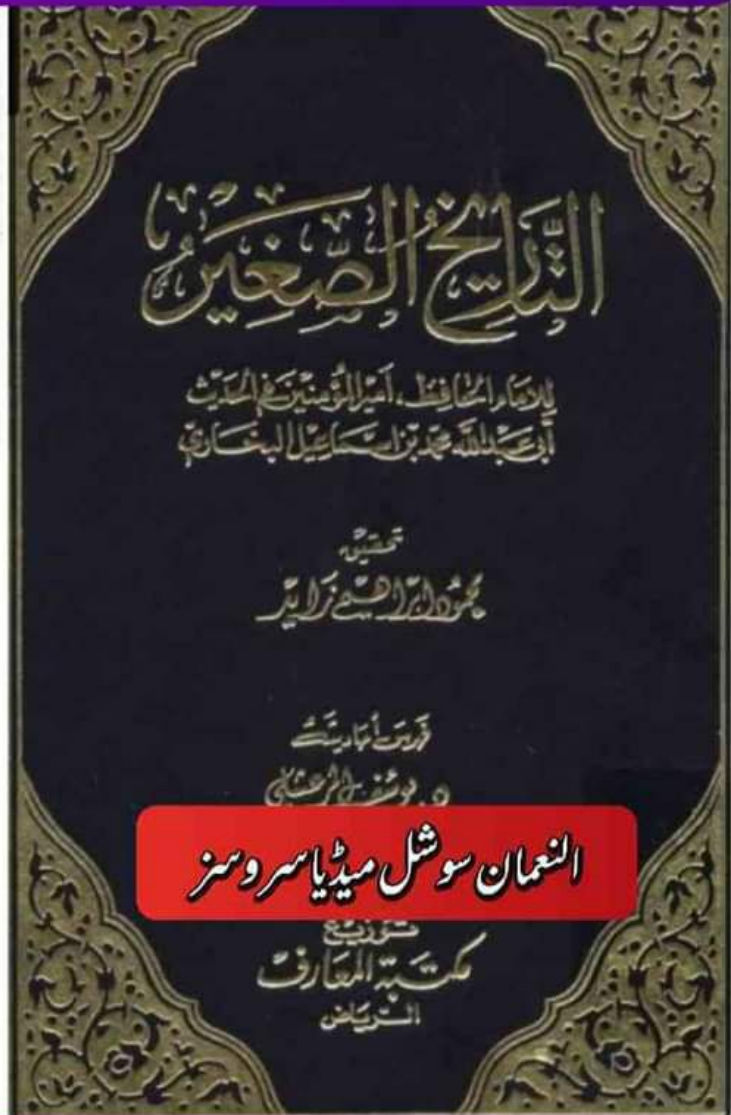
نیز اسماعیل بن عرعرہ مجہول الحال ہے ، خود امام بخاریؒ نے بھی اس کی توثیق نہیں کی۔ ایسے راوی کی روایت کیسے قابل قبول ہو؟

اعتراض : امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مناسک ایک حجام سے سیکھے۔ لہذا ایسے شخص کی تقلید کیوں کی جائے ؟

امام بخاریؒ کہتے ہیں میں نے حمیدیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں مکہ آیا تو میں نے حجام سے تین سنتیں سیکھی کہ میں اس کے سامنے بیٹھا تو اس نے مجھے کہا قبلے کی طرف منہ کرو پھر اس نے میرے سر کے دائیں طرف سے شروع کیا اور راستر اہڈیوں تک پہنچایا

حمیدیؒ نے کہا ایسا ادمی جس کے پاس مناسک وغیرہ کی سنتیں نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں نہ صحابہ سے ، تو میراث ، فرائض ، زکوۃ ، نماز اور دیگر امور اسلام میں کیسے اس کی تقلید کی جائے گی ؟

حدثني محمد بن أبي بكر، عن عمر بن عَلي ، عن ابن عَجلان عن عَبد الجَليل بن حميد هو المصْري عن خالد بن أبي عمران عن النبي ﷺ بهذا ولا يصحّ فيه المقبري ولا أبو هُريرة وعبد الجَليل ، هذا يَرْوي عن الزُّهري حَديثاً آخر (١) .

سمعتُ إسْمعيل بن عَرعرَة يقول : قال أبو حَنيفة : جاءت امرأةُ جهم إلينا ههُنا فأدَّبت نساءنا .

سمعتُ الحُميدي يقول : قال أبو حَنيفة قدمت مكة فأخذْتُ من الحجّام ثلاث سنن لما قَعدْت بين يديه ، قال لي استقْبِل القِبلة ، فَبدأ بِشقّ رأسي الأيمن وبلغ إلى العَظمين .

قال الحُميدي : فَرَجلٌ ليس عندَه سُنَن عنْ رسول الله ﷺ ولا أصْحابه في المناسك وغيرِها كيفَ يُقلَّد أحكام الله في المَواريث ، والفرائض والزكاة والصلاة وأُمور الإسلامَ (٢) ؟ .

(١) عبد الجليل بن حميد المصري : روى عن خالد بن أبي عمران وابن شهاب وعنه موسى بن مسلمة . والخبر الذي ورده : « خذوا جنتكم من النار : قولوا سبحان الله والحمد لله » الخ يرجع إليه في الجامع الصغير أخرجه النسائي والحاكم ورمز له السيوطي بالصحة سنان الديلي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال النبي ﷺ « كتب عليكم الحج » الخ .

أما ابن عجلان فاسمه محمدمدني ، مولى فاطمة بنت عتبة بن ربيعةالقرشي ، سمع أباه وعكرمة ، روى عنه الثوري ومالك ، له ترجمة مطولة في الميزان .
[التاريخ الكبير ٦/١٢٣ ، ١/١٩٦ ـ الميزان ٣/٦٤٤ الجامع الصغير ٦/٤٣٥] .

(٢) أبو حنيفة : النعمان بن ثابت إمام العراق وفقيه الأمة وعلم من أعلامها ، وقد وثّقه ابن معين وقال ابن المبارك : ما رأيت في الفقه مثل أبي حنيفة ما رأيت أورع منه . =

جواب : امام حمیدیؒ کی پیدائش ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وفات 150 ہجری کے بعد ہے ، نہ ہی امام حمیدیؒ نے امام ابو حنیفہؒ کو دیکھا ہے نہ امام صاحب سے کچھ سماع کیا ہے۔ لہذا یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے۔

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا جنت اور جہنم فنا ہو جائے گی

جواب : جواب : اسکی سند میں ابو مطیع بلخی ہیں جو کہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے لہذا یہ قول حجت نہیں۔

جواب 2 : امام ابو حنیفہؒ کے عقائد پر لکھی گئی عقیدہ طحاویہ میں امام صاحب سے منقول ہے کہ جنت اور جہنم کبھی فنا نہیں ہونگی اور امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں فقہ الاکبر اور فقہ الابسط میں منقول ہے کہ جنت اور جہنم لوگوں کے اس میں داخل ہونے کے بعد فنا نہیں ہونگی۔ ان واضح دلائل کے مقابلے یہ سند حجت نہیں ہو سکتی۔

ذكرُ ما حُكِيَ عنه من مُستَشنَعات الألفاظ والأفعال

أخبرنا الحسن بن عليّ الجَوْهري، قال: حدثنا محمد بن العباس الخَزّاز، قال: حدثنا محمد بن القاسم البَزّاز، قال: حدثنا عبدالله بن أبي سعد، قال: حدثني أبو عبدالرحمن عبدالخالق بن منصور النَّيسابوري، قال: سمعتُ أبا داود المصاحفي، قال: سمعتُ أبا مُطيع يقول: قال أبو حنيفة: إن كانت الجنَّة والنار مخلوقَتين فإنهما تَفنيان.

أخبرنا محمد بن الحُسين بن الفَضْل، قال: حدثنا علي بن إبراهيم النَّجاد، قال: حدثنا محمد بن إسحاق السَّرّاج، قال: سمعتُ إبراهيم بن أبي طالب يقول: سمعتُ عبدالله بن عُمر[1] ابن الرَّمّاح يقول: سمعتُ أبا مُطيع البَلْخي يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: إن كانت الجنَّة والنار خُلقتا فإنهما تفنيان. قال أبو مُطيع: وكذبَ والله، قال السَّرّاج: وكذب والله، قال النَّجاد: وكذبَ والله، قال الله[2]

۹۳) وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوْقَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ وَلَا تَبِيْدَانِ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا فَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ أَدْخَلَهُ فَضْلًا مِنْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ أَدْخَلَهُ عَدْلًا مِنْهُ وَكُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا قَدْ فُرِغَ لَهُ وَصَائِرٌ إِلَى مَا خُلِقَ لَهُ

جنت اور دوزخ اللہ کی مخلوق ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے

عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب

ترجمہ

العقيدة الطحاوية

مصنف: امام ابو جعفر الوراق الطحاوی

مترجم: محمد حنیف عبدالمجید

اعتراض : "امام ابو حنیفہؒ نے حج مین 5 غلطیاں کی اور ایک حجام (نائی) نے امام صاحبؒ کی 5 غلطیاں درست کیں" ۔ ابن حجرؒ کہتے ہیں ابن جوزیؒ کا نقل کردہ واقعہ مشہور ہے ۔

جواب : 1 ۔ اس سند میں احمد بن محمد بن عبداللہ الجوہري مستور / مجہول الحال ہے (تاریخ الاسلام ت عمر 25/87) ۔

2 دوسرے راوی إبراہیم بن سہل المدائنی الکاتب کی توثیق کسی نے نہیں کی ۔

3 ۔ راوی أحمد بن محمد بن القاسم الرازي کا ترجمہ نہیں مل سکا ۔

١٨٧ ـ أخبرنا أبو المعمر الأنصاري، قال: أخبرنا جعفر بن أحمد، قال: أخبرنا(٢) أبو محمد الخَلال، قال: ثنا أحمد بن محمد بن القاسم الرازي،

(١) انظر حديث رقم (٢٣) وقد مر.
(٢) في (ح) و(ع): «أنبأناه».

٣١٣

النعمان سوشل میڈیا سروسز

قال: ثنا أحمد بن محمد الجوهري، وقال: ثنا إبراهيم بن سهل المدائني، قال: حدثني سيف بن جابر القاضي، عن وكيع، قال: قال لي أبو حنيفة النعمان بن ثابت: أخطأت في خمسة أبواب من المناسك، فعلمنيها حجام، وذلك أني حين أردت أن أحلق رأسي وقفت على حجام، فقلت له: بكم تحلق رأسي؟

فقال: أعراقيٌ أنت؟ قلت: نعم. قال: النسك لا يشارط عليه، اجلس. فجلست منحرفاً عن القبلة، فقال لي: حول وجهك إلى القبلة. فحولته وأردت أن أحلق رأسي من الجانب الأيسر، فقال: أدر الشق الأيمن من رأسك(١). فأدرته وجعل يحلق وأنا ساكت، فقال لي: كبِّر، فجعلت أكبِّر حتى قمت لأذهب، فقال: إلى أين تريد؟ قلت(٢): رحلي. قال: صَلِّ ركعتين، ثم امض.

فقلت: ما ينبغي أن يكون ما رأيت من عقل هذا الحجام.

فقلت له: من أين لك(٣) ما أمرتني به؟

فقال(٤): رأيت عطاء بن أبي رباح يفعل هذا(٥).

من روائع التراث عن الحرمين الشريفين

مثير العزم الساكن إلى أشرف الأماكن

للشيخ الإمام العالم العلامة
أبي الفرج عبد الرحمن بن الجوزي
المتوفى ٥٩٧ هـ

تقديم
فضيلة الشيخ حماد بن محمد الأنصاري

تحقيق
مرزوق علي إبراهيم

4 ۔ سیف بن جابر القاضی کو غیر مقلد خود مجہول کہتے ہیں ۔ 5 ۔ اس واقعہ کی دیگر اسانید بھی منقطع ہیں ۔

خلاصہ یہ ہیکہ یہ واقعہ صحیح نہیں ۔

اعتراض: امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنے قرض خواہ کے پیچھے پڑگیا تو اس نے اس کو قسم دی کہ اگر میرے اور تیرے درمیان قضاء حائل نہ ہوئی تو کل تیرا حق دوں گا اور اگر نہ دوں تو میری بیوی کو طلاق۔ تو اگلے دن وہ زنا کی مجلس میں بیٹھا اور شراب پینے لگا تو امام ابو حنیفہ نے اس کو جواب دیا کہ وہ آدمی نہ تو اپنی قسم میں حانث ہوا اور نہ ہی اس کی بیوی کو طلاق ہوئی۔

جواب: 1. آدمی نے قسم کھائی کہ "اگر ہمارے درمیان اللہ کی قضاء حائل نہ ہوئی، تو میری بیوی کو طلاق." ۔ چونکہ اس شرابی آدمی نے یہاں استثناء ذکر کیا (اگر اللہ کی قضاء حائل نہ ہوئی) اس لئے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ ہر چیز میں اللہ ہی کا فیصلہ پایا جاتا ہے۔

مُرجِىء وفي خلق الأفعال، لأنه كان يُثبت القَدَر.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن علي الأبّار، قال: حدثنا أبو يحيى ابن المُقرىء، قال: سمعتُ أبي يقول: رأيتُ رجلاً أحمر كأنه من رجال الشّام، سأل أبا حنيفة، فقال: رجلٌ لزِمَ غريمًا له، فحَلَف له بالطَّلاق أن يعطيه حقَّه غدًا، إلاّ أن يحولَ بينه وبينه قَضاء الله عزّ وجل فلما كان من الغَد جلسَ على الزِّنا وشَرِبَ الخمر؟ قال: لم يَحْنث، ولم تطلق منه امرأته[٢].

حدثنا[٣] القاضي أبو جعفر محمد بن أحمد بن محمد بن محمود

---

(١) إسناده حسن، أبو يحيى الحماني صدوق حسن الحديث، كما بيناه سابقًا.

(٢) لقد ثبت أن أبا حنيفة كان من أوائل الذين ردوا على القدرية فألف «الفقه الأكبر» وفيه الرد عليهم، كما تواترت الأخبار بكثرة مناقشته لهم، وهو ليس بحاجة إلى هذا الخبر السمج.

(٣) زعم الكوثري أن بقية ترجمة أبي حنيفة ومن هذا الموضع انفردت بها نسخة دار الكتب المصرية، وقال: «وهي نسخة غير مسموعة ولا مقروءة وفيها من التصحيفات ما الله به عليم» وذكر أنه طالب الناشر في حينها بعدم نشرها، وفي قوله هذا جملة أخطاء:

الأول: أن هذه النسخة لم تنفرد بذلك، بل هي موجودة في النسخ الأخرى ومنها نسخة تونس التي رمزنا لها بالحرف أ وهي نسخة نسخت في استانبول من عهد قريب، كما بينا في المقدمة.

الثاني: أن هذه النسخة ليست رديئة، بل هي من النسخ الممتازة المتقنة لأنها نسخت من النسخة المحفوظة بالسباطية، كما بيناه في المقدمة أيضًا أما التصحيف والتحريف فإنما يقع على الناشرين الجهلة.

الثالث: إن التشكيك بعدم كون هذا القسم من تاريخ الخطيب خطأ فادح، يدل على ذلك وجوده في النسخ، ومثل هذه الدعوى تحتاج إلى دليل، ولا يمكن أن تقال جزافًا. ولعل من أقوى الأدلة على وجودها انتشار هذه الأخبار بعد الخطيب والرد عليها من قبل غير واحد من الأحناف وغيرهم.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

2. آدمی کا یہ کہنا کہ "اگر میرے اور تمہارے درمیان کوئی واقعہ پیش نہ آیا تو تب میری بیوی کو طلاق ہے"، اور یقینی بات ہیکہ کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور رہا ہوگا، کیونکہ واقعہ ہر اس چیز کا نام ہے جو اس کے ساتھ پیش آئے گا۔

3. شرابی آدمی نے کہا کہ اگر قضاء پیش نہ آئی تو "کل" میری بیوی کو طلاق۔ جبکہ ممکن ہے ابھی "کل" کا دن پورا مکمل نہ ہوا ہو۔ اور اس شخص کی ملاقات امام صاحب سے دن کے کسی حصہ میں ہوئی ہو لہذا اس صورت میں طلاق کیسے واقع ہو؟

اعتراض: قاضی سلمہ بن عمرو نے منبر پر کہا کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قرآن کے مخلوق ہونے کا نظریہ دیا ہے۔

جواب: 1۔ یہ سند ضعیف اور منکر ہے۔

"قاضی سلمہ بن عمرو" مجهول الحال ہے، غالی سلفی شیخ مقبل ہادی جو راوی سلمہ کی توثیقی روایت پیش کرتے ہیں وہ بھی سخت ضعیف اور منکر ہے، کیونکہ اس میں "یحیی بن حمزہ" قدری ہے اور اس نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر جوتے کی عبادت جیسا گھٹیا الزام لگایا تھا، اس کا بیٹا "محمد بن یحیی" مختلط جبکہ پوتا "احمد بن یحیی واقد دمشقی" سخت ضعیف ہے۔ امام ذہبیؒ اور ابن حجرؒ فرماتے ہیں وہ منکر روایتیں بیان کرتا تھا۔ امام ابن حبانؒ کہتے ہیں یہ اپنے والد سے ایسی چیزیں بیان کرتا تھا جو اس کے والد کی روایتوں میں نہ ہوتی تھیں۔ ابو جہم بغدادیؒ فرماتے ہیں یہ تلقین قبول کرتا تھا (یہ جرح مفسر ہے)

وقال النَّخعي: حدثنا محمد بن شاذان الجَوْهري، قال: سمعتُ أبا سليمان الجُوزجاني، ومُعَلّى بن منصور الرّازي يقولان: ما تكلّم أبو حنيفة ولا أبو يوسُف، ولا زُفَر، ولا محمد، ولا أحد من أصحابهم في القُرآن، وإنما تكلّم في القُرآن بشر المَرِيسي، وابن أبي دؤاد فهؤلاء شانوا أصحابَ أبي حنيفة(١).

ذكر الروايات عَمَّن حَكَى عن أبي حنيفة القول بخلق القرآن

أخبرنا البَرْقاني، قال: حدثني محمد بن العباس الخَزّاز، قال: حدثنا جعفر بن محمد الصَّنْدلي، قال: حدثنا إسحاق بن إبراهيم ابن عم ابن مَنيع(٢)، قال: حدثنا إسحاق بن عبدالرحمن، قال: حدثنا حسن بن أبي مالك، عن أبي يوسُف، قال: أول من قال القُرآن مخلوقٌ أبو حنيفة(٣).

كتب إليّ عبدالرحمن بن عُثمان الدّمشقي، وحدثناه(٤) عبدالعزيز بن أبي طاهر، عنه(٥)، قال: أخبرنا أبو المَيْمون البَجَلي، قال: حدثنا أبو زُرعة عبدالرحمن بن عَمرو، قال(٦): أخبرني محمد بن الوليد، قال: سمعتُ أبا مُسْهر يقول: قال سَلَمة بن عَمرو القاضي على المِنْبر: لا رَحِمَ الله أبا حنيفة، فإنه أولُ من زَعَم أنّ القُرآن مخلوق(٧).

---

(١) إسناده صحيح.
(٢) هو إسحاق بن إبراهيم بن عبدالرحمن، أبو يعقوب المعروف بالبغوي ثقة توفي سنة (٢٥٩) كما في ترجمته من هذا الكتاب (٧/ الترجمة ٣٣٤٧).
(٣) في إسناده إسحاق بن عبدالرحمن لم نتبينه، ولم يذكر المزي في شيوخ البغوي مثل هذا الاسم، فالله أعلم به وبحاله.
(٤) في م: «أخبرناه»، خطأ.
(٥) سقطت من م.
(٦) تاريخ أبي زرعة الدمشقي ١/ ٥٠٦.
(٧) سلمة بن عمرو هو العقيلي، كان قاضياً بدمشق في أيام بني العباس، ترجمه ابن عساكر في تاريخ دمشق (تهذيبه ٦/ ٢٣٤)، وساق له هذا الخبر، ولا تدل ترجمته على أنه ثقة، بل هو مجهول الحال في الرواية.

تاريخ مدينة السلام
وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء
من غير أهلها ووارديها

تأليف
الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت
الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر
موسى - واصل
٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

2۔ ابو مسہر نے سلمہ سے سماع کیا، اس کا ثبوت نہیں ہے۔

3۔ امام ابن حاتمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے قرآن کے مخلوق ہونے کا نظریہ دیا وہ الجعد بن درہم ہے۔ (شرح السنہ 3/425)

اعتراض : امام ابو حنیفہ سے توبہ کروائی گئی۔

جواب : امام ابو حنیفہؒ سے کس مسئلے پر توبہ کروائی گئی، خود اعتراض کرنے والے کسی ایک بات پر متفق نہیں، نہ ہی ان کے پاس اپنے دعوے کی کوئی صریح دلیل ہے۔ امام سفیان ثوریؒ نے جس عباد بن کثیر سے توبہ کی روایت کا ماخذ بیان کیا ہے وہ خود ضعیف راوی ہے (شرح اُصول اعتقاد رقم ۱۸۳۰)۔ اکثر اصحاب الحدیث نے صرف سنی سنائی ادھوری حکایات بیان کیں ہیں۔ جبکہ تفصیلی بات صحیح سند سے منقول ہیکہ امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہؒ کے پاس خارجی آئے اور پوچھا کہ آپ گناہگار کو کافر کہتے ہو؟ امام صاحبؒ نے فرمایا نہیں، واصل خارجی نے کہا یہی کفر ہے، اس سے توبہ کرو ورنہ تمہیں قتل کیا جائے گا۔ توامام صاحبؒ نے فرمایا اگر یہی کفر ہے تو میں توبہ کرتا ہوں (فضائل ابی حنیفہؒ ص 74)

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

سمعتُ سُفيان الثَّوري وذُكِرَ أبو حنيفة فقال: لقد استتابه أصحابُه من الكُفْر مرارًا.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد الدَّقَّاق، قال: حدثنا حنبل بن إسحاق، قال: حدثنا الحُميدي، قال: سمعتُ سُفيان وهو ابن عُيينة يقول: استُتيب أبو حنيفة من الدَّهر ثلاث مرَّات[1].

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا الأبَّار، قال: حدثنا محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا نُعيم بن حماد، قال: قال يحيى بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز: استُتيب أبو حنيفة من الزَّندقة مرَّتين[2].

أخبرنا الحسن بن أبي بكر، قال: أخبرنا عبدالله بن إسحاق البَغَوي، قال: حدثنا الحسن بن عُلَيْل، قال: حدثنا أحمد بن الحُسين صاحب القُوهي، قال: سمعتُ يزيد بن زُرَيْع، قال: استُتيبَ أبو حنيفة مرَّتين[3].

أخبرنا ابن رزْق والبَرْقاني؛ قالا: أخبرنا محمد بن جعفر بن الهيثم الأنباري، قال: حدثنا جعفر بن محمد بن شاكر. وأخبرنا الحُسين بن شجاع[4] الصُّوفي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثنا جعفر بن شاكر، قال: حدثنا رجاء هو ابن السِّنْدي، قال: سمعتُ عبدالله بن إدريس يقول: استُتيب أبو حنيفة مرَّتين، قال: وسمعتُ ابن إدريس يقول: كَذَبَ[5] من زَعَم أنَّ الإيمان لا يزيدُ ولا يَنقص[6].

أخبرنا القاضي أبو بكر الحِيري، قال: حدثنا أبو العباس محمد بن

---

(١) إسناده صحيح، رجاله ثقات.

(٢) إسناده ضعيف، لضعف نعيم بن حماد.

(٣) إسناده ضعيف، لضعف عبدالله بن إسحاق البغوي، كما تقدم في ترجمته من هذا الكتاب (١١/ الترجمة ٤٩٧٩).

(٤) سقط من م.

(٥) في م: «كذاب»، وما هنا من النسخ.

(٦) إسناده صحيح، والخلاف في هذه المسألة لفظي، وهو على كل حال رأي لعبدالله بن إدريس.

امام صاحبؒ پر کفر سے توبہ والی جتنی روایات ہیں سب کا جواب یہی ہے. نیز "مسلمان گناہگار" کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے، یہ عقیدہ تو اہل السنت والجماعت کا پکا عقیدہ ہے، اور نہ ہی یہ ایسا عقیدہ ہے جس پر توبہ طلب کی جائے، لیکن خوارج جنہوں نے صحابہ کرامؓ کو نہ بخشا، انھی خوارج نے امام صاحبؒ پر بھی یہ گھٹیا الزام لگا دیا جس پر امام صاحب نے کمال عمدگی سے کہا کہ اگر یہ کفر ہے تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ جب کہ اعتراض کرنے والے بھی جانتے ہیں یہ کفر نہیں لیکن ان کا حسد اور تعصب حقیقت بیان کرنے میں رکاوٹ ہے۔۔

اعتراض : امام حمادؒ نے ابو حنیفہؒ کے نظریہ خلق قرآن سے توبہ کی اور ابو حنیفہؒ سے توبہ طلب کی مگر ابو حنیفہ بعد میں بھی اسی نظریہ کا پرچار کرتے رہے۔

جواب 1۔ سند میں راوی "عمر بن محمد بن عیسی السذابی الجوہری" ہے۔جس کے بارے میں خود خطیب بغدادی نے لکھا ہے اس کی روایتوں میں نکارت ہوتی ہے (تاریخ بغداد بشار 13/74)۔

2۔ وہ پڑوسی کون تھا۔جس نے کہا کہ ابو حنیفہؒ اسی نظریہ کا پرچار کرتے تھے اور ان سے توبہ طلب کی گئی۔ لہذا سند میں مجہول راوی بھی ہے۔

هذا وتابعته؟ قال: يا بني خفتُ أن يقدمَ عليَّ فأعطيتُه التَّقيَّة[١].

أخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقَّاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد بن عيسى الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: حدثني هارون بن إسحاق، قال: سمعتُ إسماعيل بن أبي الحكم يذكر عن عُمر بن عُبيد الطَّنافسي، عن أبيه أنَّ حماد بن أبي سُليمان بعثَ إلى أبي حنيفة: إني بريء مما تقول إلا أن تتوبَ؟ قال: وكان عنده ابن أبي غَنِيَّة[٢]، فقال: أخبرني جارٌ لي أنَّ أبا حنيفة دَعاهُ إلى ما استُتِيبَ منه بعدما استُتيب[٣].

أخبرنا الخلال، قال: أخبرنا الحريري أن النَّخعي حدثهم، قال: حدثنا عبدالله بن غَنَّام، قال: حدثنا محمد بن السَّفْر[٤] بن مالك بن مغْول، قال: سمعتُ إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة يقول: قال أبو حنيفة: إن ابن أبي ليلى ليستحلُّ مني ما لا أستحل من بَهيمة.

أخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنَّائي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن إبراهيم الشَّافعي، قال: حدثني عُمر بن الهَيْصم البَزَّاز، قال: أخبرنا عبدالله بن سعيد بقصر ابن هُبَيْرة، قال: حدثني أبي أنَّ أباه أخبره أنَّ ابن أبي ليلى كان يتمثَّلُ بهذه الأبيات [من الكامل]:

إني شَنِيتُ[٥] المُرَجِّئين ورأيهم   عُمر بن ذر، وابن قيس الماصر

---

(١) إسناده ضعيف، لضعف سفيان بن وكيع.

(٢) في م: «ابن أبي عتبة»، وهو تحريف.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة جار ابن أبي غنية، وعمر بن محمد بن عيسى الجوهري، قال المصنف في ترجمته: في بعض حديثه نكرة (١٣/الترجمة ٥٩٠٤)، وحماد بن أبي سليمان مات قبل أن ينجم القول بخلق القرآن.

(٤) في م: «الشعرة»، وما هنا من النسخ، وذكر الكوثري أنه «الصقر» بالصاد والقاف، ولا أدري من أين جاء بذلك، ولم أقف على من ترجم له، ولا ذكره كتب المشتبه.

(٥) في م: «إلى شنأن»، وهو تحريف، وما هنا من النسخ.

٥٢١

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

3۔ سند کے ساتھ ساتھ اس کا متن بھی خراب ہے۔ کیونکہ امام حمادؒ (ت 120ھ) بالاتفاق "خلق قرآن" کا فتنہ رونما ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔ جبکہ فتنہ خلق قرآن 120 ھ کے بعد الجعد بن درھم نے رونما کیا۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنہ 3/425، 2/344)۔

لہذا جب فتنہ تھا ہی نہیں تو امام حمادؒ نے کس سے توبہ کی؟ معلوم ہوا یہ روایت بھی حاسدین کے حسد کا کارنامہ ہے۔

اعتراض : امام ابو حنیفہ نے کوفہ کے والی عیسی بن موسیٰ العباسی کے سامنے قرآن کو مخلوق کہا۔

جواب : 1۔ پہلی سند میں راوی عمر بن الحسین القاضی کو امام دار قطنیؒ نے ضعیف، امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے کذاب کہا ہے۔

2۔ راوی احمد بن یونس کون ہے معلوم نہیں لہذا مجہول ہے، اگر اس سے مراد احمد بن یونس الیربوعی متوفی 227ھ ہے تو وہ اس واقعہ کی مجلس میں شامل ہونے کیلئے بہت چھوٹا تھا لہذا یہ روایت منقطع ہوئی۔

3۔ دوسری سند میں ایک راوی مجہول ہے جیسا کہ محقق نے لکھا ہے لہذا یہ قصہ ثابت ہی نہیں۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

حدثنا أبو عبدالله الحُسين بن شُجاع الصُّوفي، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر ابن محمد بن سَلْم الخُتُّلي، قال: حدثنا يعقوب بن يوسُف المُطَّوعي، قال: حدثنا حُسين بن الأسود، قال: حدثنا حُسين بن عبدالأول، قال: أخبرني إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، قال: هو قول أبي حنيفة: القرآن مخلوق[1].

أخبرني الخَلَّال، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا عُمر بن الحسن القاضي، قال: أخبرنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، قال: حدثنا عباس بن عبدالعظيم، قال: حدثنا أحمد بن يونُس، قال: كان أبو حنيفة، في مجلس عيسى بن موسى، فقال: القُرآن مخلوقٌ، قال: فقال: أخرجوه، فإن تابَ وإلا فاضربوا عُنقَه[2].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن إسحاق بن وَهْب البُنْدار، قال: حدثنا محمد بن العباس يعني المؤدِّب، قال: حدثنا أبو محمد شيخ له، قال: أخبرني أحمد بن يونُس، قال: اجتَمَع ابن أبي ليلى وأبو حنيفة عند عيسى بن موسى العباسي والي الكوفة، قال: فتكلَّما عنده، قال: فقال أبو حنيفة: القُرآن مخلوق. قال: فقال عيسى لابن أبي ليلى: اخرج فاستَتِبْه، فإن تابَ وإلا فاضرب عُنقَه[3].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا دَعْلَج بن أحمد، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبَّار، قال: حدثنا سُفيان بن وكيع، قال: جاء عُمر بن حماد بن أبي حنيفة، فجلسَ إلينا، فقال: سمعتُ أبي حمادًا يقول: بعثَ ابن أبي ليلى إلى أبي حنيفة فسأله عن القُرآن، فقال: مخلوقٌ، فقال: تتوبُ وإلا أقدمتُ عليك؟ قال: فتابعه. فقال: القرآن كلامُ الله، قال: فدارَ به في الخلق يخبرهم أنه قد تابَ من قوله القُرآن مخلوق. فقال أبي: فقلت لأبي حنيفة: كيف صِرتَ إلى

(١) إسناده ضعيف جدًا، الحسين بن عبدالأول، قال أبو زرعة: لا أحدث عنه، وقال أبو حاتم: تكلم الناس فيه، وكذبه ابن معين (الميزان ١/ ٥٣٩)، وإسماعيل بن حماد ضعيف.

(٢) إسناده ضعيف جدًا، عمر بن الحسن هو الأشناني المتروك، كما بيناه قبل قليل.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة أبي محمد شيخ محمد بن العباس المؤدب.

ابو یحیی کہتے ہیں میں نے نضر بن محمد سے پوچھا کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حاکم وقت کے خلاف تلوار اٹھانے کا نظریہ رکھتے تھے ؟ توانھوں نے کہا معاذاللہ۔

واصلاً عن الكوفة ، فلما كان بعد مدة وجد من المنصور خلوة فدخلها ، فجاءت تلك الجماعة فقالت : إن الرجل الذي كان تاب قد راجع قوله ، فبعث فأحضره فقال : يا شيخ بلغني أنك راجعت ما كنت تقول ، فقال : وما هو ؟ فقال : إنك لا تكفر أهل المعاصي ، فقال : هو مذهبي ، قال : فإن هذا عندنا كفر ، فإن تبت منه قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : والشراة لا يقتلون حتى يستتاب ثلاث مرات ، فقال : ممّ أتوب ؟ قال : من الكفر ، قال : فإني تائب من الكفر ، قال : فهذا هو الكفر الذي استتيب منه .

٨٥ – حدثني أبي قال : حدثني أبي قال : حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال : حدثني أحمد بن القاسم البرتي قال : حدثني ابن أبي رزمة قال : سمعت أبا وهب قال : سمعت أبا يحيى قال : قلت للنضر بن محمد : أبو حنيفة كان يرى السيف ؟ قال : معاذ الله .

٨٦ – حدثني أبي قال : حدثني أبي قال : حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال : حدثني أحمد بن القاسم قال : حدثني ابن أبي رزمة ، عن عبدان قال : سمعت عبدالله بن المبارك يقول : إذا سمعتهم يذكرون أبا حنيفة بسوء ساءني ذلك ، وأخاف عليهم المقت من الله عز وجل .

٨٥– وفي «تأنيب الخطيب» ص ١٤٠ : ومع ما في هذه الأخبار من العلل : لا ننكر أن مذهب أبي حنيفة مشهور في قتال الظلمة ، وأئمة الجور ، إذا كانت المصلحة أغلب في قتالهم كما هو مشروح في كتب المذهب ، ولذلك قال الأوزاعي : احتملنا أبا حنيفة على كل شيء ، حتى جاءنا بالسيف يعني قتال الظلمة ، فلم نحتمله ، ولم يكن من مذهب أبي حنيفة السكوت على كل شيء .

1۔ امام ابن ابی العوام (ثقہ) 2۔ محمد بن احمد بن حماد (ثقہ)، 3۔ احمد بن القاسم البرتی (ثقہ)، 4۔ ابن ابی رزمہ (عبدالعزیز بن أبی رزمۃ غزوان : ثقہ)، 5۔ ابو وہب (محمد بن مُزاحم : صدوق حسن الحدیث)، 6۔ ابو یحییٰ (ثقہ) 7۔ نضر بن محمد القرشی (ثقہ)۔

لہذا یہ روایت حسن ہے

اعتراض : عبداللہ بن ابوداود کہتے ہیں امام سختیانی، مالک، ثوری، لیث، اوزاعی اور شافعی رحمھم اللہ اوران کے اصحاب، ابوحنیفہ کی گمراہی پر متفق ہیں۔

جواب : 1۔ عبداللہ بن ابوداود نے ان آئمہ کا زمانہ ہی نہیں پایا، پھر ان کو یہ اجماع کیسے پتہ چلا؟ یعنی یہ روایت صحیح نہیں۔

2۔ عبداللہ بن ابوداود کو جلیل القدر محدث امام ابراہیم اصبہانیؒ اور امام ابن صاعدؒ نے جھوٹا کہا ہے۔

(الکامل لابن عدی 5/436 ، سند میں ابوبکر سے مراد ثقہ صدوق ابوبکر ابن ابی الدنیاؒ ہیں)

3۔ امام ابوداودؒ فرماتے ہیں میرا بیٹا جھوٹا ہے۔ (یہ جرح ثابت ہے تبھی ابن عدیؒ اور ذہبیؒ نے تاویل کی ہے اور ابن صاعدؒ نے بھی کذاب کہا۔)

النعمان بن ثابت — الجزء الثامن — (٢٤١)

شعبة إلى أبي حنيفة قال: فأتيت أبا حنيفة فقال لي: كيف أبو بسطام؟ فقلت: بخير، فقال: نعم حشو المصر هو.

ثنا ابن حماد قال: وحدثني أبو بكر الأعين حدثني يعقوب بن شيبة عن الحسن الحلواني سمعت شبابة يقول: كان شعبة حسن الرأي في أبي حنيفة فكان يستنشد في هذه الأبيات قول مساور يقول لي: كيف قال؟ فقلت قال:

إذا ما الناس يومًا قايسونا ... بآبدة من الفتوى طريفه
أتيناهم بمقياس صليب ... مصيب من طراز أبي حنيفه
إذا سمع الفقيه بها وعاها ... وأثبتها بحبر في صحيفه

قال الشيخ: وأبو بكر الأعين شيخ بغدادي مصري.

سمعت أبا عروبة يقول: سمعت سفيان بن وكيع يقول: سمعت أبي يقول سمعت أبا حنيفة يقول: البول في المسجد أحسن من بعض القياس.

سمعت أبا عروبة يقول: سمعت مالك بن الخليل يقول: قلت لعبدالله بن داود: تعرف في علم أبي حنيفة مثله؟ قال: لا، كان أبو حنيفة خزازًا،[1] وكان الأعمش صيرفيًا.

ثنا يحيى بن زكريا، [ثنا][2] ابن حيوة ثنا أيوب بن سافري، ثنا شاذان الأسود بن عامر، ثنا أبو بكر بن عياش قال: كان أبو حنيفة عريفًا على الحاكة بدار الخزازين.

سمعت ابن أبي داود يقول: الوقيعة في أبي حنيفة إجماعة من العلماء؛ لأن إمام «البصرة» أيوب السختياني، وقد تكلم فيه، وإمام الكوفة الثوري وقد تكلم فيه، وإمام «الحجاز» مالك وقد تكلم فيه، وإمام «مصر» الليث بن سعد وقد تكلم فيه، وإمام «الشام» الأوزاعي وقد تكلم فيه، وإمام «خراسان» عبدالله بن المبارك وقد تكلم فيه؛ فالوقيعة فيه إجماع من العلماء في جميع الآفاق؛ أو كما قال.

ثنا أبو يعلى قال: قرأ علي بشر بن الوليد أخبرنا أبو يوسف عن أبي حنيفة عن موسى بن أبي عائشة، عن عبدالله بن شداد بن الهاد، عن جابر بن عبدالله، عن رسول

١- في ث: جزار. ٢- سقط من ث.

الكامل في ضعفاء الرجال

تأليف
الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني
المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
جامعة الأزهر

الجزء الثامن

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

4۔ امام دار قطنیؒ کہتے ہیں اگرچہ عبداللہ ثقہ تھا مگر حدیث پر کلام میں بہت غلطیاں کرتا تھا (تذکرہ 2/771)۔

5۔ امام ذہبیؒ نے عبداللہ کو خفیف الراس یعنی بیوقوف کہا ہے۔ (سیر 13/230)

6۔ امام بغویؒ کہتے ہیں عبداللہ علم سے خالی اور کورا تھا۔ (الکامل 5/436)

7۔ خود امام ابوداودؒ سے صحیح سند سے ثابت ہے "اللہ ابوحنیفہ پر رحم فرمائے کہ وہ امام تھے" (الانتقاء 32) شاید اسی وجہ سے انہوں نے اپنے بیٹے کو کذاب کہا کیونکہ بیٹا تو کچھ اور ہی دعوی کر رہا ہے۔

8۔ مذکورہ آئمہؒ بھی امام صاحب کی تعریف کرتے تھے

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے توبہ کروائی گئی۔۔۔ صحیح اور صریح روایت

ثقہ امام ابو قطنؒ سے مفصل روایت ہے. جس کا مختصرا حاصل یہ ہیکہ انہوں نے سفیان ثوریؒ سے پوچھا کہ آپ سے جو امام ابو حنیفہؒ کی کفر سے توبہ والی روایت کی جاتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا وہ ایمان کی ضد والا کفر تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ واصل خارجی نے امام ابو حنیفہؒ کو بلایا اور ان سے پوچھا آپ گناہگار کو کافر کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ "نہیں"، تو واصل نے کہا یقیناً کفر ہے، یا توبہ کرو ورنہ قتل ہو جاؤ گے۔ تو امام صاحبؒ نے کہا: کس بات سے توبہ کروں؟ تو اس نے کہا: اسی کفر سے، تو امام صاحبؒ نے کہا: میں کفر سے توبہ کرتا ہوں۔

ایسے ہی بعد میں بھی اس نے تین بار توبہ طلب کی۔

امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں پس یہی وہ کفر ہے. جس سے ابو حنیفہؒ سے توبہ طلب کی گئی تھی۔

الحسن بن حماد سجادة ، وقد حدثت به عنه قال : ثنا أبو قطن عمرو بن الهيثم قال : أردت الخروج إلى الكوفة فقلت لشعبة : من تكاتب بالكوفة ؟ قال : أبو حنيفة وسفيان الثوري ، فقلت : أكتب لي إليهما ، فكتب ، وصرت إلى الكوفة ، فسألت عن أسنّ الرجلين ؟ فقيل : أبو حنيفة ، فدفعت إليه الكتاب ، فقال : كيف أخي أبو بسطام ؟ قلت بخير ، فلما قرأ الكتاب قال : ما عندنا فلك مبذول ، وما عند غيرنا فاستعن بنا نعينك ، ومضيت إلى الثوري فدفعت إليه كتابه ، فقال لي مثل ما قال أبو حنيفة ، فقلت له : شيء يروى عنك تقول : إن أبا حنيفة استتيب من الكفر مرتين ، أهو الكفر الذي هو ضد الإيمان ؟ فقال : ما سألني عن هذه المسألة أحد غيرك منذ كلمت بها ، وطأطأ رأسه ثم قال : لا ، ولكن دخل واصل الشاري إلى الكوفة فجاء إليه جماعة فقالوا له : إن هاهنا رجلاً لا يكفر أهل المعاصي يعنون أبا حنيفة ، فبعث فأحضره وقال : يا شيخ بلغني أنك لا تكفر أهل المعاصي ؟ قال : هو مذهبي ، قال : إن هذا كفر ، فإن تبت قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : ممّ أتوب ؟ قال : من هذا ، قال : أنا تائب من الكفر ، ثم خرج ، فجاءت جماعة من أصحاب المنصور فأخرجت

- ٧٤ -

واصلاً عن الكوفة ، فلما كان بعد مدة وجد من المنصور خلوة فدخلها ، فجاءت تلك الجماعة فقالت : إن الرجل الذي كان تاب قد راجع قوله ، فبعث فأحضره فقال : يا شيخ بلغني أنك راجعت ما كنت تقول ، فقال : وما هو ؟ فقال : إنك لا تكفر أهل المعاصي ، فقال : هو مذهبي ، قال : فإن هذا عندنا كفر ، فإن تبت منه قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : والشراة لا يقتلون حتى يستتاب ثلاث مرات ، فقال : ممّ أتوب ؟ قال : من الكفر ، قال : فإني تائب من الكفر ، قال : فهذا هو الكفر الذي استتيب منه .

فضائل أبي حنيفة
وأخباره ومناقبه
(ويشتمل على أحد مسانيد الإمام أبي حنيفة رحمه الله برواية المؤلف)
تأليف
أبي القاسم عبد الله بن محمد بن أحمد بن يحيى بن الحارث السعدي
المعروف بابن أبي العوام
المتوفى ٣٣٥هـ
اعتناء
المكتبة الإمدادية
مكة المكرمة

امام صاحبؒ پر کفر سے توبہ والی جتنی روایات ہیں سب کا جواب یہی ہے. نیز "مسلمان گناہگار" کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے، یہ عقیدہ تو اہل السنت والجماعت کا پکا عقیدہ ہے، اور نہ ہی یہ ایسا عقیدہ ہے. جس پر توبہ طلب کی جائے، لیکن خوارج جنہوں نے صحابہ کرامؓ کو نہ بخشا، انہی خوارج نے امام صاحبؒ پر بھی یہ گھٹیا الزام لگا دیا جس پر امام صاحب نے کمال عمدگی سے کہا کہ اگر یہ کفر ہے تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ جب کہ اعتراض کرنے والے بھی جانتے ہیں یہ کفر نہیں لیکن ان کا حسد اور تعصب حقیقت بیان کرنے میں رکاوٹ ہے۔۔

اعتراض : "امام ابو حنیفہؒ نے حج میں 5 غلطیاں کی اور ایک حجام (نائی) نے امام صاحبؒ کی 5 غلطیاں درست کیں" ۔ ابن حجرؒ کہتے ہیں ابن جوزیؒ کا نقل کردہ واقعہ مشہور ہے ۔

جواب : 1 ۔ اس سند میں احمد بن محمد بن عبداللہ الجوہري مستور / مجہول الحال ہے (تاریخ الاسلام ت عمر 25/87) ۔

2 دوسرے راوی إبراہیم بن سہل المدائنی الکاتب کی توثیق کسی نے نہیں کی ۔

3 ۔ راوی أحمد بن محمد بن القاسم الرازي کا ترجمہ نہیں مل سکا ۔

۱۸۷ ـ أخبرنا أبو المعمر الأنصاري، قال: أخبرنا جعفر بن أحمد، قال: أخبرنا(٢) أبو محمد الخَلال، قال: ثنا أحمد بن محمد بن القاسم الرازي،

(١) انظر حديث رقم (٢٣) وقد مر.
(٢) في (ح) و(ع): «أنبأناه».

٣١٣

مِن رَوائِع التراث عَن الحَرَمَين الشَريفَين

مُثِيرُ العَزْمِ السَّاكِنْ إِلَىٰ أَشْرَفِ الأَمَاكِنْ

لِلشَّيخ الإمَام العَالِم العَلَّامَة
أَبِي الفَرَج عَبد الرَّحمٰن بِن الجَوْزِي
المتوفى ٥٩٧هـ

تَقدِيم
فضيلة الشيخ حماد بن محمد الأنصاري

تَحقِيق
مَرزُوق عَلي إبراهِيم

النعمان سوشل میڈیا سروسز

قال: ثنا أحمد بن محمد الجوهري، وقال: ثنا إبراهيم بن سهل المدائني، قال: حدثني سيف بن جابر القاضي، عن وكيع، قال: قال لي أبو حنيفة النعمان بن ثابت: أخطأت في خمسة أبواب من المناسك، فعلمنيها حجام، وذلك أني حين أردت أن أحلق رأسي وقفت على حجام، فقلت له: بكم تحلق رأسي؟

فقال: أعراقيٌّ أنت؟ قلت: نعم. قال: النسك لا يشارط عليه، اجلس. فجلست منحرفاً عن القبلة، فقال لي: حول وجهك إلى القبلة. فحولته وأردت أن أحلق رأسي من الجانب الأيسر، فقال: أدر الشق الأيمن من رأسك(١). فأدرته وجعل يحلق وأنا ساكت، فقال لي: كبّر، فجعلت أكبّر حتى قمت لأذهب، فقال: إلى أين تريد؟ قلت(٢): رحلي. قال: صَلِّ ركعتين، ثم امض.

فقلت: ما ينبغي أن يكون ما رأيت من عقل هذا الحجام.

فقلت له: من أين لك(٣) ما أمرتني به؟

فقال(٤): رأيت عطاء بن أبي رباح يفعل هذا(٥).

4 ۔ سیف بن جابر القاضی کو غیر مقلد خود مجہول کہتے ہیں ۔ 5 ۔ اس واقعہ کی دیگر اسانید بھی منقطع ہیں ۔

خلاصہ یہ ہیکہ یہ واقعہ صحیح نہیں ۔

اعتراض : امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنے قرض خواہ کے پیچھے پڑ گیا تو اس نے اس کو قسم دی کہ اگر میرے اور تیرے درمیان قضاء حائل نہ ہوئی تو کل تیرا حق دوں گا اور اگر نہ دوں تو میری بیوی کو طلاق ۔ تو اگلے دن وہ زنا کی مجلس میں بیٹھا اور شراب پینے لگا تو امام ابو حنیفہ نے اس کو جواب دیا کہ وہ آدمی نہ تو اپنی قسم میں حانث ہوا اور نہ ہی اس کی بیوی کو طلاق ہوئی ۔

جواب : 1. آدمی نے قسم کھائی کہ "اگر ہمارے درمیان اللہ کی قضاء حائل نہ ہوئی ، تو میری بیوی کو طلاق . " ۔ چونکہ اس شرابی آدمی نے یہاں استثناء ذکر کیا (اگر اللہ کی قضاء حائل نہ ہوئی) اس لئے طلاق واقع نہیں ہوئی ۔ کیونکہ ہر چیز میں اللہ ہی کا فیصلہ پایا جاتا ہے ۔

مُرجىء وفي خلق الأفعال، لأنه كان يُثبت القَدَر.

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن علي الأبَّار، قال: حدثنا أبو يحيى ابن المُقرىء، قال: سمعتُ أبي يقول: رأيتُ رجلاً أحمر كأنه من رجال الشَّام، سأل أبا حنيفة، فقال: رجلٌ لزِمَ غريمًا له، فحَلَف له بالطَّلاق أن يعطيه حقَّه غدًا، إلاّ أن يحولَ بينه وبينه قَضاء الله عزّ وجل فلما كان من الغَد جلسَ على الزِّنا وشَرِبَ الخمر؟ قال: لم يَحْنث، ولم تطلق منه امرأته[1][2].

حدثنا[3] القاضي أبو جعفر محمد بن أحمد بن محمد بن محمود

---

(١) إسناده حسن، أبو يحيى الحماني صدوق حسن الحديث، كما بيناه سابقًا.

(٢) لقد ثبت أن أبا حنيفة كان من أوائل الذين ردوا على القدرية فألف «الفقه الأكبر» وفيه الرد عليهم، كما تواترت الأخبار بكثرة مناقشته لهم، وهو ليس بحاجة إلى هذا الخبر السمج.

(٣) زعم الكوثري أن بقية ترجمة أبي حنيفة ومن هذا الموضع انفردت بها نسخة دار الكتب المصرية، وقال: «وهي نسخة غير مسموعة ولا مقروءة وفيها من التصحيفات ما الله به عليم» وذكر أنه طالب الناشر في حينها بعدم نشرها، وفي قوله هذا جملة أخطاء:

الأول: أن هذه النسخة لم تنفرد بذلك، بل هي موجودة في النسخ الأخرى ومنها نسخة تونس التي رمزنا لها بالحرف أ وهي نسخة نسخت في استانبول من عهد قريب، كما بينا في المقدمة.

الثاني: أن هذه النسخة ليست رديئة، بل هي من النسخ الممتازة المتقنة لأنها نسخت من النسخة المحفوظة بالسياطية، كما بيناه في المقدمة أيضًا أما التصحيف والتحريف فإنما يقع على الناشرين الجهلة.

الثالث: إن التشكيك بعدم كون هذا القسم من تاريخ الخطيب خطأ فادح، يدل على ذلك وجوده في النسخ، ومثل هذه الدعوى تحتاج إلى دليل، ولا يمكن أن تقال جزافًا. ولعل من أقوى الأدلة على وجودها انتشار هذه الأخبار بعد الخطيب والرد عليها من قبل غير واحد من الأحناف وغيرهم.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

2. آدمی کا یہ کہنا کہ "اگر میرے اور تمہارے درمیان کوئی واقعہ پیش نہ آیا تو تب میری بیوی کو طلاق ہے " ، اور یقینی بات ہیکہ کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور رہا ہوگا ، کیونکہ واقعہ ہر اس چیز کا نام ہے جو اس کے ساتھ پیش آئے گا ۔

3. شرابی آدمی نے کہا کہ اگر قضاء پیش نہ آئی تو " کل " میری بیوی کو طلاق ۔ جبکہ ممکن ہے ابھی " کل " کا دن پورا مکمل نہ ہوا ہو ۔ اور اس شخص کی ملاقات امام صاحب سے دن کے کسی حصہ میں ہوئی ہو لہذا اس صورت میں طلاق کیسے واقع ہو؟

اعتراض : قاضی سلمہ بن عمرو نے منبر پر کہا کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قرآن کے مخلوق ہونے کا نظریہ دیا ہے ۔

جواب : 1 ۔ یہ سند ضعیف اور منکر ہے ۔

"قاضی سلمہ بن عمرو" مجہول الحال ہے ، غالی سلفی شیخ مقبل ہادی جو راوی سلمہ کی توثیقی روایت پیش کرتے ہیں وہ بھی سخت ضعیف اور منکر ہے ، کیونکہ اس میں "یحیی بن حمزہ" قدری ہے اور اس نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر جوتے کی عبادت جیسا گھٹیا الزام لگایا تھا ، اس کا بیٹا "محمد بن یحیی" مختلط جبکہ پوتا "احمد بن یحیی واقد دمشقی" سخت ضعیف ہے ۔ امام ذہبیؒ اور ابن حجرؒ فرماتے ہیں وہ منکر روایتیں بیاں کرتا تھا ۔ امام ابن حبانؒ کہتے ہیں یہ اپنے والد سے ایسی چیزین بیان کرتا تھا جو اس کے والد کی روایتوں میں نہ ہوتی تھیں ۔ ابو جہم بغدادیؒ فرماتے ہیں یہ تلقین قبول کرتا تھا (یہ جرح مفسر ہے)

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

وقال النَّجَمي: حدثنا محمد بن شاذان الجَوْهري، قال: سمعتُ أبا سليمان الجُوزجاني، ومُعَلَّى بن منصور الرَّازي يقولان: ما تكلَّم أبو حنيفة ولا أبو يوسُف، ولا زُفَر، ولا محمد، ولا أحد من أصحابهم في القُرآن، وإنما تكلَّم في القُرآن بشر المَريسي، وابن أبي دؤاد فهؤلاء شانوا أصحابَ أبي حنيفة[١].

ذكر الروايات عَمَّن حَكَى عن أبي حنيفة القول بخلق القرآن

أخبرنا البَرْقاني، قال: حدثني محمد بن العباس الخَزَّاز، قال: حدثنا جعفر بن محمد الصَّنْدلي، قال: حدثنا إسحاق بن إبراهيم ابن عم ابن مَنيع[٢]، قال: حدثنا إسحاق بن عبدالرحمن، قال: حدثنا حسن بن أبي مالك، عن أبي يوسُف، قال: أول من قال القُرآن مخلوقٌ أبو حنيفة[٣].

كتب إليَّ عبدالرحمن بن عُثمان الدِّمشقي، وحدثناه[٤] عبدالعزيز بن أبي طاهر، عنه[٥]، قال: أخبرنا أبو المَيْمون البَجَلي، قال: حدثنا أبو زُرعة عبدالرحمن بن عَمرو، قال[٦]: أخبرني محمد بن الوليد، قال: سمعتُ أبا مُسْهر يقول: قال سَلَمة بن عَمرو القاضي على المِنْبر: لا رَحِمَ الله أبا حنيفة، فإنه أولُ من زَعَم أنَّ القُرآن مخلوق[٧].

---

(١) إسناده صحيح.

(٢) هو إسحاق بن إبراهيم بن عبدالرحمن، أبو يعقوب المعروف بالبغوي ثقة توفي سنة (٢٥٩) كما في ترجمته من هذا الكتاب (٧/ الترجمة ٣٣٤٧).

(٣) في إسناده إسحاق بن عبدالرحمن لم نتبينه، ولم يذكر المزي في شيوخ البغوي مثل هذا الاسم، فالله أعلم به وبحاله.

(٤) في م: «أخبرناه»، خطأ.

(٥) سقطت من م.

(٦) تاريخ أبي زرعة الدمشقي ١/ ٥٠٦.

(٧) سلمة بن عمرو هو العقيلي، كان قاضياً بدمشق في أيام بني العباس، ترجمه ابن عساكر في تاريخ دمشق (تهذيبه ٦/ ٢٣٤)، وساق له هذا الخبر، ولا تدل ترجمته على أنه ثقة، بل هو مجهول الحال في الرواية.

2 ۔ ابو مسہر نے سلمہ سے سماع کیا ، اس کا ثبوت نہیں ہے ۔

3 ۔ امام ابن حاتمؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے قرآن کے مخلوق ہونے کا نظریہ دیا وہ الجعد بن درہم ہے ۔ (شرح السنہ 3/425)

اعتراض : امام بخاریؒ لکھتے ہیں کہ امام حمادؒ نے ابو حنیفہ کو مشرک کہا ہے۔

جواب : 1۔ سند میں موجود "ضرار بن صرد" پر امام بخاریؒ اور امام نسائیؒ نے متروک الحدیث کی جرح کی ہے، جبکہ یحیی بن معینؒ نے کذاب اور امام ہیثمیؒ نے ضعیف جدا (سخت ضعیف) کہا ہے۔

2۔ دوسرا راوی سلیم بن عیسی منکر روایات بیان کرتا تھا۔ (ضعفاء العقیلی 2/163)

3۔ امام حمادؒ کی وفات ہی فتنہ خلق قرآن سے پہلے ہو گئی تھی۔

التاريخ الكبير ١٢٧ ق ٢ — ج ٢

ابن العلاء فى الصلاة .

٢١٩٨ — سليم بن عيسى القارئ الكوفى ، سمع الثورى وحمزة الزيات ، روى عنه أحمد بن حميد وضرار بن صرد ، قال لى ضرار بن صرد حدثنا سليم سمع سفيان : قال لى حماد بن أبى سليمان أبلغ أبا حنيفة المشرك أنى برىء منه ، قال : وكان يقول : القرآن مخلوق (١) ، ٥ وهو مولى لبنى تيم بن ثعلبة بن ربيعة .

٢١٩٩ — سليم بن عبد الله بن جنادة الفهمى (٢) ، سمع أبا هريرة (٣) بمكة ، روى عنه سعيد بن أبى هلال . (٤)

= فعند ابن أبى حاتم أنه هذا أما ابن حبان فتبع المؤلف فى التفرقة و قال فى ترجمة أبى منصور « وقد قيل إنه سليم أبو ميمون » ح . ١٠

(١) كذا و فى تاريخ بغداد (١٣/٣٨٠) « أنى برىء منه حتى يرجع عن قوله فى القرآن » ، و الأكثر على إنكار أن يكون أبو حنيفة رحمه الله قال بخلق القرآن ، و قيل إنه مكث مدة يبحث و ينظر ثم جزم بأن القرآن غير مخلوق ، و قيل إنه قال أولا مخلوق ثم رجع و القصة التى ذكرها المؤلف رحمه الله تفرد بها فيما نعلم أبو نعيم ضرار بن صرد و ليس بشىء ، فنى ترجمته من التهذيب ١٥ عن ابن معين « بالكوفة كذابان أبو نعيم النخعى و أبو نعيم ضرار بن صرد » قال « و قال البخارى و النسائى متروك الحديث » و راجع ترجمة الإمام أبى حنيفة فى بابه (١/٢/٤) — ح (٢) هكذا فى الأصل و مثله فى كتاب ابن أبى حاتم هنا ، و وقع عنده فى ترجمة عبد الله بن جنادة والد سليم هذا « الفهرى » و مثله فى الثقات فى الموضعين و الله أعلم — ح (٣) مثله فى الثقات ٢٠ ذكر سليما هذا فى التابعين ، و وقع فى كتاب ابن أبى حاتم « روى عن أبيه عن أبى هريرة » و لعبد الله بن جنادة ترجمة عنده و عند ابن حبان فيها روايته عن أبى هريرة و رواية ابنه سليم عنه والله أعلم — ح (٤) أعاد فى الأصل =
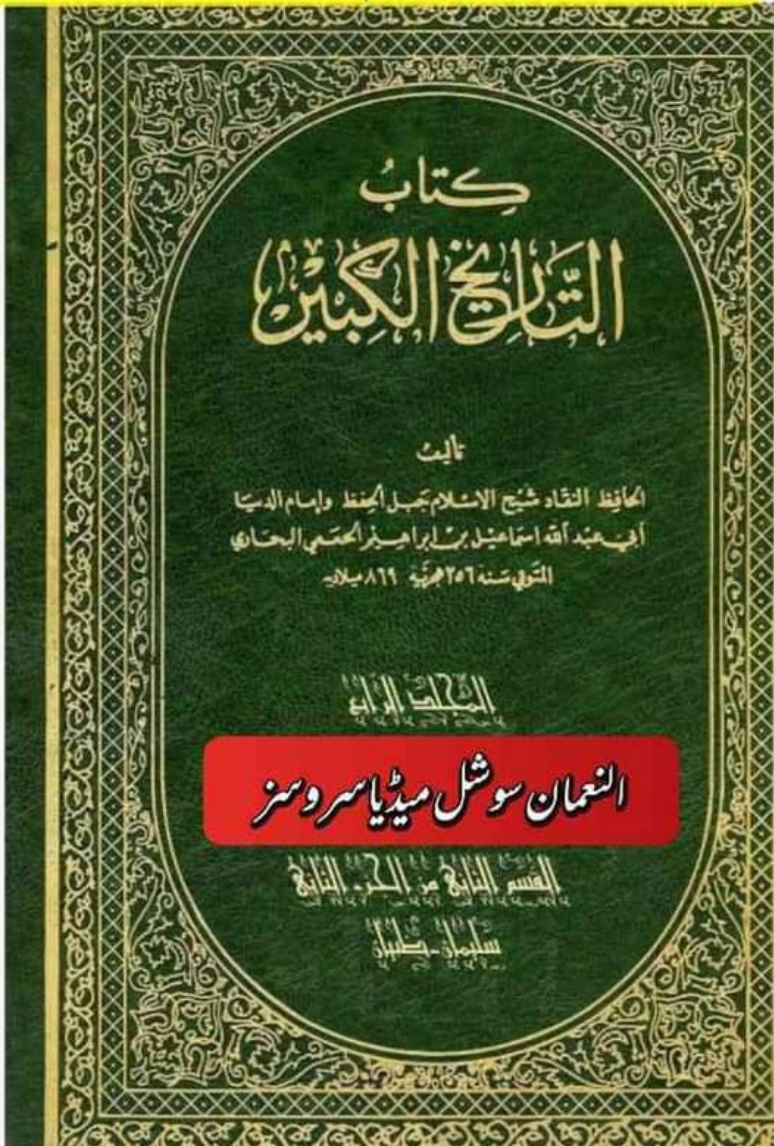
صحیح روایات سے ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے عقیدہ خلق قرآن کی سخت تردید کی ہے (تاریخ بغداد : ت بشار جلد 15، صفحہ 516،517)

اعتراض : امام حمادؒ نے ابو حنیفہؒ کے نظریہ خلق قرآن سے توبہ کی اور ابو حنیفہؒ سے توبہ طلب کی مگر ابو حنیفہ بعد میں بھی اسی نظریہ کا پرچار کرتے رہے۔

جواب 1۔ سند میں راوی "عمر بن محمد بن عیسی السذابی الجوہری" ہے۔جس کے بارے میں خود خطیب بغدادی نے لکھا ہے اس کی روایتوں میں نکارت ہوتی ہے (تاریخ بغدادت بشار 13/74)۔

2۔ وہ پڑوسی کون تھا۔جس نے کہا کہ ابو حنیفہؒ اسی نظریہ کا پرچار کرتے تھے اور ان سے توبہ طلب کی گئی۔ لہذا سند میں مجہول راوی بھی ہے۔

هذا وتابعته؟ قال: يا بني خفتُ أن يقدمَ عليَّ فأعطيتُه التَّقيَّة[1].

أخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقَّاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد بن عيسى الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: حدثني هارون بن إسحاق، قال: سمعتُ إسماعيل بن أبي الحكم يذكر عن عُمر بن عُبيد الطَّنافسي، عن أبيه أنَّ حماد بن أبي سُليمان بعثَ إلى أبي حنيفة: إني بريء مما تقول إلا أن تتوبَ؟ قال: وكان عنده ابن أبي غنية[2]، فقال: أخبرني جارٌ لي أنَّ أبا حنيفة دَعاهُ إلى ما استُتيبَ منه بعدما استُتيب[3].

أخبرنا الخلال، قال: أخبرنا الحريري أن النخعي حدثهم، قال: حدثنا عبدالله بن غَنَّام، قال: حدثنا محمد بن السَّقر[4] بن مالك بن مغْوَل، قال: سمعتُ إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة يقول: قال أبو حنيفة: إن ابن أبي ليلى ليستحلُّ مني ما لا أستحل من بَهيمة.

أخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنَّائي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن إبراهيم الشَّافعي، قال: حدثني عُمر بن الهَيْصم البَزَّاز، قال: أخبرنا عبدالله بن سعيد بقصر ابن هُبَيْرة، قال: حدثني أبي أنَّ أباه أخبره أنَّ ابن أبي ليلى كان يتمثَّلُ بهذه الأبيات [من الكامل]:

إني شَنيتُ[5] المُرْجئين ورأيهم عُمر بن ذر، وابن قيس الماصر

---

(١) إسناده ضعيف، لضعف سفيان بن وكيع.

(٢) في م: «ابن أبي عتبة»، وهو تحريف.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة جار ابن أبي غنية، وعمر بن محمد بن عيسى الجوهري، قال المصنف في ترجمته: في بعض حديثه نكرة (١٣/الترجمة ٥٩٠٤)، وحماد بن أبي سليمان مات قبل أن ينجم القول بخلق القرآن.

(٤) في م: «الشمرة»، وما هنا من النسخ، وذكر الكوثري أنه «الصقر» بالصاد والقاف، ولا أدري من أين جاء بذلك، ولم أقف على من ترجم له، ولا ذكرته كتب المشتبه.

(٥) في م: «إلى شنأنه»، وهو تحريف، وما هنا من النسخ.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

3۔ سند کے ساتھ ساتھ اس کا متن بھی خراب ہے۔ کیونکہ امام حمادؒ (ت 120ھ) بالاتفاق "خلق قرآن" کا فتنہ رونما ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔ جبکہ فتنہ خلق قرآن 120 ھ کے بعد الجعد بن درھم نے رونما کیا۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنہ 3/425، 2/344)۔

لہذا جب فتنہ تھا ہی نہیں تو امام حمادؒ نے کس سے توبہ کی؟ معلوم ہوا یہ روایت بھی حاسدین کے حسد کا کارنامہ ہے۔

اعتراض : امام ابوحنیفہ نے کوفہ کے والی عیسی بن موسیٰ العباسی کے سامنے قرآن کو مخلوق کہا۔

جواب : 1۔ پہلی سند میں راوی عمر بن الحسین القاضی کو امام دار قطنیؒ نے ضعیف، امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے کذاب کہا ہے۔

2۔ راوی احمد بن یونس کون ہے معلوم نہیں لہذا مجہول ہے، اگر اس سے مراد احمد بن یونس الیربوعی متوفی 227ھ ہے تو وہ اس واقعہ کی مجلس میں شامل ہونے کیلئے بہت چھوٹا تھا لہذا یہ روایت منقطع ہوئی۔

3۔ دوسری سند میں ایک راوی مجہول ہے جیسا کہ محقق نے لکھا ہے لہذا یہ قصہ ثابت ہی نہیں۔

حدثنا أبو عبدالله الحُسين بن شُجاع الصُّوفي، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر ابن محمد بن سَلْم الخُتُّلي، قال: حدثنا يعقوب بن يوسُف المُطَّوعي، قال: حدثنا حُسين بن الأسود، قال: حدثنا حُسين بن عبدالأول، قال: أخبرني إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، قال: هو قول أبي حنيفة: القرآن مخلوق[١].

أخبرني الخَلَّال، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا عُمر بن الحسن القاضي، قال: أخبرنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، قال: حدثنا عباس بن عبدالعظيم، قال: حدثنا أحمد بن يونُس، قال: كان أبو حنيفة، في مجلس عيسى بن موسى، فقال: القُرآن مخلوقٌ، قال: فقال: أخرجوه، فإن تابَ وإلا فاضربوا عُنقَه[٢].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن إسحاق بن وَهْب البُنْدار، قال: حدثنا محمد بن العباس يعني المؤدِّب، قال: حدثنا أبو محمد شيخ له، قال: أخبرني أحمد بن يونُس، قال: اجتمَعَ ابن أبي ليلى وأبو حنيفة عند عيسى بن موسى العباسي والي الكوفة، قال: فتكلَّما عنده، قال: فقال أبو حنيفة: القُرآن مخلوق. قال: فقال عيسى لابن أبي ليلى: اخرج فاستَتِبْه، فإن تابَ وإلا فاضرب عُنُقَه[٣].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا دَعْلَج بن أحمد، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا سُفيان بن وكيع، قال: جاء عُمر بن حماد بن أبي حنيفة، فجلسَ إلينا، فقال: سمعتُ أبي حمادًا يقول: بعثَ ابن أبي ليلى إلى أبي حنيفة فسأله عن القُرآن، فقال: مخلوقٌ، فقال: تتوبُ وإلا أقدمتُ عليك؟ قال: فتابعه. فقال: القرآن كلامُ الله، قال: فدارَ به في الخلق يخبرهم أنه قد تابَ من قوله القُرآن مخلوق. فقال أبي: فقلت لأبي حنيفة: كيف صرتَ إلى

(١) إسناده ضعيف جدًا، الحسين بن عبدالأول، قال أبو زرعة: لا أحدث عنه، وقال أبو حاتم: تكلم الناس فيه، وكذبه ابن معين (الميزان ١/ ٥٣٩)، وإسماعيل بن حماد ضعيف.

(٢) إسناده ضعيف جدًا، عمر بن الحسن هو الأشناني المتروك، كما بيناه قبل قليل.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة أبي محمد شيخ محمد بن العباس المؤدب.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها وواردیها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام ابو حنیفہ سے توبہ کروائی گئی۔

جواب : امام ابو حنیفہؒ سے کس مسئلے پر توبہ کروائی گئی، خود اعتراض کرنے والے کسی ایک بات پر متفق نہیں، نہ ہی ان کے پاس اپنے دعوے کی کوئی صریح دلیل ہے۔ امام سفیان ثوریؒ نے جس عباد بن کثیر سے توبہ کی روایت کا ماخذ بیان کیا ہے وہ خود ضعیف راوی ہے (شرح اُصول اعتقاد رقم ۱۸۳۰)۔
اکثر اصحاب الحدیث نے صرف سنی سنائی ادھوری حکایات بیان کیں ہیں۔ جبکہ تفصیلی بات صحیح سند سے منقول ہیکہ امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہؒ کے پاس خارجی آئے اور پوچھا کہ آپ گناہگار کو کافر کہتے ہو؟ امام صاحبؒ نے فرمایا نہیں، واصل خارجی نے کہا یہی کفر ہے، اس سے توبہ کرو ورنہ تمہیں قتل کیا جائے گا۔ تو امام صاحبؒ نے فرمایا اگر یہی کفر ہے تو میں توبہ کرتا ہوں (فضائل ابی حنیفہؒ ص 74)

سمعتُ سُفيان الثّوري وذُكرَ أبو حنيفة فقال: لقد استَتابه أصحابُه من الكُفر مرارًا.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد الدَّقّاق، قال: حدثنا حنبل بن إسحاق، قال: حدثنا الحُميدي، قال: سمعتُ سُفيان وهو ابن عُيينة يقول: استُتيب أبو حنيفة من الدَّهر ثلاث مرّات[1].

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا الأبّار، قال: حدثنا محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا نُعيم بن حماد، قال: قال يحيى بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز: استُتيب أبو حنيفة من الزَّندقة مرّتين[2].

أخبرنا الحسن بن أبي بكر، قال: أخبرنا عبدالله بن إسحاق البَغَوي، قال: حدثنا الحسن بن عُلَيْل، قال: حدثنا أحمد بن الحُسين صاحب القُوهي، قال: سمعتُ يزيد بن زُرَيْع، قال: استُتيبَ أبو حنيفة مرّتين[3].

أخبرنا ابن رزْق والبَرْقاني؛ قالا: أخبرنا محمد بن جعفر بن الهيثم الأنباري، قال: حدثنا جعفر بن محمد بن شاكر. وأخبرنا الحُسين بن شجاع[4] الصُّوفي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثنا جعفر بن شاكر، قال: حدثنا رجاء هو ابن السِّندي، قال: سمعتُ عبدالله بن إدريس يقول: استُتيب أبو حنيفة مرّتين، قال: وسمعتُ ابن إدريس يقول: كَذَبَ[5] من زَعَم أنَّ الإيمان لا يزيدُ ولا يَنقص[6].

أخبرنا القاضي أبو بكر الحِيري، قال: حدثنا أبو العباس محمد بن

---

(۱) إسناده صحيح، رجاله ثقات.
(۲) إسناده ضعيف، لضعف نعيم بن حماد.
(۳) إسناده ضعيف، لضعف عبدالله بن إسحاق البغوي، كما تقدم في ترجمته من هذا الكتاب (۱۱/ الترجمة ٤٩٧٩).
(٤) سقط من م.
(٥) في م: «كذاب»، وما هنا من النسخ.
(٦) إسناده صحيح، والخلاف في هذه المسألة لفظي، وهو على كل حال رأي لعبدالله بن إدريس.

تاريخ مدينة السلام
وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء
من غير أهلها ووارديها

تأليف
الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت
الخطيب البغدادي
۳۹۲ - ٤٦۳ هـ

المجلد الخامس عشر
موسى - واصل
٦۹۳۳ - ۷۲۹۷

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف

امام صاحبؒ پر کفر سے توبہ والی جتنی روایات ہیں سب کا جواب یہی ہے. نیز "مسلمان گناہگار" کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے، یہ عقیدہ تو اہل السنت والجماعت کا پکا عقیدہ ہے، اور نہ ہی یہ ایسا عقیدہ ہے جس پر توبہ طلب کی جائے، لیکن خوارج جنہوں نے صحابہ کرامؓ کو نہ بخشا، انھی خوارج نے امام صاحبؒ پر بھی یہ گھٹیا الزام لگا دیا جس پر امام صاحب نے کمال عمدگی سے کہا کہ اگر یہ کفر ہے تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ جب کہ اعتراض کرنے والے بھی جانتے ہیں یہ کفر نہیں لیکن ان کا حسد اور تعصب حقیقت بیان کرنے میں رکاوٹ ہے۔۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے توبہ کروائی گئی۔۔۔ صحیح اور صریح روایت

ثقہ امام ابو قطنؒ سے مفصل روایت ہے. جس کا مختصر احاصل یہ ہیکہ انہوں نے سفیان ثوریؒ سے پوچھا کہ آپ سے جو امام ابو حنیفہؒ کی کفر سے توبہ والی روایت کی جاتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا وہ ایمان کی ضد والا کفر تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ واصل خارجی نے امام ابو حنیفہؒ کو بلایا اور ان سے پوچھا آپ گناہگار کو کافر کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ "نہیں"، تو واصل نے کہا یقیناً کفر ہے، یا توبہ کرو ورنہ قتل ہو جاوگے۔ تو امام صاحبؒ نے کہا: کس بات سے توبہ کروں؟ تو اس نے کہا: اسی کفر سے، تو امام صاحبؒ نے کہا: میں کفر سے توبہ کرتا ہوں۔

ایسے ہی بعد میں بھی اس نے تین بار توبہ طلب کی۔

امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں پس یہی وہ کفر ہے. جس سے ابو حنیفہؒ سے توبہ طلب کی گئی تھی۔

الحسن بن حماد سجادة ، وقد حدثت به عنه قال : ثنا أبو قطن عمرو بن الهيثم قال : أردت الخروج إلى الكوفة فقلت لشعبة : من تكاتب بالكوفة ؟ قال : أبو حنيفة وسفيان الثوري ، فقلت : أكتب لي إليهما ، فكتب ، وصرت إلى الكوفة ، فسألت عن أسنّ الرجلين ؟ فقيل : أبو حنيفة ، فدفعت إليه الكتاب ، فقال : كيف أخي أبو بسطام ؟ قلت بخير ، فلما قرأ الكتاب قال : ما عندنا فلك مبذول ، وما عند غيرنا فاستعن بنا نعينك ، ومضيت إلى الثوري فدفعت إليه كتابه ، فقال لي مثل ما قال أبو حنيفة ، فقلت له : شيء يروى عنك تقول : إن أبا حنيفة استتيب من الكفر مرتين ، أهو الكفر الذي هو ضد الإيمان ؟ فقال : ما سألني عن هذه المسألة أحد غيرك منذ كلمت بها ، وطأطأ رأسه ثم قال : لا ، ولكن دخل واصل الشاري إلى الكوفة فجاء إليه جماعة فقالوا له : إن هاهنا رجلاً لا يكفر أهل المعاصي يعنون أبا حنيفة ، فبعث فأحضره وقال : يا شيخ بلغني أنك لا تكفر أهل المعاصي ؟ قال : هو مذهبي ، قال : إن هذا كفر ، فإن تبت قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : ممّ أتوب ؟ قال : من هذا ، قال : أنا تائب من الكفر ، ثم خرج ، فجاءت جماعة من أصحاب المنصورٌ فأخرجت

- ٧٤ -

فضائل أبي حنيفة　　　　واخباره ومناقبه

واصلاً عن الكوفة ، فلما كان بعد مدة وجد من المنصور خلوة فدخلها ، فجاءت تلك الجماعة فقالت : إن الرجل الذي كان تاب قد راجع قوله ، فبعث فأحضره فقال : يا شيخ بلغني أنك راجعت ما كنت تقول ، فقال : وما هو ؟ فقال : إنك لا تكفر أهل المعاصي ، فقال : هو مذهبي ، قال : فإن هذا عندنا كفر ، فإن تبت منه قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : والشراة لا يقتلون حتى يستتاب ثلاث مرات ، فقال : ممّ أتوب ؟ قال : من الكفر ، قال : فإني تائب من الكفر ، قال : فهذا هو الكفر الذي استتيب منه .

فضائل أبي حنيفة
وأخباره ومناقبه
تأليف
المكتبة الإمدادية

امام صاحبؒ پر کفر سے توبہ والی جتنی روایات ہیں سب کا جواب یہی ہے. نیز "مسلمان گناہگار" کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے، یہ عقیدہ تو اہل السنت والجماعت کا پکا عقیدہ ہے، اور نہ ہی یہ ایسا عقیدہ ہے. جس پر توبہ طلب کی جائے، لیکن خوارج جنہوں نے صحابہ کرامؓ کو نہ بخشا، انہی خوارج نے امام صاحبؒ پر بھی یہ گھٹیا الزام لگا دیا جس پر امام صاحب نے کمال عمدگی سے کہا کہ اگر یہ کفر ہے تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ جب کہ اعتراض کرنے والے بھی جانتے ہیں یہ کفر نہیں لیکن ان کا حسد اور تعصب حقیقت بیان کرنے میں رکاوٹ ہے۔۔

اعتراض : عبداللہ بن ابوداود کہتے ہیں امام سختیانی، مالک، ثوری، لیث، اوزاعی اور شافعی رحمھم اللہ اوران کے اصحاب، ابوحنیفہ کی گمراہی پر متفق ہیں۔

جواب : 1۔ عبداللہ بن ابوداود نے ان آئمہ کا زمانہ ہی نہیں پایا، پھر ان کو یہ اجماع کیسے پتہ چلا؟ یعنی یہ روایت صحیح نہیں۔

2۔ عبداللہ بن ابوداود کو جلیل القدر محدث امام ابراہیم اصبہانیؒ اور امام ابن صاعدؒ نے جھوٹا کہا ہے۔ (الکامل لابن عدی 5/436، سند میں ابوبکر سے مراد ثقہ صدوق ابوبکر ابن ابی الدنیاؒ ہیں)

3۔ امام ابوداودؒ فرماتے ہیں میرا بیٹا جھوٹا ہے۔ (یہ جرح ثابت ہے تبھی ابن عدیؒ اور ذہبیؒ نے تاویل کی ہے اور ابن صاعدؒ نے بھی کذاب کہا۔)

النعمان بن ثابت — الجزء الثامن — (٢٤١)

شعبة إلى أبي حنيفة قال: فأتيت أبا حنيفة فقال لي: كيف أبو بسطام؟ فقلت: بخير، فقال: نعم حشو المصر هو.

ثنا ابن حماد قال: وحدثني أبو بكر الأعين حدثني يعقوب بن شيبة عن الحسن الحلواني سمعت شبابة يقول: كان شعبة حسن الرأي في أبي حنيفة فكان يستنشد في هذه الأبيات قول مساور يقول لي: كيف قال؟ فقلت قال:

إذا ما الناس يوماً قايسونا ... بآبدة من الفتوى طريفه
أتيناهم بمقياس صليب ... مصيب من طراز أبي حنيفه
إذا سمع الفقيه بها وعاها ... وأثبتها بحبر في صحيفه

قال الشيخ: وأبو بكر الأعين شيخ بغدادي مصري.

سمعت أبا عروبة يقول: سمعت سفيان بن وكيع يقول: سمعت أبي يقول سمعت أبا حنيفة يقول: البول في المسجد أحسن من بعض القياس.

سمعت أبا عروبة يقول: سمعت مالك بن الخليل يقول: قلت لعبدالله بن داود: تعرف في علم أبي حنيفة مثله؟ قال: لا، كان أبو حنيفة خزاز،[1] وكان الأعمش صيرفيا.

ثنا يحيى بن زكريا، [ثنا][2] ابن حيوة ثنا أيوب بن سافري، ثنا شاذان الأسود بن عامر، ثنا أبو بكر بن عياش قال: كان أبو حنيفة عريفاً على الحاكة بدار الخزازين.

سمعت ابن أبي داود يقول: الوقيعة في أبي حنيفة إجماعة من العلماء؛ لأن إمام «البصرة» أيوب السختياني، وقد تكلم فيه، وإمام الكوفة الثوري وقد تكلم فيه، وإمام «الحجاز» مالك وقد تكلم فيه، وإمام «مصر» الليث بن سعد وقد تكلم فيه، وإمام «الشام» الأوزاعي وقد تكلم فيه، وإمام «خراسان» عبدالله بن المبارك وقد تكلم فيه؛ فالوقيعة فيه إجماع من العلماء في جميع الآفاق؛ أو كما قال.

ثنا أبو يعلى قال: قرأ علي بشر بن الوليد أخبرنا أبو يوسف عن أبي حنيفة عن موسى بن أبي عائشة، عن عبدالله بن شداد بن الهاد، عن جابر بن عبدالله، عن رسول

١ـ في ث: جزار. ٢ـ سقط من ث.

الكامل في ضعفاء الرجال

تأليف
الإمام الحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي الجرجاني
المتوفى سنة ٣٦٥هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
جامعة الأزهر

الجزء الثامن

النعمان سوشل میڈیا سروسز

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

4۔ امام دارقطنیؒ کہتے ہیں اگرچہ عبداللہ ثقہ تھا مگر حدیث پر کلام میں بہت غلطیاں کرتا تھا (تذکرہ 2/771)۔

5۔ امام ذہبیؒ نے عبداللہ کو خفیف الراس یعنی بیوقوف کہا ہے۔ (سیر 13/230)

6۔ امام بغویؒ کہتے ہیں عبداللہ علم سے خالی اور کورا تھا۔ (الکامل 5/436)

7۔ خود امام ابوداودؒ سے صحیح سند سے ثابت ہے "اللہ ابوحنیفہ پر رحم فرمائے کہ وہ امام تھے" (الانتقاء 32) شاید اسی وجہ سے انہوں نے اپنے بیٹے کو کذاب کہا کیونکہ بیٹا تو کچھ اور ہی دعوی کررہا ہے۔

8۔ مذکورہ آئمہؒ بھی امام صاحب کی تعریف کرتے تھے

امیر المومنین فی الحدیث عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا دشمنان وحاسدینِ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں نظریہ۔

عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں جب میں ان (مخالفین) کو امام ابو حنیفہؒ کے بارے برائی کرتے سنتا ہوں تو مجھے یہ برا لگتا ہے اور ان (مخالفین) پر اللہ کے غضب سے ڈرتا ہوں (امام ابو حنیفہؒ کی برائی کرنے کے سبب)

واصلاً عن الكوفة ، فلما كان بعد مدة وجد من المنصور خلوة فدخلها ، فجاءت تلك الجماعة فقالت : إن الرجل الذي كان تاب قد راجع قوله ، فبعث فأحضره فقال : يا شيخ بلغني أنك راجعت ما كنت تقول ، فقال : وما هو ؟ فقال : إنك لا تكفر أهل المعاصي ، فقال : هو مذهبي ، قال : فإن هذا عندنا كفر ، فإن تبت منه قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : والشراة لا يقتلون حتى يستتاب ثلاث مرات ، فقال : ممّ أتوب ؟ قال : من الكفر ، قال : فإني تائب من الكفر ، قال : فهذا هو الكفر الذي استتيب منه .

٨٥ – حدثني أبي قال : حدثني أبي قال : حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال : حدثني أحمد بن القاسم البرتي قال : حدثني ابن أبي رزمة قال : سمعت أبا وهب قال : سمعت أبا يحيى قال : قلت للنضر بن محمد : أبو حنيفة كان يرى السيف ؟ قال : معاذ الله .

٨٦ – حدثني أبي قال : حدثني أبي قال : حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال : حدثني أحمد بن القاسم قال : حدثني ابن أبي رزمة ، عن عبدان قال : سمعت عبدالله بن المبارك يقول : إذا سمعتهم يذكرون أبا حنيفة بسوء ساءني ذلك ، وأخاف عليهم المقت من الله عز وجل .

٨٥- وفي « تأنيب الخطيب » ص ١٤٠ : ومع ما في هذه الأخبار من العلل : لا تنكر أن مذهب أبي حنيفة مشهور في قتال الظلمة ، وأئمة الجور ، إذا كانت المصلحة أغلب في قتالهم كما هو مشروح في كتب المذهب ، ولذلك قال الأوزاعي : احتملنا أبا حنيفة على كل شيء ، حتى جاءنا بالسيف يعني قتال الظلمة ، فلم نحتمله ، ولم يكن من مذهب أبي حنيفة السكوت على كل شيء .

فضائل أبي حنيفة
وأخباره ومناقبه
(ويشتمل على أحد مسانيد الإمام أبي حنيفة رحمه الله برواية المؤلف)
تأليف
أبي القاسم عبد الله بن محمد بن أحمد بن يحيى بن الحارث السعدي
المعروف بابن أبي العوام
المتوفى ٣٣٥ هـ
اعتناء
فضيلة العلامة المدرس المحقق الشيخ لطيف الرحمن البهرائجي القاسمي
المكتبة الإمدادية
مكة المكرمة

النعمان سوشل میڈیا سروسز

1۔ امام احمد بن محمد بن حماد (ثقہ) 2۔ امام أحمد بن القاسم البرقی (ثقہ)،
3۔ عبدالعزیز بن أبی رزمۃ (ثقہ) 4۔ عبدان عبداللہ بن عثمان بن جبلۃ الأزدي (الإمام، الحافظ، محدث، ثقہ)۔
لہذا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

اعتراض : ابو اسحاق الفزاری کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کو حدیث سنائی تو انہوں نے کہا یہ باطل بات ہے۔

جواب :

1۔ سند میں یزید بن یوسف شامی کو امام ابو داودؒ اور ابن حجرؒ نے ضعیف، امام نسائیؒ، ابو الفتح ازدیؒ اور دار قطنیؒ نے متروک جبکہ امام ابن معین حنفیؒ نے کذاب کہا ہے۔

2۔ ابو اسحاق الفزاری امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سخت دشمنی رکھتا تھا، لہذا ان کی بات امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف قابل قبول نہیں۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

حدثنا أحمد بن عليّ الأبَّار، قال: حدثنا الحسن بن عليّ الحُلْواني، قال: حدثنا أحمد بن محمد، قال: حدثنا عبدالعزيز بن أبي رزمة، عن ابن المُبارك، قال: كنتُ عند الأوزاعي، فذكرتُ أبا حنيفة، فلما كان عند الوَداع قلت: أوصني، قال: قد أردت ذلك ولو لم تسألني، سمعتك تُطري رجلاً يَرى السَّيف في الأمة، قال: فقلت: ألا أخبرتني(1)؟

وقال الأبار: حدثنا منصور بن أبي مزاحم، قال: حدثني يزيد بن يوسُف، قال: قال لي أبو إسحاق الفَزاري: جاءني نعيُّ أخي من العراق وخرجَ مع إبراهيم بن عبدالله الطَّالبي فقدمتُ الكوفة، فأخبروني أنه قتلَ وأنه قد استشارَ سُفيان الثَّوري وأبا حنيفة، فأتيتُ سُفيان فقلت: أنبئتُ بمُصيبتي(2) بأخي، وأخبرتُ أنه استفتاك؟ قال: نعم، قد جاءني فاستفتاني، فقلت: ماذا أفتَيْتَه؟ قال: قلت: لا آمرك بالخُروج ولا أنهاك، قال: فأتيتُ أبا حنيفة، فقلت له: بلَغني أنَّ أخي أتاك فاستفتاك؟ قال: قد أتاني فاستفتاني، قال: قلت: فبِمَ أفتيتَه؟ قال: أفتيتُه بالخُروج. قال: فأقبلتُ عليه، فقلت: لا جزاك الله خيراً. قال: هذا رأيي. قال: فحدثتُه بحديث عن النبي ﷺ في الرَّدِّ لهذا، فقال: هذه خُرافة، يعني حديث النبي ﷺ(3).

أخبرنا ابنُ الفَضل، قال: أخبرنا ابن دُرُستويه، قال: حدثنا يعقوب، قال(4): حدثني صَفْوان بن صالح الدِّمشقي، قال: حدثني عُمر بن عبدالواحد السُّلمي، قال: سمعتُ إبراهيم بن محمد الفَزاري يحدِّث الأوزاعي، قال: قُتِلَ أخي مع إبراهيم الفاطمي بالبَصرة، فركبتُ لأنظر في تَركَته، فلقيتُ أبا حنيفة، فقال لي: من أين أقبلتَ وأين أردتَ؟ فأخبرته أني أقبلتُ من المَصِّيصة وأردتُ أخاً لي قُتِلَ مع إبراهيم. فقال: لو أنك قُتلتَ مع أخيك كان خيراً لك من

(1) إسناده ضعيف، لضعف ابن دوما النعالي كما في ترجمته من هذا الكتاب (8/ الترجمة 3765).

(2) في م: «فأتيت سفيان أنبئه مصيبتي»، وما هنا من النسخ.

(3) يريد أنه لم يصح عنده، فلو ذكر لنا الحديث لحكمنا عليه.

(4) المعرفة والتاريخ 2/ 788.

3۔ اسکے علاوہ یہ کہ ابن سعد اور ابن قتیبہ کہتے ہیں ابو اسحاق الفزاری اگرچہ ثقہ تھے لیکن حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب 1/80 ، المعارف 1/514)

لہذا یہ روایت ضعیف ہے، فقیہ ملت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ذات ایسے نیچ الزامات سے بری ہے۔

ابو یحییٰؒ کہتے ہیں میں نے نضر بن محمدؒ سے پوچھا کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حاکم وقت کے خلاف تلوار اٹھانے کا نظریہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا معاذاللہ۔

واصلاً عن الكوفة ، فلما كان بعد مدة وجد من المنصور خلوة فدخلها ، فجاءت تلك الجماعة فقالت : إن الرجل الذي كان تاب قد راجع قوله ، فبعث فأحضره فقال : يا شيخ بلغني أنك راجعت ما كنت تقول ، فقال : وما هو ؟ فقال : إنك لا تكفر أهل المعاصي ، فقال : هو مذهبي ، قال : فإن هذا عندنا كفر ، فإن تبت منه قبلناك وإن أبيت قتلناك ، قال : والشراة لا يقتلون حتى يستتاب ثلاث مرات ، فقال : ممّ أتوب ؟ قال : من الكفر ، قال : فإني تائب من الكفر ، قال : فهذا هو الكفر الذي استتيب منه .

٨٥ – حدثني أبي قال : حدثني أبي قال : حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال : حدثني أحمد بن القاسم البرتي قال : حدثني ابن أبي رزمة قال : سمعت أبا وهب قال : سمعت أبا يحيى قال : قلت للنضر بن محمد : أبو حنيفة كان يرى السيف ؟ قال : معاذ الله .

٨٦ – حدثني أبي قال : حدثني أبي قال : حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال : حدثني أحمد بن القاسم قال : حدثني ابن أبي رزمة ، عن عبدان قال : سمعت عبدالله بن المبارك يقول : إذا سمعتهم يذكرون أبا حنيفة بسوء ساءني ذلك ، وأخاف عليهم المقت من الله عز وجل .

٨٥– وفي «تأنيب الخطيب» ص ١٤٠ : ومع ما في هذه الأخبار من العلل : لا ننكر أن مذهب أبي حنيفة مشهور في قتال الظلمة ، وأئمة الجور ، إذا كانت المصلحة أغلب في قتالهم كما هو مشروح في كتب المذهب ، ولذلك قال الأوزاعي : احتملنا أبا حنيفة على كل شيء ، حتى جاءنا بالسيف يعني قتال الظلمة ، فلم نحتمله ، ولم يكن من مذهب أبي حنيفة السكوت على كل شيء .

1۔ امام ابن ابی العوام (ثقہ) 2۔ محمد بن احمد بن حماد (ثقہ)،

3۔ احمد بن القاسم البرتی (ثقہ)، 4۔ ابن ابی رزمہ (عبدالعزیز بن اَبی رزمۃ غزوان : ثقہ)، 5۔ ابو وہب (محمد بن مُزاحم : صدوق حسن الحدیث)، 6۔ ابو یحییٰ (ثقہ) 7۔ نضر بن محمد القرشی (ثقہ)۔

لہٰذا یہ روایت حسن ہے

اعتراض : ایک آدمی نے گواہی دی کہ قاضی ابو یوسف جہمی تھے ۔

جواب :

1 ۔ وہ آدمی کون تھا جس نے گواہی دی ؟ ایسے مجہول انسان کی گواہی ، قاضی القضاہ امام ابو یوسفؒ کے خلاف قبول ہی نہیں ۔ اس روایت کے باطل ہونے کیلئے یہی کافی ہے ۔

حدثنا أبو يحيى بن أبي مسرة، حدثنا بشر بن الوليد، حدثنا أبو يحيى يوسف، عن يحيى بن سعيد، عن أنس بن مالك، أنه قال: سمعت النبي ﷺ يقول: لبيك بحج وعمرة معاً. ليس لهما أصل من حديث يحيى بن سعيد وقد جاء عن الثقات بما لا يتابع عليه، والحديثان معروفان من حديث الناس.

حدثنا عبدالله بن الحسين النهيلي، حدثنا أحمد بن أبي سريج، حدثنا الحسن بن حكيم القرشي، وكان يجالس أحمد، ويحيى، وأصحابنا سنين، قال: أخبرنا بقية، قال: أخبرني رجل من أهل العلم قد أشهد على أبي يوسف أنه جهمي.

حدثني أبو سليمان محمد بن سليم المروزي، قال: حدثني أبو الدرداء محمد بن عبدالعزيز بن منيب، قال: سمعت محمد بن بشر بن العبدي، قال: حدثني أخي، قال: رأيت أبا يوسف في المنام، وعلى عنقه صليب، قلت: من أعطاك هذا؟ قال: يحيى اليهودي.

٢٠٧٦ ـ يعقوب بن إبراهيم النيلي[١]:

عن محمد بن عجلان، لا يتابع عليه من هذا الوجه، وهو معروف بغير هذا الإسناد.

حدثنا أحمد بن محمد المروزي، حدثنا فضل بن سهل الأعرج، حدثنا عبدالله بن حرب الليثي، حدثنا يعقوب، حدثنا إبراهيم النيلي، عن محمد بن عجلان، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله ﷺ في مرضه: «مُرُوا أبا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بالنَّاسِ».

٢٠٧٧ ـ يعقوب بن محمد بن عيسى الزهري[٢]:

في حديثه وهم كثير ولا يتابعه عليه إلا من هو نحوه.

(١) لسان الميزان (٧/٤٩٤).
(٢) تهذيب الكمال (٣٢/٣٦٧ ـ ٣٧٢).

كتاب الضعفاء

ومن نسب إلى الكذب ووضع الحديث
ومن غلب على حديثه الوهم
ومن يتهم في بعض حديثه
ومجهول روى ما لا يتابع عليه
وصاحب بدعة يغلو فيها ويدعو إليها
وإن كانت حاله في الحديث مستقيمة

تأليف
أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي
(... ـ ٣٢٢هـ)

تحقيق
حمدي بن عبد المجيد بن إسماعيل السلفي

الجزء الأول

2 ۔ متعدد جید روایات سے ثابت ہیکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا جہمیہ سے کوئی تعلق نہ تھا ، بلکہ وہ تو جہمیہ کی تردید نقل کرنے والے ہیں ۔

(تاریخ بغدادت بشار 15/514 ، الاسماء والصفات رقم 551)

اعتراض : ابو مطیع بلخی کہتے ہیں امام ابو حنیفہ نے فرمایا جنت اور جہنم فناء ہو جائے گیں

جواب : 1 الزامی جواب کے طور پر ہم غیر مقلدوں سے پوچھتے ہیں امام ابو مطیع بلخی آپ کے ہاں ثقہ ہی نہیں پھر ان کی روایت آپ کے ہاں قابل قبول کیسے اور کیوں ؟

2۔ امام ابو حنیفہؒ سے فقہ الابسط میں امام ابو مطیع بلخیؒ کے واسطے سے صراحت کے ساتھ منقول ہیکہ جنت اور جہنم ہمیشہ رہے گیں اور فناء نہیں ہوں گیں۔

3یہی عقیدہ نامور حنفی محدث امام طحاویؒ نے عقیدہ طحاویہ میں بھی لکھا ہے۔

ذكرُ ما حُكيَ عنه من مُستَشْنعات الألفاظ والأفعال

أخبرنا الحسن بن عليّ الجَوْهري، قال: حدثنا محمد بن العباس الخَزّاز، قال: حدثنا محمد بن القاسم البَزّاز، قال: حدثنا عبدالله بن أبي سعد، قال: حدثني أبو عبدالرحمن عبدالخالق بن منصور النَّيسابوري، قال: سمعتُ أبا داود المصاحفي، قال: سمعتُ أبا مُطيع يقول: قال أبو حنيفة: إن كانت الجنّة والنار مخلوقَتين فإنهما تَفْنَيان.

أخبرنا محمد بن الحُسين بن الفَضْل، قال: حدثنا علي بن إبراهيم النَّجّاد، قال: حدثنا محمد بن إسحاق السَّرّاج، قال: سمعتُ إبراهيم بن أبي طالب يقول: سمعتُ عبدالله بن عُمر[1] ابن الرَّمّاح يقول: سمعتُ أبا مُطيع البَلْخي يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: إن كانت الجنّة والنار خُلقَتا فإنهما تفنيان. قال أبو مُطيع: كذبَ والله، قال السَّرّاج: وكذب والله، قال النَّجّاد: وكذبَ والله، قال الله[2]

= أنس بن مالك، وسيار بن سلامة الرياحي، ومالك بن دينار، وأبو شيخ الهنائي، وسعيد بن جبير، وعامر الشعبي، وعبدالله بن شداد بن الهاد، وعبدالرحمن بن أبي ليلى، وأبو عبيدة بن عبدالله بن مسعود، والمعرور بن سويد، ومحمد بن سعد بن مالك، وطلحة بن مصرف اليامي، وزبيد بن الحارث اليامي، وعطاء بن السائب، وغيرهم من العلماء العاملين الأعلام، وقال مالك بن دينار: «خرج مع ابن الأشعث خمس مئة من القراء كلهم يرون القتال» (تاريخ خليفة ٢٨٦ - ٢٨٧)، فماذا تقول عن كل هؤلاء؟ أخطأوا أم أصابوا؟

على أن الذي استقر عند أكثر الفقهاء من أهل السنة فيما بعد، ولا سيما في القرن الثالث، هو القول بعدم الخروج على السلطان وإن كان جائرًا، لذلك ظهر في فقه الأحناف وفقه غيرهم، فالاستدلال بهذا ودفع مسألة الخروج بما أحدث فيما بعد فيه مجازفة وإهدار لآراء عدد كبير من أعلام الأمة ممن خرجوا أو حضوا الناس على الخروج، ولولا خوف الإطالة لفصلت في هذا الأمر أكثر.

(١) في م: «عثمان»، وهو تحريف، وبه أخذ الشيخ الكوثري فضعف الإسناد به، ولا أدري كيف فعل ذلك إذ لا وجود لمثل هذا الاسم في كتب الرجال. أما عبدالله بن عمر فهو ابن ميمون بن بحر بن سعد ابن الرماح، كان قاضي نيسابور كما في ترجمة أبيه عمر بن ميمون من تهذيب الكمال ٢١/ ٥١٠.

(٢) أخلت م بلفظ الجلالة.

٩٣) وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوْقَتَانِ لَا تَفْنَيَانِ وَلَا تَبِيْدَانِ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا فَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ أَدْخَلَهُ فَضْلًا مِنْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ أَدْخَلَهُ عَدْلًا مِنْهُ وَكُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا قَدْ فُرِغَ لَهُ وَصَائِرٌ إِلَى مَا خُلِقَ لَهُ

جنت اور دوزخ اللہ کی مخلوق ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالی نے ... ور ان ... فضل و ... عدل و ... ام دیتا ... ہے جس

٩٤)

٩٥) ... ذی لا ... وأما

عقائد کے بیان میں سب سے مستند کتاب

ترجمہ

اَلْعَقِيْدَةُ الطَّحَاوِيَّةُ

مصنف: امام ابو جعفر الوراق الطحاوی

مترجم: محمد حنیف عبدالمجید

النعمان سوشل میڈیا سروسز

4۔ بلکہ امام صاحب کے نزدیک جنت اور جہنم کی فناء کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، لہذا ایسی صراحت کے بعد خطیب بغدادی کی ذکر کردہ روایت بالکل مردود ہے۔

5۔ بعض لوگوں نے فناء فی النار کا کفریہ عقیدہ رکھا ہے. جس کا بہترین رد "الاعتبار ببقاء الجنة والنار" میں امام تقی الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ نے کیا ہے۔

جنت اور جہنم ہمیشہ رہے گیں اور کبھی بھی فنا نہیں ہوں گی۔

امام ابو مطیع بلخیؒ نے امام صاحب سے پوچھا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ جنت اور جہنم فنا ہو جائے گی؟ تو جواب میں امام اعظم ابو حنیفہؒ نے قرآن پاک کی آیت ﴿ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴾ تلاوت کی اور کہا کہ جنت جہنم ہمیشہ رہے گیں۔ اور اہل جنت اور اہل جہنم کے داخلے کے بعد بھی جنت اور جہنم فنا نہیں ہوگی اور اس عقیدے کا انکار کفر ہے۔

الفقه الأبسط

روایة ابی مطیع عن ابی حنیفة

رضی الله عنهما

الفقه الأكبر رواية أبي مطيع عرف بالفقه الأبسط تميزا له عن الفقه لأكبر رواية حماد بن أبي حنيفة عن أبيه ، وراويه أبو مطيع هو الحكم بن عبد الله البلخي صاحب أبي حنيفة حدث عن ابن عون وهشام بن حسان وعنه أحمد بن منيع وخالد بن سالم الصفار وجماعة تفقه به أهل تلك الديار قال الذهبي كان بصيراً بالرأي علامة كبير الشأن ولكنه واه في ضبط الأثر وكان ابن المبارك يعظمه ويجله لدينه وعلمه اه وطال كلام النقلة فيه يرمونه بالارجاء والتجهم والرأي راجع الميزان

توفي سنة ١٩٩ هـ عن أربع وثمانين سنة تغمده الله برضوانه (ز) .

والسلام : (ليغفر لك الله ماتقدم من ذنبك وما تأخر) ولم يقل من كفرك ، وموسى حين قتل الرجل كان في قتله مذنبا لا كافراً . قال : وإذا قال : أنا مؤمن إن شاء الله تعالى يقال له : قال الله تعالى : (إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما) فان كنت مؤمنا فصل عليه وإن كنت غير مؤمن فلا تصل عليه . وقال الله تعالى : (يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلاة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع . الآية) قال معاذ رضي الله عنه : من شك في الله فان ذلك يبطل جميع حسناته ومن آمن وتعاطى المعاصي يرجى له المغفرة ويخاف عليه العقوبة . قال السائل لمعاذ رضي الله عنه : إذا كان الشك يهدم الحسنات فان الايمان أهدم وأهدم للسيئات (١) . قال معاذ رضي الله عنه : والله ما رأيت رجلا أعجب من هذا الرجل يسأل أمسلم أنت ؟ فيقول : لا أدري .

فيقال له : قولك لا أدري أعدل أم جور ؟ فان قال عدل فقل : أرأيت ما كان في الدنيا عدلا أليس في الآخرة عدلا ؟ فان قال : نعم . فقل : أتؤمن بعذاب القبر ونكير وبالقدر خيره وشره من الله تعالى ؟ فان قال : نعم . فقل له : أمؤمن أنت ؟ فان قال : لا أدري [illegible]

قلت ومن قال : ان الجنة والنار ليستا بمخلوقتين . فقل له : هما شيء أو ليستا بشيء وقد قال الله تعالى : (خالق كل شيء) وقال الله تعالى : (إنا كل شيء خلقناه بقدر) . وقال الله تعالى : (النار يعرضون عليها غدواً وعشيا) . فان قال : إنهما تفنيان . فقل له : وصف الله نعيمها بقوله (لا مقطوعة ولا ممنوعة) ومن قال : هما تفنيان بعد دخول أهلها فيهما فقد كفر بالله تعالى لأنه أنكر الخلود فيهما .

قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى : لا يوصف الله تعالى بصفات المخلوقين ، وغضبه ورضاه صفتان من صفاته بلا كيف وهو قول أهل السنة والجماعة ، وهو يغضب ويرضى ولا يقال غضبه عقوبته ورضاه ثوابه ، ونصفه كما وصف نفسه ، أحد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد حي قيوم قادر سميع بصير عالم ، يد الله

اعتراض : امام ابو حنیفہ نے کہا اگر نبی ﷺ مجھے پا لیتے تو میری باتوں کو اختیار کرتے ۔

جواب : 1 ۔ راوی یوسف بن اسباط ضعیف ہیں ۔ بقول امام بخاریؒ انکی کتابیں دفن ہونے کے بعد یہ غلط روایت بیان کرتے تھے ۔ اور یہاں بھی غلطی ہوئی کہ پہلے زمانے میں عربی الفاظ پر نقطے نہ ہوتے تھے ۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا اگر "البتی" (عثمان بن مسلم البتی) مجھے ملتا تو میری باتین اختیار کرتا ، جبکہ انہوں نے لکھ دیا کہ اگر "النبی" مجھے پالیتا تو میری باتین اختیار کرتا ۔ یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ نقطوں کے بغیر البتی اور النبی ایک جیسے لکھے جاتے ہیں ۔ تو غلطی سے البتی کو النبی لکھا گیا ، اور پھر روایت کو بالمعنی بیان کرتے ہوئے النبی کی جگہ رسول اللہ ﷺ کے الفاظ بڑھا دیئے گئے ۔

2 ۔ اگر کوئی یہ بات نہ مانے تو اس کیلئے جواب ہیکہ راوی محبوب بن موسی کے بارے میں امام ابوداود نے فرمایا اگر یہ حکایت کتاب سے نقل نہ کرے تو یہ حجت نہیں اور یوسف پر بھی جرح ہے لہذا سند ضعیف ہے ۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه ، وضبط نصه ، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

تعالى: ﴿أُكُلُهَا دَائِمٌ﴾ [الرعد ٣٥] قال ابن الفضل: وكذب والله.

قلت: وهذا القول يُحْكى أنّ أبا مُطيع كان يذهبُ إليه، لا أبا حنيفة وكذب والله كل من قاله[1].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا إبراهيم بن سعيد، قال: حدثنا محبوب بن موسى، قال: سمعتُ يوسُف بن أسباط يقول: قال أبو حنيفة: لو أدركني رسولُ الله ﷺ وأدركتُه لأخذ بكثير من قولي[2]!

أخبرني[3] علي بن أحمد الرزاز، قال: أخبرنا علي بن محمد بن سعيد الموصلي، قال: حدثنا الحسن بن الوضاح المؤدب، قال: حدثنا المسيب بن واضح، قال: حدثنا يوسف بن أسباط، قال: قال أبو حنيفة: لو أدركني رسول الله ﷺ أو أدركته لأخذ بكثير من قولي[4]!

قال: وسمعت أبا إسحاق يقول: كان أبو حنيفة يجيئُه الشيء عن النبي ﷺ فيُخالفه إلى غيره[5].

أخبرنا أبو سعيد الحسن بن محمد بن عبدالله بن حَسْنويه الأصبهاني، قال: أخبرنا عبدالله بن محمد بن عيسى الخَشّاب، قال: حدثنا أحمد بن مهدي، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا عبدالسلام بن عبدالرحمن، قال: حدثني إسماعيل بن عيسى بن عليّ الهاشمي، قال: حدثني أبو إسحاق الفَزاري، قال: كنتُ آتي أبا حنيفة أسأله عن الشيء من أمر الغزو، فسألته عن مسألة، فأجابَ فيها، فقلت له: إنه يُرْوَى فيها عن النبيّ ﷺ كذا وكذا؟ قال: دعنا من هذا[6].

---

(١) هذا رأي جهم بن صفوان، وقد بينا أن أبا حنيفة لا يقول برأي جهم ولم يصح ذلك عنه.

(٢) هذا إسناد ضعيف، لضعف يوسف بن أسباط (الجرح والتعديل ٩/ الترجمة ٩١٠، والميزان ٤/ ٤٦٢)، ولا يقول بمثل هذا مسلم، فكيف يصح عن أبي حنيفة.

(٣) سقطت هذه الفقرة جملة من م.

(٤) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.

(٥) ليس في هذا خبر إن لم يثبت عنده أنه من قول رسول الله ﷺ.

(٦) مثله مثل الذي قبله.

3 ۔ جبکہ دوسری سند بھی ضعیف ہے اور اس میں ابن سعید الموصلی پر جھوٹا اور خراب حافظہ کی جرح ہے ، نیز اس میں بھی ابن اسباط موجود ہے ، مزید یہ کہ علی الرزاز کے بیٹے نے اس کے مسودے میں سنی سنائی روایات کو بھی شامل کر دیا تھا جس کا ذکر خود خطیب نے کیا ہے (تاریخ بشار 13/233) ، سو ایسی سند کا کیا بھروسہ ؟

شرح فقہ اکبر (اردو)

مؤلف
ملا علی القاری رحمہ اللہ

مترجم
مولانا محمد نوید

مکتبہ رحمانیہ

سب ایک دوسرے پر اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ان میں سے کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر ان میں سب سے زیادہ لوگ آئیں گے۔ امام قرطبی سے منقول ہے کہ جن لوگوں نے مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت کی ہے مثلاً خوارج، روافض اور معتزلہ وغیرہ اور ایسے ہی ظالم اور فاسق وغیرہ یہ لوگ جب حوض پر آئیں گے تو حوض سے دھتکار دیئے جائیں گے۔ واضح رہے کہ حدیث حوض تیس سے زیادہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے اور یہ حدیث متواتر کے قریب قریب ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا میرا حوض جنت میں ہے جس کا فاصلہ ایک ماہ کی مسافت ہے اور اس کے کونے برابر ہیں اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اسکی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہے، اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ لذیذ اور میٹھا ہے برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور مکھن سے زیادہ ملائم و نرم ہے اس کے کنارے زبرجد کے ہیں اور اس کے برتن چاندی کے ہیں اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو آدمی اسے ایک مرتبہ پی لے گا اس کو بعد میں کبھی پیاس نہیں لگے گی اور اکثر اسلاف سے منقول ہے کہ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے اور صحاح کی احادیث میں ہے کہ وہ جنت کی ایک نہر ہے جس میں خیر کثیر ہے اس پر میری امت قیامت کے روز اترے گی یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوثر سے مراد نبوت اور قرآن ہے۔

جنت و جہنم کا بیان:

والجنة والنار مخلوقتان اليوم لا تفنيان ابداً.

''اور جنت اور دوزخ دونوں اب بھی موجود ہیں یہ دونوں کبھی ختم نہیں ہونگی''

شرح:

(والجنة والنار مخلوقتان اليوم) یعنی یہ دونوں ابھی قیامت سے پہلے وجود میں آچکی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے بارے میں فرمایا ہے۔

﴿أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (آل عمران:۱۳۳) ''پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اور دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے۔

﴿أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ﴾ (آل عمران:۱۳۱) ''کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اور ایک حدیث قدسی ہے جس میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ... اور نہ کسی کان نے سنا

بعض لوگوں نے فناء فی النار کا کفریہ عقیدہ رکھا جس پر بہترین رد "الاعتبار ببقاء الجنة والنار"، امام تقی الدین سبکی شافعی رحمہ اللہ نے کیا ہے۔

جنت اور جہنم فنا نہیں ہو گیں۔

جنت اور جہنم کی فنا کا عقیدہ کفریہ ہے۔

امام صاحب کا عقیدہ۔

النار یعرضون علیہا غدوًا و عشیا (الغافر: ۴۶)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور عذاب صبح وشام آلِ فرعون پر آگ پیش کی جاتی ہے

(۶۹) ابو مطیع بلخی نے پوچھا:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جنت اور جہنم فنا ہو جائیں گی۔

امام اعظم نے فرمایا:

ان کو جواب دیتے ہوئے ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخرت کی نعمتوں کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ (الواقعہ: ۳۳)

وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گی وہ نہ تو ختم ہونے والی ہیں اور نہ ہی ان کے ملنے میں کوئی چیز مانع ہوگی۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہونے کے بعد جنت اور دوزخ فنا ہو جائیں گی؟

جواب: وہ شخص اپنے اس قول کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے کفر کر رہا ہے؛ کیونکہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اسکے عذاب کے دائمی ہونے کا انکار کر رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جنتی لوگوں کے جنت اور جہنمی لوگوں کے جہنمی ہونے پر (خالدین) اسکے دائمی ہونے کی قید لگائی ہے، اور یہ شخص جنت اور جہنم کے خلود، دوام اور اس کی ہمیشگی کا انکار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے کفر کر رہا ہے۔

ابو مطیع فرماتے ہیں کہ:

مجھے امام اعظم نے فرمایا کہ

علم کلام کا مقصد یہ ہے کہ جس سے بات کی جائے اس کو صحیح رہنمائی مہیا کی جائے؛ اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ مخاطب کو لاجواب کر کے اسی کو کامیابی سمجھ لیا جائے۔

کیونکہ کسی کو لاجواب کرنا تو معجزہ ہوتا ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف انبیاء

پانچواں حصہ

اُردو ترجمہ

الفقہ الابسط

تالیف:

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ

راوی وسائل

ابو مطیع حکم بن عبد اللہ تعالیٰ بلخیؒ

ولادت: ۱۱۵ھ .... وفات: ۱۹۹ھ

معہ حواشی مفیدہ

الشیخ علامہ زاہد الکوثری

ترجمہ وتشریح

مفتی رشید احمد العلوی

ابواسحاق الفزاری نے کہاکہ میں نے ابو حنیفہ کے سامنے حدیث بیان کی تو اس نے کہ
کہااس کو خنزیر کی دم کے ساتھ کھرچ دے۔

جواب۔

1۔ یہ روایت صحیح نہیں کیونکہ راوی اسماعیل بن عیسی مجہول ہے۔

2۔ ابواسحاق الفزاری نے وہ روایت کیوں بیان نہیں کی جس کو کھرچنے کا امام ابو حنیفہؒ نے کہا؟ وہ روایت جھوٹی اور من گھڑت بھی تو ہو سکتی ہے، کیونکہ خود الفزاری امام صاحب سے مغازی کے متعلق مسئلہ پوچھنے آیا تھا، اور مغازی سے متعلق اکثر روایات ضعیف سندوں سے منقول ہیں جیساکہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں تین باتوں کے کوئی اصول نہیں جس میں ایک مغازی بھی ہے (الکامل 1/212)۔

لہذا بغیر دلیل کہ امام ابو حنیفہؒ پر حدیث رسول ﷺ الزام لگانا غلط ہے۔

أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا إبراهيم بن سعيد، قال: حدثنا محبوب بن موسى، قال: سمعتُ يوسُف بن أسباط يقول: قال أبو حنيفة: لو أدركني رسولُ الله ﷺ وأدركتُه لأخذ بكثير من قولي[٢]!

أخبرني[٣] علي بن أحمد الرزاز، قال: أخبرنا علي بن محمد بن سعيد الموصلي، قال: حدثنا الحسن بن الوضاح المؤدب، قال: حدثنا المسيب بن واضح، قال: حدثنا يوسف بن أسباط، قال: قال أبو حنيفة: لو أدركني رسول الله ﷺ أو أدركته لأخذ بكثير من قولي[٤]!

قال: وسمعت أبا إسحاق يقول: كان أبو حنيفة يجيئه الشيء عن النبي ﷺ فيخالفه إلى غيره[٥].

أخبرنا أبو سعيد الحسن بن محمد بن عبدالله بن حَسْنويه الأصبهاني، قال: أخبرنا عبدالله بن محمد بن عيسى الخَشّاب، قال: حدثنا أحمد بن مهدي، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا عبدالسلام بن عبدالرحمن، قال: حدثني إسماعيل بن عيسى بن عليّ الهاشمي، قال: حدثني أبو إسحاق الفَزاري، قال: كنتُ آتي أبا حنيفة أسأله عن الشيء من أمر الغزو، فسألتُه عن مسألة، فأجابَ فيها، فقلت له: إنه يُرْوَى فيها عن النبيّ ﷺ كذا وكذا؟ قال: دعنا من هذا[٦].

(١) هذا رأي جهم بن صفوان، وقد بينا أن أبا حنيفة لا يقول برأي جهم ولم يصح ذلك عنه.
(٢) هذا إسناد ضعيف، لضعف يوسف بن أسباط (الجرح والتعديل ٩/ الترجمة ٩١٠، والميزان ٤/ ٤٦٢)، ولا يقول بمثل هذا مسلم، فكيف يصح عن أبي حنيفة.
(٣) سقطت هذه الفقرة جملة من م.
(٤) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.
(٥) ليس في هذا ضير إن لم يثبت عنده أنه من قول رسول الله ﷺ.
(٦) مثله مثل الذي قبله.

قال: وسألته يومًا آخر عن مسألة قال: فأجابَ فيها، قال: فقلت له: إنَّ هذا يُروى عن النبيِّ ﷺ فيه كذا وكذا، فقال: حك هذا بذنب خنزير[١]!

أخبرنا ابن دوما، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا الأبّار، قال: حدثنا

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

3۔ امام صاحب پر اس قسم کے الزامات حاسدین اور دشمنوں کے وضع کردہ ہیں، ابواسحاق فزاری بھی امام صاحب سے سخت کدورت رکھتے تھے لہذا اصولاً ان کی جرح قبول بھی نہیں۔

اعتراض : ابواسحاق الفزاری کہتے ہیں میں نے حدیث پیش کی تو ابو حنیفہؒ نے کہا یہ خرافہ ہے ، علی بن عاصم نے کہا کہ میں نے حدیث پیش کی تو ابو حنیفہؒ نے کہا میں اس کو نہیں لیتا ۔

جواب ۔ 1 ۔ یہ روایتیں صحیح نہیں ہیں ، پہلی روایت میں ابن دوما النعالی ضعیف ہے ، محبوب بن موسی الفراء کے بارے میں امام ابوداودؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حکایتیں وہی صحیح ہیں جو کتاب سے بیان کرے جبکہ ابواسحاق الفزاری کے بارے میں امام ابن سعد اور ابن قتیبہ فرماتے ہیں وہ ثقہ تھا لیکن حدیث بیان کرنے میں بہت غلطیاں کرتا تھا (تھذیب التھذیب 1/80) ۔ لہذا ایسی روایت کی بناء پر امام ابو حنیفہؒ پر اعتراض باطل ہے ۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء

من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

قال: وسألته يومًا آخر عن مسألة قال: فأجابَ فيها، قال: فقلت له: إنَّ هذا يُروى عن النبيِّ ﷺ فيه كذا وكذا، فقال: حك هذا بذنب خنزير[1]!

أخبرنا ابن دوما، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا الأبَّار، قال: حدثنا الحسن بن عليّ الحُلْواني، قال: حدثنا أبو صالح يعني الفَرَّاء، قال: حدثنا أبو إسحاق الفَزَاري، قال: حدثتُ أبا حنيفة حديثًا في رد السيف. فقال: هذا حديث خُرافة[2]. وقال الأبَّار: حدثنا محمد بن حسَّان الأزرق، قال: سمعتُ عليّ بن عاصم يقول: حَدَّثنا أبا حنيفةَ بحديث عن النبيِّ ﷺ، فقال: لا آخذ به، فقلت عن النبيِّ ﷺ؟ فقال: لا آخذُ به[3].

أخبرنا محمد بن أبي نَصْر النَّرْسي، قال: أخبرنا محمد بن عُمر بن محمد ابن بهتة البَزَّاز، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد الكوفي، قال: حدثنا موسى بن هارون بن إسحاق، قال: حدثنا العباس بن عبدالعظيم بالكوفة، قال: حدثني أبو بكر بن أبي الأسود، عن بِشْر بن مُفَضَّل، قال: قلتُ لأبي حنيفة: نافع عن ابن عُمر أنَّ النبيَّ ﷺ قال: «البَيِّعان بالخيار ما لم يتفرَّقا» قال: هذا رَجَزٌ.

قلت: قتادة عن أنس أنَّ يهوديًا رَضَخ رأسَ جارية بين حَجَرين، فرَضَخ النبيُّ ﷺ رأسه بين حَجَرين. قال: هذيان[4].

أخبرنا أبو بكر البَرْقاني، قال: قرأتُ على محمد بن محمود المحمودي بمرو: حدَّثكم محمد بن عليّ الحافظ، قال: حدثنا إسحاق بن منصور، قال:

---

(١) إن صح هذا الخبر فهو محمول أن هذا لا يصح من كلام النبي ﷺ البتة، مع شناعة هذه الألفاظ التي لا تشبه ألفاظ أهل العلم.

(٢) معنى هذا أنه لم يثبت عنده، كقولنا اليوم: «باطل» و«تالف» و«موضوع» ونحو ذلك.

(٣) انظر تعليقنا السابق، ثم هذا إسناد ضعيف فيه علي بن عاصم الواسطي وهو ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب».

(٤) في إسناده ابن عقدة، ضعّفه غير واحد كما في ترجمته (٦/ الترجمة ٢٦٣٤)، والميزان ١/ ١٣٦)، فكأن الراوي يريد القول أن أبا حنيفة لم يكن يأخذ بهذه الأحاديث لعدم ثبوتها عنده.

2 ۔ دوسری سند میں علی بن عاصم خود ضعیف اور متروک درجہ کے راوی ہیں ، ایسے راوی کی روایت کون قبول کرتا ہے ؟

ابواسحاق الفزاری کا امام ابن مبارکؒ کے ڈر سے امام ابو حنیفہؒ کی برائی نہ کرنا

عبداللہ بن مبارکؒ ہر بھلائی کے ساتھ امام ابو حنیفہ کا ذکر کرتے اور ان کی پاکیزگی بیان کرتے، ان کی تعریف و توصیف کیا کرتے تھے جبکہ ابواسحاق الفزاری امام ابو حنیفہؒ کو ناپسند کرتے تھے لیکن جب یہ حضرات اکھٹے ہوتے تو ابواسحاق الفزاری کی جرات نہ ہوتی تھی کہ عبداللہ بن مبارکؒ کے سامنے امام صاحب کے بارے میں کچھ (برائی) کرے۔

الانتقاء في فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء

مالك بن أنس الأصبحي المدني
ومحمد بن إدريس الشافعي المطلبي
وأبي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي

وعيون أخبارهم الشاهدة بإمامتهم وفضلهم في آدابهم وعلمهم

للإمام الحافظ أبي عمر يوسف بن عبد البر الأندلسي
ولد سنة ٣٦٨ وتوفي سنة ٤٦٣ رحمه الله تعالى

اعتنى به
عبد الفتاح أبو غدة

نا عبد الوارث بن سفيان، قال: نا قاسم بن أصبغ، قال: نا أبو بكر بن أبي خيثمة، قال: نا الوليد بن شجاع، قال: نا علي بن الحسن بن شقيق، قال: كان عبدُ الله بن المبارك يقول: إذا اجتَمَع هذانِ على شيء فتَمَسَّكْ به، يَعْني الثوريَّ وأبا حنيفة.

قال أبو يعقوب وأنا محمد بن أحمد بن يعقوب إجازةً، قال: نا جدي، [١٣٣] قال: نا محمد بن مسلم، قال: سمعت إسماعيل / بن داود يقول: كان ابنُ المبارك يَذْكُر عن أبي حنيفة كلَّ خير، ويُزَكِّيه، ويُقَرِّظُهُ، ويُثني عليه، وكان أبو إسحاق الفَزَاري يَكْرَهُ أبا حنيفة، وكانوا إذا اجتمعوا لم يَجترِىء أبو إسحاق أن يَذْكر أبا حنيفة بحضرةِ ابنِ المبارك بشيء.

قال: ونا أبو عبد الله محمد بن حِزَام الفقيه(١)، قال: نا قاسِمُ بن عباد،

= الأمرُ الثاني أنه كان لا يَرَى الرواية إلاَّ لما يَحفَظُ، رَوَى الطحاوي عن أبي يوسف قال: قال أبو حنيفة: لا ينبغي للرجل أن يُحدِّثَ من الحديثِ إلاَّ بما حفِظَه من يوم سَمِعَه إلى يوم يُحدِّثُ به. ورَوَى الخطيب عن إسرائيل بن يونس قال: نِعمَ الرجلُ نُعمانُ، ما كان أحفَظَه لكل حديثٍ فيه فقه، وأشدَّ فحصَه عنه، وأعلَمه بما فيه من الفقه...». انتهى مختصراً.

وقد استَوعَبَ تجليةَ هذا الموضوع واستيفاءَ بيانِه القاضي تقي الدين التميمي في «الطبقات السنية» ١ : ١٣٤ ـ ١٣٨، بما يتعيَّنُ على الباحث الفاحص مراجعتُه والوقوفُ عليه.

(١) في المطبوعة ونسختي و أ (محمد بن حرام)، وفي ك (محمد بن الفقيه) وفي حاشية هذه النسخة بحذاء هذا اللفظ (حذام)، ويأتي هذا الاسم ثانياً في ص ٢٦٦، وورد هناك في ك (محمد بن خذام) بالذال.

وفي نسختَيَ أ و (محمد بن حرام)، وفي المطبوعة (محمد بن حزام) بالزاي، وجاء هذا الاسم ثالثاً في ص ٣٠٥، واتفقت النسخ هناك على إثبات (محمد بن حزام) بالزاي، وكذلك جاء (محمد بن حزام) بالزاي في زياداتِ «فضائل أبي حنيفة» للقاضي أبي العباس بن أبي العوّام، ونُسِبَ في بعض الروايات (البَاذَغيسي)، ووقع في رواية هناك =

النعمان سوشل میڈیا سروسز

محمد بن احمد بن یعقوبؒ (ثقہ)، یعقوب بن شیبہؒ (ثقہ)، محمد بن مسلم بن عثمان بن وارہؒ (ثقہ) جبکہ اسماعیل بن داود الجوزی البغدادیؒ بھی مقبول درجہ کے راوی ہیں، آپ سے ثقات کی جماعت نے روایت کی ہے اور امام ابن عدیؒ نے ان کا علم ہوتے ہوئے بھی الکامل میں تذکرہ نہیں کیا جو ابن عدیؒ کے نزدیک انکی ثقاہت کی دلیل ہے۔

اعتراض : محمد بن بشر اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں امام ابو یوسف کے گلے میں صلیب لٹکی دیکھی۔

جواب : یہ روایت باطل ہے کیونکہ 1) ابو سلیمان محمد بن سلیم المروزی نامعلوم شخص ہے۔

2) محمد بن بشر کے بھائی کون ہیں واضح نہیں اور ان کی ثقاہت بھی نامعلوم ہے

3) فرقہ اہلحدیث کے زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں "صحابہ کرام کے بعد کسی اُمتی کا خواب حجت نہیں ہے" (کتاب الاربعین لابن تیمیہ ص 114)

كتاب الضعفاء

ومن نسب إلى الكذب ووضع الحديث
ومن غلب على حديثه الوهم
ومن يتهم في بعض حديثه
ومجهول روى ما لا يتابع عليه
وصاحب بدعة يغلو فيها ويدعو إليها
وإن كانت حاله في الحديث مستقيمة

تأليف
أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي
(... - ٣٢٢هـ)

تحقيق
حمدي بن عبد المجيد بن إسماعيل السلفي

الجزء الأول

يحيى بن سعيد وقد جاء عن الثقات بما لا يتابع عليه، والحديثان معروفان من حديث الناس.

حدثنا عبدالله بن الحسين النهيلي، حدثنا أحمد بن أبي سريج، حدثنا الحسن بن حكيم القرشي، وكان يجالس أحمد، ويحيى، وأصحابنا سنين، قال: أخبرنا بقية، قال: أخبرني رجل من أهل العلم قد أشهد على أبي يوسف أنه جهمي.

حدثني أبو سليمان محمد بن سليم المروزي، قال: حدثني أبو الدرداء محمد بن عبدالعزيز بن منيب، قال: سمعت محمد بن بشر بن العبدي، قال: حدثني أخي، قال: رأيت أبا يوسف في المنام، وعلى عنقه صليب، قلت: من أعطاك هذا؟ قال: يحيى اليهودي.

٢٠٧٦ ـ يعقوب بن إبراهيم النيلي[١]:

عن محمد بن عجلان، لا يتابع عليه من هذا الوجه، وهو معروف بغير هذا الإسناد.

حدثنا أحمد بن محمد المروزي، حدثنا فضل بن سهل الأعرج، حدثنا عبدالله بن حرب الليثي، حدثنا يعقوب، حدثنا إبراهيم النيلي، عن محمد بن عجلان، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله ﷺ في مرضه: «مُرُوا أبا بَكرٍ فَليُصَلِّ بِالنَّاسِ».

٢٠٧٧ ـ يعقوب بن محمد بن عيسى الزهري[٢]:

في حديثه وهم كثير ولا يتابعه عليه إلا من هو نحوه.

---

(١) لسان الميزان (٧/٤٩٤).
(٢) تهذيب الكمال (٣٢/٣٦٧ ـ ٣٧٢).

اچھے خواب اللہ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں (بخاری 7044)۔

یہ برا خواب بھی کسی مجہول کا گھڑا ہوا ہے جو ثقہ محدث ابو یوسف رحمہ اللہ سے متنفر تھا، ہم ایسے متعصبین کی شکایت بارگاہِ الٰہی میں ہی کرتے ہیں۔

اعتراض : امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نحو میں کمزور تھے۔

یہ روایت منقطع ہے کیونکہ راوی ابراہیم بن اسحاق رحمہ اللہ المتوفی 285ھ کی پیدائش امام صاحب کی وفات کے 50 سال بعد ہے۔ نیز روایت کا متن امام صاحب سے مروی، متواتر روایت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

أخبرنا العَتيقي، قال: حدثنا محمد بن العباس، قال: أخبرنا أبو أيوب سُليمان بن إسحاق الجَلّاب، قال: سمعتُ إبراهيم الحَرْبي يقول: كان أبو حَنيفة طَلَبَ النَّحو في أول أمره، فذَهَب يقيسُ فلم يجيء، وأراد أن يكون فيه أستاذًا، فقال: قَلْبٌ وقُلوب وكلبٌ وكلوب. فقيل له: كلب وكلاب. فتَرَكه ووقع في الفقه فكان يقيس، ولم يكن له علمٌ بالنَّحو، فسأله رجلٌ بمكة، فقال

(١) في م: «فيرمونك»، وأثبتنا ما في النسخ وتهذيب الكمال ٢٩/ ٤٢٤.
(٢) في م: «ثلاثة»، وما هنا من النسخ وت.
(٣) في م: «قال» وأثبتناه من النسخ وت.
(٤) في م: «قلت»، وما هنا من النسخ وت.
(٥) إسنادها ضعيف جدًا، محمد بن شجاع المعروف بابن الثلجي متروك كما تقدم في ترجمته (٣/ الترجمة ٨٩٠)، وآثار الوضع ظاهرة على الرواية.

له: رجلٌ شجَّ رجلًا بحَجَر، فقال: هذا خطأ ليس عليه شيء، لو أنه حتى يرميه «بأبا قبيس» لم يكن عليه شيء[1].

أخبرني البَرْقاني، قال: أخبرنا محمد بن العباس الخَزّاز، قال: حدثنا عُمر بن سعد، قال: حدثنا عبدالله بن محمد، قال: حدثني أبو مالك بن أبي بَهْز البَجَلي، عن عبدالله بن صالح، عن أبي يوسُف، قال: قال لي أبو حَنيفة: إنهم يقرؤون حرفًا في يوسُف يَلْحنون فيه؟ قلت: ما هو؟ قال: قوله: ﴿لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِۦٓ﴾ [يوسف ٣٧] فقلت: فكيفَ هو؟ قال: ترزقانه[2].

أخبرنا الخَلّال، قال: أخبرنا الحَريري أنَّ النَّخَعي حدَّثهم، قال: حدثني جعفر بن محمد بن حازم، قال: حدثنا الوليد بن حماد عن الحسن بن زياد، عن زُفَر بن الهُذَيْل، قال: سمعتُ أبا حنيفة يقول: كنتُ أنظر في الكلام حتى بلَغتُ فيه مبلغًا يشارُ إليَّ فيه بالأصابع، وكنّا نجلسُ بالقُرب من حَلْقة حماد بن أبي سُليمان فجاءتني امرأةٌ يومًا[3]، فقالت لي[4]: رجلٌ له امرأة أمةٌ أرادَ أن يُطلِّقها للسُّنة، كم يُطلِّقها فلم أدرِ ما أقول فأمرتُها أن[5] تسأل حمادًا ثم تَرجِع فتُخبرني. فسألتْ حمادًا فقال: يُطلِّقها وهي طاهر من الحَيْض والجماع تطليقةً ثم يتركُها حتى تحيضَ حَيْضَتين فإذا اغتسلت فقد حَلّت للأزواج فرجعتْ فأخبرتني. فقلت: لا حاجة لي في الكلام، وأخذتُ نعلي فجلستُ إلى حماد فكنتُ أسمعُ مسائله فأحفظُ قوله ثم يُعيدها من الغد، فأحفظها ويُخطىء أصحابُه، فقال: لا يجلس في صدر الحَلْقة بحذائي غير أبي حنيفة. فصَحِبْتُه

(١) لا تصح، فإنها منقطعة، إبراهيم الحربي لم يدرك أبا حنيفة، والقول المنسوب إلى أبي حنيفة في الرجل الذي شج رجلًا مخالف لما تواتر عن أبي حنيفة في مثل هذه المسألة.
(٢) عبدالله بن صالح هو المقرئ، الكوفي والد أحمد بن عبدالله بن صالح، والراوي عنه لا أعرفه، ولم أقف له على ترجمة، فالله أعلم بصحة هذه الرواية المنسوبة إلى عبدالله ابن صالح.
(٣) سقطت من م.
(٤) كذلك.
(٥) كذلك.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام ابو حنیفہ نے حدیث نبوی ﷺ کو مقفیٰ کلام (شاعری) کہا جبکہ حضرت عمرؓ کے فیصلے کو شیطان کا قول کہا۔

جواب : 1۔ 《افطر الحاجم والمحجوم》 کو سجع کہا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ سجع ایک عبارت سے نہیں ہوتا۔ پے در پے کئی عبارتیں ہوتی ہیں۔ معلوم ہوا یہ واقعہ مشکوک ہے۔

2۔ 《افطر الحاجم والمحجوم》 والی حدیث ہی منسوخ ہے، بلکہ امام ابو حاتمؒ نے اس کو باطل کہا ہے (علل رقم 732) جو کہ سجع سے زیادہ سخت لفظ ہے تو سب سے پہلے ان پر گستاخی کا فتوی لگایا جائے۔ لیکن وہاں لوگوں کی زبانوں کو تالا لگ جائے گا۔

النبيّ ﷺ رأسه بين حجرين. قال: هذيان.

أخبرنا أبو بكر البَرْقاني، قال: قرأتُ على محمد بن محمود المحمودي بمرو: حدَّثكم محمد بن عليّ الحافظ، قال: حدثنا إسحاق بن منصور، قال:

---

(١) إن صح هذا الخبر فهو محمول أن هذا لا يصح من كلام النبي ﷺ البتة، مع شناعة هذه الألفاظ التي لا تشبه ألفاظ أهل العلم.

(٢) معنى هذا أنه لم يثبت عنده، كقولنا اليوم: «باطل» و«تالف» و«موضوع» ونحو ذلك.

(٣) انظر تعليقنا السابق، ثم هذا إسناد ضعيف فيه علي بن عاصم الواسطي وهو ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب».

(٤) في إسناده ابن عقدة، ضعّفه غير واحد كما في ترجمته (٦/ الترجمة ٢٦٣٤، والميزان ١/ ١٣٦)، فكأن الراوي يريد القول أن أبا حنيفة لم يكن يأخذ بهذه الأحاديث لعدم ثبوتها عنده.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

أخبرنا عبدالصمد، عن أبيه، قال: ذُكرَ لأبي حنيفة قول النبيّ ﷺ «أفطرَ الحاجم والمحجوم» فقال: هذا سجع[١]. وذُكرَ له قضاء من قضاء عُمر، أو قولٌ من قول عُمر، في الولاء، فقال: هذا قولُ شيطان[٢].

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا محمد بن يحيى النَّيسابوري بنيسابور، قال: حدثنا أبو مَعْمَر عبدالله بن عَمرو بن أبي الحجّاج، قال: حدثنا عبدالوارث، قال: كنتُ بمكة وبها أبو حنيفة، فأتيْتُه وعنده نفرٌ، فسأله رجل عن مسألة، فأجاب فيها، فقال له الرجل: فما رواية عن عُمر بن الخطاب؟ قال: ذاك قول شيطان. قال: فسبّحت، فقال لي رجل: أتعجب؟ فقد جاءه رجلٌ قبل هذا فسأله عن مسألة فأجابه، فقال له[٣]: فما رواية رويت عن رسول الله ﷺ «أفطر الحاجم والمحجوم»؟ فقال: هذا سَجع. فقلت في نفسي: هذا مجلسٌ لا أعودُ فيه أبدًا[٤].

3۔ رہا معاملہ حضرت عمرؓ کے قول کا تو، وہ قول کون سا تھا؟ جب خود راوی نے وہ قول ذکر ہی نہیں کیا، بس معلوم ہوا وہ قول یا تو من گھڑت تھا یا اس لائق ہی نہ تھا کہ وہ حضرت عمرؓ کا قول کہلاتا۔

کتنے ہی جھوٹے راوی جھوٹی باتیں گھڑ کر نبی ﷺ یا صحابہؓ پر باندھ دیتے ہیں، یہاں بھی ایسا ہوا ہے، اسی لئے امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہیکہ یہ قول شیطان (یعنی جھوٹے راوی) کا ہے اور اس کا قول کا حضرت عمرؓ سے کوئی تعلق نہیں۔

مثلاً کوئی جھوٹی حدیث بیان کرے تو، ہم یہی کہیں گے یہ اس جھوٹے انسان کی بات ہے اور یہ حدیث نبوی ﷺ نہیں ہے۔ اب صرف ہمارا دشمن اور حاسد ہی یہ تصور کر سکتا ہیکہ ہم نے حدیث کو جھٹلایا جبکہ حقیقت میں ہم نے حدیث رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے والے کو جھٹلایا ہے جو قابل تعریف ہے۔

اعتراض : ابن اسباط نے کہا کہ ابو حنیفہؒ اور انکے والد نصرانی پیدا ہوئے تھے

جواب 1 : اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ سند کے راوی محجوب بن موسی کے بارے میں امام ابوداوٗدؒ نے فرمایا یہ حکایت کتاب سے نقل نہ کرے تو حجت نہیں۔ (سوالات أبي عبيد الآجري 258)

جواب 2 : یوسف بن اسباط کے بارے میں امام بخاریؒ نے فرمایا اسکی کتابیں دفن ہوگئی تھیں پھر یہ اس طرح روایت بیان نہیں کرتا تھا جس طرح بیان کرنا چاہیے۔ (میزان الاعتدال 446/4)

أخبرنا حمزة بن محمد بن طاهر، قال: حدثنا الوليد بن بكر، قال: حدثنا عليّ بن أحمد بن زكريا الهاشمي، قال: حدثنا أبو مُسلم صالح بن أحمد ابن عبدالله بن صالح العجلي، قال: حدثني أبي، قال[1]: أبو حنيفة النعمان بن ثابت كوفيٌّ تيميٌّ من رَهط حمزة الزيّات، وكان خزّازًا يبيعُ الخز.

أنبأنا محمد بن أحمد بن رزق، قال: أخبرنا محمد بن العباس بن أبي ذُهل الهَرَوي، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن يونُس الحافظ، قال: حدثنا عُثمان بن سعيد الدّارمي، قال: سمعتُ محبوب بن موسى يقول: سمعتُ ابن أسباط يقول: وُلِدَ أبو حنيفة وأبوه نَصْرانيَّ[2].

أخبرنا الحسن بن محـ ...

تاريخ مدينة السلام

(١) ثقاته (١٨٥٣).

(٢) إسناده ضعيف، لضعف يوسف بن أسباط (الميزان ٤/ ٤٦٢)، ومتنه مخالف ...

٩٨٥٦ — يوسف بن أسباط الشيباني الزاهد الواعظ . عن عليّ بن خليفة ، وسفيان الثوري ، وعنه المسيّب بن واضح ، وعبد الله بن خُبيق الأنطاكي .

وثقه يحيى بن معين . وقال أبو حاتم : لا يحتجّ به . وقال البخاري : كان قد دفن كتبه ، فكان لا يجيء بحديثه كما ينبغي .

٩٨٥٧ — يوسف بن إسحاق [ع] بن أبي إسحاق السَّبيعي .

قال العُقيلي : يخالف في حديثه . ولعله أتي من منصور بن وردان العطار[1] عنه .

ميزان الاعتدال في نقد الرجال

علي محمد البجاوي

المجلد الرابع

جواب 3 : بلفرض یہ بات صحیح بھی ہوتی تو اعتراض کس بات کا؟ کیونکہ انسان کسی بھی مذہب میں پیدا ہو یہ معنی نہیں رکھتا اسکا انتقال اسلام پر ہوا یا نہیں یہ اہمیت رکھتا ہے ایسے تو کہیں صحابہ پہلے یہودی و نصرانی وغیرہ تھے بعد میں ایمان لے آئے تو اعتراض تو پھر ان پر بھی بنتا ہے پر کیا کوئی محدث اس بات کو لے کر کسی پر اعتراض کرتا ہے؟ نہیں نا پھر ابو حنیفہؒ پر اعتراض کیوں؟

اعتراض : جدید فرقہ اہلحدیث کے عالم زبیر علی زئی لکھتا ہیکہ امام عقیلی نے قاضی ابو یوسف کو کتاب الضعفاء میں ذکر کر کے جروح نقل کی ہیں۔ دیکھئے ج 4 ص 438 تا 444 [الحدیث شمارہ 19، ص 52]

جواب : 1) امام عقیلیؒ احناف کے خلاف انتہائی متعصب ہیں اور خود زبیر علی زئی نے تصریح کی ہے کہ : "تعصب والی جرح مردود ہوتی ہے" [الحدیث 22/44]۔

2) خود غیر مقلدین کے نزدیک بھی امام عقیلیؒ سخت متعنت اور متشدد ہیں یہاں تک کہ انہوں نے امام بخاریؒ کے استاذ اور امام علی بن مدینیؒ کو بھی معاف نہیں کیا، اور ان کو بھی کتاب الضعفاء میں ذکر کر دیا۔

یحیی بن سعید وقد جاء عن الثقات بما لا يتابع عليه، والحديثان معروفان من حديث الناس.

حدثنا عبدالله بن الحسين النهيلي، حدثنا أحمد بن أبي سريج، حدثنا الحسن بن حكيم القرشي، وكان يجالس أحمد، ويحيى، وأصحابنا سنين، قال: أخبرنا بقية، قال: أخبرني رجل من أهل العلم قد أشهد على أبي يوسف أنه جهمي.

حدثني أبو سليمان محمد بن سليم المروزي، قال: حدثني أبو الدرداء محمد بن عبدالعزيز بن منيب، قال: سمعت محمد بن بشر بن العبدي، قال: حدثني أخي، قال: رأيت أبا يوسف في المنام، وعلى عنقه صليب، قلت: من أعطاك هذا؟ قال: يحيى اليهودي.

٢٠٧٦ - يعقوب بن إبراهيم النبلي[١]:

عن محمد بن عجلان، لا يتابع عليه من هذا الوجه، وهو معروف بغير هذا الإسناد.

حدثنا أحمد بن محمد المروزي، حدثنا فضل بن سهل الأعرج، حدثنا عبدالله بن حرب الليثي، حدثنا يعقوب، حدثنا إبراهيم النبلي، عن محمد بن عجلان، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله ﷺ في مرضه: «مُرُوا أبا بكرٍ فليُصلِّ بالناس».

٢٠٧٧ - يعقوب بن محمد بن عيسى الزهري[٢]:

في حديثه وهم كثير ولا يتابعه عليه إلا من هو نحوه.

---

(١) لسان الميزان (٤٩٤/٧).
(٢) تهذيب الكمال (٣٦٧/٣٢ - ٣٧٢).

كتاب الضعفاء

ومن نسب إلى الكذب ووضع الحديث
ومن غلب على حديثه الوهم
ومن يتهم في بعض حديثه
ومجهول روى ما لا يتابع عليه
وصاحب بدعة يغلو فيها ويدعو إليها
وإن كانت حاله في الحديث مستقيمة

تأليف
أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي
(... - ٣٢٢هـ)

تحقيق
حمدي بن عبد المجيد بن إسماعيل السلفي

الجزء الأول

مولانا نذیر احمد رحمانی غیر مقلد (جن کو علی زئی "مولانا المحقق الفقیہ" کے القاب سے یاد کرتے ہیں) امام عقیلی کے رد میں بحوالہ حافظ ذہبی لکھتے ہیں : عقیلی نے امام علی بن مدینی کو کتاب الضعفاء میں ذکر کر کے بہت برا کیا ہے۔ اسے عقیلی ! تیری عقل کہاں چلی گئی ؟ کیا تو جانتا ہے کہ کس شخص پر تو تنقید کر رہا ہے ؟" [انوار المصابیح ص 111]

3) غیر مقلد معلمی یمانی نے التنکیل 465/1 اور غیر مقلد نذیر احمد رحمانی نے انوار المصابیح ص 111 میں عقیلیؒ کو متشدد قرار دیا ہے۔

4) غیر مقلد ارشاد الحق اثری نے تصریح کی ہے کہ "یہ طے شدہ بات ہے کہ متعنت کی جرح قابل قبول نہیں" [توضیح الکلام 312/1]۔

لہذا متشدد متعنت جارح عقیلیؒ کی ثقہ محدث قاضی القضاہ امام ابو یوسفؒ پر جرح مردود ہے۔

اعتراض : قاضی ابو مطیع بلخی رحمہ اللہ جنت اور جہنم کی فناء کا عقیدہ رکھتے تھے۔

جواب :

امام احمد رحمہ اللہ نے اس قول کی سند ذکر نہیں کی کہ انہیں کس نے بتایا کہ صاحب ابی حنیفہ امام ابو مطیع بلخی یہ باطل عقیدہ رکھتے تھے جبکہ امام اعظمؒ اور امام ابو مطیع بلخیؒ سے اس باطل عقیدے کی زبردست تردید الفقہ الابسط ص 56 پر موجود ہے۔

عن سالم بن عَبْد الله ، عن أبيه ـ مرفوعا : أدّوا زكاةَ الفطر إلى وَلاتكم ، فإنهم يحاسبون بها وهذا روى عن ابن عمر قوله .

٢١٨١ — الحكم بن عَبْد الله، أبو مُطيع البلخى الفقيه ، صاحب أبي حنيفة، عن ابن عون ، وهشام بن حسّان . وعنه أحمد بن منيع ، وخَلّاد بن سالم الصفّار ، وجماعة .

تفقّه به أهلُ تلك الديار ، وكان بصيراً بالرأى علّامة كبير الشأن ، ولكنه واهٍ في ضَبْط الأثَر .

وكان ابن المبارك/يعظّمه ويُجلّه لدينه وعِلْمه . قال ابن معين : ليس بشيء . وقال ـ مرة : ضعيف. وقال البخارى : ضعيف صاحب رأى . وقال النسائى : ضعيف . وقال ابن الجوزى ـ في الضعفاء : الحكم بن عَبْد الله بن مسلمة أبو مطيع الخراسانى القاضى يَرْوِي عن إبراهيم بن طَهْمان ، وأبي حنيفة ، ومالك .

قال أحمد : لا ينبغى أن يُرْوَى عنه شيء . وقال أبو داود : تركوا حديثَه ، وكان جَهْميا .

وقال ابن عدي : هو بَيِّن الضعف ، عامةُ ما يرويه لا يتابع عليه .

وقال ابن حبان : كان من رؤساء المرجئة ممن يبغض السنن ومُنتحليها .

وقال العُقيلي : حدثنا عَبْد الله بن أحمد ، سألتُ أبي عن أبي مطيع البلخى فقال: لا ينبغى أن يُروى عنه . حكوا عنه أنه يقول : الجنة والنار خُلِقتا فستفنَيان . وهذا كلام جَهْم .

وقال محمد بن الفضيل[1] البلخى : سمعت عبد الله بن محمد العابد يقول : جاء كتاب ـ يعنى من الخلافة ـ وفيه لولىّ العهد : وآتيناه الحكم صبيًا ـ ليُقْرأ ، فسمع

مِيزَانُ الاعتدال
في نقد الرجال

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هجرية

تحقيق

علي محمد البجاوي

دار المعرفة
بيروت ـ لبنان
ص.ب : ٧٨٧٦

جو شخص جنت جہنم کی فناء کا عقیدہ رکھے امام صاحب کے ہاں وہ کافر ہے (الفقہ الابسط)۔ غیر مقلدین کیلئے مقام فکر ہے کہ اس فتوے کی زد میں کون آتا ہے۔ بعض لوگوں نے فناء نار کا باطل عقیدہ رکھا تھا جس کا رد امام سبکیؒ کی "الاعتبار ببقاء الجنۃ والنار" میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اعتراض : بڑے بڑے محدثین نے امام ابو حنیفہ کی تردید کی ہے۔

جواب : امام ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ کے مطابق ان لوگوں کی تعداد جنہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تعریف و توثیق بیان کی ہے بہت زیادہ ہے، ان لوگوں سے جنہوں نے امام صاحب پر تنقید کی۔ ابن عبد البرؒ نے الانتقاء میں امام صاحب کی تعریف و توثیق میں 26 آئمہ کرام کے اقوال باسند ذکر کئے ہیں۔ جبکہ امام ابن عبد البرؒ سے قبل غیر حنفی، محدث مکہ، امام ابن دخیل صیدلانیؒ نے 60 سے زائد آئمہ سے امام صاحب کی تعریف نقل کی ہے۔

النعمان سوشل میڈیا سروسز

جن میں الانتقاء میں مذکورہ آئمہ کے علاوہ سعید بن سالم القداح، شداد بن حکیم، خارجہ بن مصعب، خلف بن ایوب، ابوعبدالرحمن المقری محمد بن سائب، حسن بن عمارہ، ابونعیم الفضل بن دکین، حکم بن ہشام، یزید بن زریع، عبداللہ بن داود الخریبی، محمد بن فضیل، زکریا بن ابی زائدہ، یحیٰ، یحیی بن معین، مالک بن مغول، ابو بکر بن عیاش، ابوخالد الاحمر، قیس بن الربیع، ابوعاصم النبیل، عبیداللہ بن موسیٰ، الاصمعی، شفیق البلخی، علی بن عاصم اور یحیٰ بن نضر رحمھم اللہ شامل ہیں۔

اعتراض : امام ابو حنیفہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ کعبہ حق ہے، اللہ کا گھر ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ مکہ میں ہے یا خراسان میں۔ تو کیا ایسا شخص مومن ہے ؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں وہ مومن ہے۔ اسی طرح پوچھا گیا کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ وہی تھے جو قریش سے تعلق رکھنے والے مدینہ میں گزرے ہیں یا کوئی اور محمد ہے۔ کیا ایسا شخص مومن ہے ؟ تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہاں۔ سفیان نے کہا کہ میں تو کہتا ہوں کہ ایسا شخص شک میں مبتلا ہے، اس لیے کافر ہے۔

قال الحارث بن عُمير: وسمعتُه يقول: لو أنَّ شاهدين شَهدا عند قاضٍ أنَّ فُلان بن فلان طَلَّق امرأته، وعَلما جميعًا أنهما شَهدَا بالزُّور، ففَرَّق القاضي بينهما، ثم لقيَها أحدُ الشاهدين فله أن يتزوَّج بها؟ قال: نعم. قال: ثم علم القاضي بعد، ألهُ أن يُفرِّق بينهما؟ قال: لا[١]. هكذا قال في هذه الرِّواية: عن عبدالله بن الزُّبير الحُميدي عن الحارث بن عُمير من غير أن يذكر ابنه[٢] بينهما.

أخبرنا محمد بن أحمد بن رِزْق وأبو بكر البَرْقاني؛ قالا: أخبرنا محمد ابن جعفر بن الهيثم الأنباري، قال: حدثنا جعفر بن محمد بن شاكر- زاد ابن رزق: الزَّاهد، ثم اتَّفقا- قال: حدثنا رجاء بن السِّنْدي الخُراساني، قال: سمعتُ حمزة بن الحارث بن عُمير ذكره عن أبيه، قال: قلتُ لأبي حنيفة، أو قيل له وهو يسمع: رجل قال: أشهدُ أنَّ الكعبة حق، غير أني لا أدري هو هذا البيت الذي يحجُّ الناس إليه، ويَطوفون حولَه، أو بيت بخُراسان أمؤمن هذا؟ وقال البَرْقاني: أمؤمن هو؟ قال: نعم[٣].

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن نُصَير الخُلْدي، قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن عبدالله بن سُليمان الحَضْرمي في صفر سنة سبع وتسعين ومئتين، قال: حدثنا عامر بن إسماعيل، قال: حدثنا مؤمَّل، عن سُفيان الثَّوري، قال: حدثنا عبَّاد بن كَثير، قال: قلت لأبي حنيفة: رجلٌ قال: أنا أعلمُ أنَّ الكعبة حقٌّ، وأنها بيت الله، ولكن لا أدري هي التي بمكة، أو هي بخُراسان، أمؤمن هو؟ قال: نعم مؤمن. قلت له: فما تقول في رجل قال: أنا أعلمُ أنَّ محمدًا رسولُ الله، ولكن لا أدري هو الذي كان بالمدينة من قُريش أو محمد آخر، أمؤمن هو؟ قال: نعم. قال مؤمَّل: قال سُفيان: وأنا أقول من شكَّ في هذا فهو كافر[٤].

= منقطعة لأن الحميدي إنما يروي عن حمزة بن الحارث بن عمير عن أبيه.

(١) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.

(٢) يعني: ابن الحارث بن عمير، واسمه حمزة.

(٣) [illegible]

(٤) إسناده ضعيف جدًا، عباد بن كثير هو الثقفي البصري، من رجال التهذيب، وهو=

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

٥

جواب : یہ روایت عامر بن اِسماعیل البغدادي کے مجہول، مومل بن اسماعیل کے سیٔ الحفظ (خراب حافظہ) اور عباد بن کثیر کے متروک ہونے کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

اعتراض: کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر گواہ جھوٹی گواہی دے کر قاضی سے میاں بیوی کے درمیان تفریق ڈلواتے ہیں اور پھر گواہوں میں سے کوئی اس عورت سے نکاح کر لیتا ہے تو امام ابو حنیفہ نے کہا کہ یہ نکاح جائز ہے اور اگر قاضی کو اس واقعہ کی حقیقت حال معلوم بھی ہو جائے تو ان میں تفریق نہ ڈالے۔

جواب: سند میں راوی الحارث بن عمیر کذاب ہے۔

قال الحارث بن عُمير: وسمعتُه يقول: لو أنَّ شاهدين شَهدا عند قاضٍ أنَّ فُلان بن فلان طَلَّق امرأته، وعَلما جميعًا أنهما شَهدَا بالزُّور، ففَرَّق القاضي بينهما، ثم لقِيَها أحدُ الشَّاهدين فله أن يتزوَّج بها؟ قال: نعم. قال: ثم علم القاضي بعد، أَلَهُ أن يُفرِّق بينهما؟ قال: لا[1]. هكذا قال في هذه الرِّواية: عن عبدالله بن الزُّبير الحُميدي عن الحارث بن عُمير من غير أن يذكر ابنه[2] بينهما.

أخبرنا محمد بن أحمد بن رِزْق وأبو بكر البَرْقاني؛ قالا: أخبرنا محمد ابن جعفر بن الهيثم الأنباري، قال: حدثنا جعفر بن محمد بن شاكر- زاد ابن رزق: الزَّاهد، ثم اتَّفقا- قال: حدثنا رجاء بن السِّندي الخُراساني، قال: سمعتُ حمزة بن الحارث بن عُمير ذكره عن أبيه، قال: قلتُ لأبي حنيفة، أو قيل له وهو يسمع: رجل قال: أشهدُ أنَّ الكعبة حق، غير أني لا أدري هو هذا البيت الذي يحجّ الناس إليه، ويَطوفون حولَه، أو بيت بخُراسان أمؤمن هذا؟ وقال البَرْقاني: أمؤمن هو؟ قال: نعم[3].

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن نُصَيْر الخُلْدي، قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن عبدالله بن سُليمان الحَضْرمي في صفر سنة سبع وتسعين ومئتين، قال: حدثنا عامر بن إسماعيل، قال: حدثنا مؤمَّل، عن سُفيان الثَّوري، قال: حدثنا عبَّاد بن كَثير، قال: قلت لأبي حنيفة: رجلٌ قال: أنا أعلمُ أنَّ الكعبة حقٌّ، وأنها بيت الله، ولكن لا أدري هي التي بمكة، أو هي بخُراسان، أمؤمن هو؟ قال: نعم مؤمن. قلت له: فما تقول في رجل قال: أنا أعلمُ أنَّ محمدًا رسولُ الله، ولكن لا أدري هو الذي كان بالمدينة من قُريش أو محمد آخر، أمؤمن هو؟ قال: نعم. قال مؤمَّل: قال سُفيان: وأنا أقول من شكَّ في هذا فهو كافر[4].

= منقطعة لأن الحميدي إنما يروي عن حمزة بن الحارث بن عمير عن أبيه.

(١) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.

(٢) يعني: ابن الحارث بن عمير، واسمه حمزة.

(٣) إسناده ضعيف، لضعف الحارث بن عمير.

(٤) إسناده ضعيف جدًا، عباد بن كثير هو الثقفي البصري، من رجال التهذيب، وهو=

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

امام ابن خزیمہ اور ابن جوزی رحمہم اللہ نے اس کو کذاب کہا ہے، امام ازدی رحمہ اللہ نے کہا یہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے، اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کو ثقہ سے موضوع روایات بیان کرنے والا بتایا ہے۔

اعتراض: امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اپنے باپ کو قتل کر دے اور اپنی ماں سے نکاح کر لے اور باپ کے سر کی کھوپڑی میں شراب ڈال کر پئے تو وہ شخص بھی مومن ہے۔

جواب: سند میں "محمد بن جعفر الادمی" کے بارے میں امام محمد بن ابی الفوارسؒ نے کہا کہ وہ حدیث بیان کرتے وقت خلط ملط کرتا تھا۔ "احمد بن عبید بن ناصح" کے بارے میں ابن عدیؒ نے کہا کہ یہ منکر احادیث بیان کرتا تھا اور الحاکم الکبیرؒ نے کہا کہ اس کی اکثر روایتوں کا کوئی متابع نہیں ملتا۔

أخبرني الخَلّال، قال: حدثنا عليّ بن عُمر بن محمد المشتري، قال: حدثنا محمد بن جعفر الأدَمي، قال: حدثنا أحمد بن عُبيد، قال: حدثنا طاهر

---

(١) هذا متن مُنكر بإسناد صحيح، ولعله من تأويل الكلام، نسأل الله السلامة، فما نظن أبا حنيفة يقول مثل هذا.

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨- ٧٨٩.

(٣) انظر تعليقنا على الرواية السابقة.

(٤) إسناده تالف، والخبر موضوع، معبد بن جمعة الروياني كذاب (الميزان ٤/ ١٤٠).

(٥) إسناده ضعيف، القاسم بن حبيب التمار ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب»، وفي الخبر تلاعب بالألفاظ.

ابن محمد، قال: حدثنا وكيع، قال: اجتمعَ سُفيان الثَّوري، وشَريك، والحسن بن صالح، وابن أبي ليلى، فبَعثوا إلى أبي حنيفة، قال: فأتاهم، فقالوا له: ما تقول في رجل قتلَ أباه، ونكَحَ أمه، وشَربَ الخمر في رأس أبيه، فقال: مؤمن، فقال له: ابن أبي ليلى: لا قبلتُ لك شهادةً أبدًا، وقال له سُفيان الثوري: لا كَلَّمتكَ أبدًا، وقال له شَريك: لو كان لي من الأمر شيء لضَربتُ عُنُقَكَ، وقال له الحسن بن صالح: وجهي من وجهك حَرَام، أن أنظر إلى وجهك أبدًا[1].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سفيان، قال[2]: حدثنا سُليمان بن حَرْب. وأخبرنا ابن الفَضْل أيضًا، قال: أخبرنا أحمد بن كامل القاضي، قال: حدثنا محمد بن موسى البَرْبَري، قال: حدثنا ابن الغَلّابي، عن سُليمان بن حَرْب، قال: حدثنا حماد بن زيد، قال: جلستُ إلى أبي حنيفة، فذكَر سعيد بن جُبَيْر، فانتَحَله في الإرجاء. فقلت: يا أبا حنيفة مَن حدَّثك. قال: سالم الأفطس. قال: قلت له: سالم الأفطس كان مُرجئًا ولكن حدثني أيوب، قال: رآني سعيد بن جُبير جلستُ إلى طَلْق، فقال: ألم أرَكَ جلستَ إلى طَلْق؟ لا تُجالسه. قال حماد: وكان طَلْق يرى الإرجاء. قال: فقال رجل لأبي حنيفة: يا أبا حنيفة، ما كان رأي طَلْق؟ فأعرَضَ عنه، ثم سأله فأعرَضَ عنه، ثم قال: وَيْحك كان يرى العَدْل[3]. واللفظ لحديث ابن الغَلّابي.

أخبرنا أبو القاسم إبراهيم بن محمد بن سُليمان المؤدِّب بأصبهان، قال: أخبرنا أبو بكر ابن المُقرئ، قال: حدثنا سلامة بن محمود القَيْسي بعَسْقلان،

---

(١) إسناده ضعيف، محمد بن جعفر الأدمي مختلط كما في ترجمته من هذا الكتاب (٢/ الترجمة ٥١٥)، وشيخه أحمد بن عبيد هو ابن ناصح النحوي المعروف بأبي عصيدة لين، كما في «التقريب». ومرتكب الكبيرة عند أهل السنة تحت المشيئة إن لم يشرك بالله تعالى.

(٢) المعرفة والتاريخ [illegible].

(٣) يعني: القدر. أما قول الكوثري بأنها تصحيف، فغير صحيح.

تاريخ مدينة السلام

أخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

نیز اہل السنت والجماعت کے ہاں گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر نہیں ہو جاتا جبکہ معتزلہ کے ہاں کافر ہوتا ہے۔

اعتراض : امام ابو حنیفہ نے حدیث کو رجز (شاعری) کہا۔ دوسری جگہ ایک حدیث کو غیر معقول بات کہا۔

جواب : یہ اعتراض باطل ہے کیونکہ

1۔ اس روایت میں احمد بن محمد بن سعید (ابن عقدہ) ہے۔ جس کو غیر مقلدین کے زبیر علی زئی نے گندہ آدمی، چور، رافضی اور منکر روایتیں بیان کرنے والا کہا ہے (فتاوی علمیہ توضیح الاحکام 2/365)

ارشاد الحق اثری نے غالی شیعہ کہا ہے (مقالات 4/64)۔

جبکہ امام ابو حنیفہؒ کو غیر مقلدوں نے اہل السنت کا امام مانا ہے (تاریخ اہل حدیث ص 77 ، طریق الجنۃ علی زئی ص 4)

لہذا اہل السنت والجماعت کے امام کے خلاف اس راوی کی روایت کیسے قابل قبول ہے؟

قال: وسألته يومًا آخر عن مسألة قال: فأجابَ فيها، قال: فقلت له: إنَّ هذا يُروى عن النبيِّ ﷺ فيه كذا وكذا، فقال: حك هذا بذنب خنزير[1]!

أخبرنا ابن دوما، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا الأبَّار، قال: حدثنا الحسن بن عليّ الحُلْواني، قال: حدثنا أبو صالح يعني الفَرّاء، قال: حدثنا أبو إسحاق الفَزاري، قال: حدثتُ أبا حنيفة حديثًا في رد السيف. فقال: هذا حديث خُرافة[2]. وقال الأبَّار: حدثنا محمد بن حسّان الأزرق، قال: سمعتُ عليّ بن عاصم يقول: حَدَّثنا أبا حنيفة بحديث عن النبيِّ ﷺ، فقال: لا آخذ به، فقلت: عن النبيِّ ﷺ؟ فقال: لا آخذُ به[3].

أخبرنا محمد بن أبي نَصر النَّرْسي، قال: أخبرنا محمد بن عُمر بن محمد ابن بهتة البَزّاز، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد الكوفي، قال: حدثنا موسى بن هارون بن إسحاق، قال: حدثنا العباس بن عبدالعظيم بالكوفة، قال: حدثني أبو بكر بن أبي الأسود، عن بِشر بن مُفَضَّل، قال: قلتُ لأبي حنيفة: نافع عن ابن عُمر أنَّ النبيَّ ﷺ قال: «البَيِّعان بالخيار ما لم يتفرّقا» قال: هذا رَجَزٌ.

قلت: قتادة عن أنس أنَّ يهوديًا رَضَخ رأسَ جارية بين حَجَرين، فرَضَخ النبيُّ ﷺ رأسه بين حَجَرين. قال: هذيان[4].

أخبرنا أبو بكر البَرْقاني، قال: قرأت على محمد بن محمود المحمودي بمرو: حدَّثكم محمد بن عليّ الحافظ، قال: حدثنا إسحاق بن منصور، قال:

---

(١) إن صح هذا الخبر فهو محمول أن هذا لا يصح من كلام النبي ﷺ البتة، مع شناعة هذه الألفاظ التي لا تشبه ألفاظ أهل العلم.

(٢) معنى هذا أنه لم يثبت عنده، كقولنا اليوم: «باطل» و«تالف» و«موضوع» ونحو ذلك.

(٣) انظر تعليقنا السابق، ثم هذا إسناد ضعيف فيه علي بن عاصم الواسطي وهو ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب».

(٤) في إسناده ابن عقدة، ضعّفه غير واحد كما في ترجمته (٦/ الترجمة ٢٦٣٤)، والميزان ١/ ١٣٦)، فكأن الراوي يريد القول أن أبا حنيفة لم يكن يأخذ بهذه الأحاديث لعدم ثبوتها عنده.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اس روایت میں ہمیں موسی بن ہارون بن اسحاق کے حالات اور توثیق نہیں مل سکی اس لئے یہ راوی مجہول ہے، خلاصہ یہ کہ امام صاحب پر اعتراض باطل ہے۔

اعتراض : امام ابو حنیفہ نے سعید بن جبیر کو مرجئہ اور طلق بن حبیب کو قدری کہا۔

1. سند میں محمد بن موسی البربری کو امام دار قطنیؒ نے لیس بالقوی کہا ہے

2. احمد بن کامل القاضی کے ترجمہ میں خود خطیب نے لکھا ہیکہ یہ روایت میں متساھل تھا۔

3. صحیح روایت یہ ہیکہ حماد بن زیدؒ نے کہا کہ میں مکہ میں ابو حنیفہؒ کے پاس بیٹھا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ ہمیں ایوبؒ نے بیان کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے سعید بن جبیرؒ نے طلق بن حبیبؒ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو اس نے مجھے کہا کہ میں نے تجھے طلقؒ کے پاس بیٹھے ہوئے کیوں دیکھا ہے؟ اس کے پاس مت بیٹھ۔ تو ابو حنیفہؒ نے کہا کہ طلق قدری نظریہ رکھتا تھا۔ (فضائل ابی حنیفہ، ابن ابی العوامؒ : صفحہ 124)

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

٨

ابن محمد، قال: حدثنا وكيع، قال: اجتمعَ سُفيان الثوري، وشريك، والحسن بن صالح، وابن أبي ليلى، فبَعثوا إلى أبي حنيفة، قال: فأتاهم، فقالوا له: ما تقول في رجل قتلَ أباه، ونكَحَ أمه، وشَرِبَ الخمر في رأس أبيه، فقال: مؤمن، فقال له: ابن أبي ليلى: لا قبلتُ لك شهادةً أبدًا، وقال له سُفيان الثوري: لا كَلَّمتكَ أبدًا، وقال له شَريك: لو كان لي من الأمر شيء لضَربتُ عُنُقَكَ، وقال له الحسن بن صالح: وجهي من وجهك حَرَام، أن أنظر إلى وجهك أبدًا[١].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سفيان، قال[٢]: حدثنا سُليمان بن حَرْب. وأخبرنا ابن الفَضْل أيضًا، قال: أخبرنا أحمد بن كامل القاضي، قال: حدثنا محمد بن موسى البَرْبَري، قال: حدثنا ابن الغَلَابي، عن سُليمان بن حَرْب، قال: حدثنا حماد بن زيد، قال: جلستُ إلى أبي حنيفة، فذكَرَ سعيد بن جُبَيْر، فانتَحَله في الإرجاء. فقلت: يا أبا حنيفة مَن حدَّثك. قال: سالم الأفطس. قال: قلت له: سالم الأفطس كان مُرجئًا ولكن حدثني أيوب، قال: رآني سعيد بن جُبير جلستُ إلى طَلْق، فقال: ألم أرَكَ جلستَ إلى طَلْق؟ لا تُجالسه. قال حماد: وكان طَلْق يرى الإرجاء. قال: فقال رجل لأبي حنيفة: يا أبا حنيفة، ما كان رأي طَلْق؟ فأعرَضَ عنه، ثم سأله فأعرَضَ عنه، ثم قال: وَيْحك كان يرى العَدْل[٣]. واللفظ لحديث ابن الغَلَابي.

أخبرنا أبو القاسم إبراهيم بن محمد بن سُليمان المؤدِّب بأصبهان، قال: أخبرنا أبو بكر ابن المُقرىء، قال: حدثنا سلامة بن محمود القَيْسي بعَسْقلان،

---

(١) إسناده ضعيف، محمد بن جعفر الأدمي مختلط كما في ترجمته من هذا الكتاب (٢/ الترجمة ٥١٥)، وشيخه أحمد بن عبيد هو ابن ناصح النحوي المعروف بأبي عصيدة لين، كما في «التقريب». ومرتكب الكبيرة عند أهل السنة تحت المشيئة إن لم يشرك بالله تعالى.

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٩٣.

(٣) يعني: القدر. أما قول الكوثري بأنها تصحيف، فغير صحيح.

امام ابو حنیفہؒ نے جو طلقؒ کو قدری کہا ہے، ممکن ہے انہیں کوئی روایت ایسی پہنچی ہو جس میں طلقؒ نے اللہ تعالی کی طرف " شر " کی نسبت کرنے سے منع کیا ہو (یہ متقدمین قدریہ کا نظریہ ہے کہ شر کی نسبت اللہ کی طرف کرنا صحیح نہیں) ، اس وجہ سے امام صاحب نے ان کو قدریہ کہا ہے۔ مزید یہ کہ متقدمین قدریہ، متاخرین قدریہ کی طرح بدعتی اور تقدیر کے منکر نہ تھے۔

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ ابن ابی لیلیؒ میرے ساتھ ایسا سلوک جائز سمجھتا ہے جو میں کسی جانور کے لیے بھی جائز نہیں سمجھتا

جواب : اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ سند کا راوی محمد بن السفر مجہول ہے

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

هذا وتابعته؟ قال: يا بني خفتُ أن يقدمَ عليَّ فأعطيتُه التَّقيَّة[1].

أخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقَّاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد بن عيسى الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: حدثني هارون بن إسحاق، قال: سمعتُ إسماعيل بن أبي الحكم يذكر عن عُمر بن عُبيد الطَّنافسي، عن أبيه أنَّ حماد بن أبي سُليمان بعثَ إلى أبي حنيفة: إني بريء مما تقول إلا أن تتوبَ؟ قال: وكان عنده ابن أبي غنية[2]، فقال: أخبرني جارٌ لي أنَّ أبا حنيفة دَعاهُ إلى ما استُتيبَ منه بعدما استُتيب[3].

أخبرنا الخَلَّال، قال: أخبرنا الحَريري أنَّ النَّخَعي حدَّثهم، قال: حدثنا عبدالله بن غَنَّام، قال: حدثنا محمد بن السَّفر[4] بن مالك بن مِغْوَل، قال: سمعتُ إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة يقول: قال أبو حنيفة: إن ابن أبي ليلى ليستحلُّ مني ما لا أستحل من بَهيمة.

أخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنَّائي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن إبراهيم الشَّافعي، قال: حدثني عُمر بن الهَيْثَم البزَّاز، قال: أخبرنا عبدالله بن سعيد بقصر ابن هُبَيرة، قال: حدثني أبي أنَّ أباه أخبره أنَّ ابن أبي ليلى كان يتمثَّلُ بهذه الأبيات [من الكامل]:

إني شنيتُ[5] المُرْجئين ورأيهم عُمر بن ذر، وابن قيس الماصر

---

(١) إسناده ضعيف، لضعف سفيان بن وكيع.

(٢) في م: «ابن أبي عيينة»، وهو تحريف.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة جار ابن أبي غنية، وعمر بن محمد بن عيسى الجوهري، قال المصنف في ترجمته: في بعض حديثه نكرة (١٣/الترجمة ٥٩٠٤)، وحماد بن أبي سليمان مات قبل أن ينجم القول بخلق القرآن.

(٤) في م: «الشمر»، وما هنا من النسخ، وذكر الكوثري أنه «الصقر» بالصاد والقاف، ولا أدري من أين جاء بذلك، ولم أقف على من ترجم له، ولا ذكرته كتب المشتبه.

(٥) في م: «إني شنأت»، وهو تحريف، وما هنا من النسخ.

اعتراض : خالد القسری نے امام ابو حنیفہؒ سے توبہ کرائی

جواب : اسکی سند ضعیف ہے سند کے راوی محمد بن فلیح پر محدثین کا کلام ہے سند کا دوسرا راوی سلیمان بن فلیح مجہول ہے جیساکہ حاشیہ میں بھی ذکر ہے اسکے علاوہ خالد القسری پر خود جرح ہے وہ اس قابل نہیں کہ اسکی بات حجت ہو

فرماه[1] به[2].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبَّار، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: قيل لشريك: استُتِيبَ أبو حنيفة؟ قال: قد علم ذلك العَواتق في خُدورهن[3].

أخبرنا ابنُ الفضل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال[4]: حدثني الوليد، قال: حدثني أبو مُسْهِر، قال: حدثني محمد ابن فُلَيح المَدَني، عن أخيه سُليمان وكان عَلّامةً بالناس: أنَّ الذي استتابَ أبا حنيفة خالد القَسري، قال: فلما رأى ذلك أخذ في الرَّأي ليمحي به[5].

ورُوي أن يوسُف بن عُمر استتابه، وقيل: إنه لما تاب رجع وأظهر القول بخلق القرآن، فاستُتِيبَ دفعة ثانية فيحتمل أن يكون يوسُف استتابه مرة، وخالد استتابه مرة، والله أعلم[6].

أخبرنا عليّ بن طَلْحة المُقرِئ، والحسن بن عليّ الجَوْهري؛ قالا: أخبرنا عبدالعزيز بن جعفر الخِرَقي، قال: حدثنا عليّ بن إسحاق بن زاطيا، قال: حدثنا أبو مَعْمَر القَطيعي، قال: حدثنا حجّاج الأعور، عن قيس بن الرَّبيع، قال: رأيتُ يوسُف بن عُمر[7] أميرَ الكوفة أقامَ أبا حنيفة على المصطبة يستتيبه

---

(1) في م: «الفرس»، وهو تحريف.

(2) إسناده ضعيف، عبدالرحمن بن الحكم بن بشر بن سلمان ليس بالمشهور في الرواية، وأبوه الحكم ليس له في الكتب الستة سوى حديث واحد أخرجه الترمذي (٦٠٦) واستغربه، فإن كان هو الذي كان عند حماد فهذا حاله، وإن كان غيره فهو مجهول.

(3) إسناده ضعيف، لضعف شريك.

(4) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٦.

(5) إسناده ضعيف، محمد بن فليح ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب»، وسليمان بن فليح، قال أبو زرعة: «لا أعرفه ولا أعرف لفليح ولدًا غير محمد ويحيى» (الجرح والتعديل ٤/ الترجمة ٥٩٤).

(6) وهذا لا يصح كما سيأتي بيانه.

(7) في م: «عثمان»، وهو تحريف بيّن.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام حماد بن ابی سلیمانؒ نے امام ابو حنیفہؒ کو قرآن کو مخلوق ماننے کی وجہ سے مشرک کہا

جواب 1 : اسکی سند ضعیف ہے سند کے راوی ضرار بن صرد کو امام بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے (الضعفاء عقیلی 222/2) اور جس راوی کو امام بخاری منکر الحدیث کہیں اس سے روایت لینا جائز نہیں سمجھتے

جواب 2 : امام حمادؒ کا انتقال فتنہ خلق القران سے پہلے ہی ہوگیا تھا جیسا کہ محقق نے حاشیہ میں لکھا ہے

جواب 3 : صحیح سند سے امام ابو حنیفہؒ کا قرآن کو غیر مخلوق ماننا ثابت ہے البتہ اسکے برعکس کچھ ثابت نہیں

وعُتَيبة الدَّبّاب لا نرضى به   وأبا[1] حنيفة شيخَ سُوء كافر[2]

وأخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنّائي والحسن بن أبي بكر ومحمد بن عُمر النَّرْسي[3]، قالوا: أخبرنا محمد بن عبدالله الشافعي، قال: حدثنا محمد بن يونُس، قال: حدثنا ضرار بن صُرَد، قال: حدثني سُلَيم المقرىء، قال: حدثنا سُفيان الثَّوري، قال: قال لي حماد بن أبي سُليمان: أبلغ عني أبا حنيفة المُشرك أني بَرِيء منه حتى يَرجِعَ عن قوله في القرآن[4].

أخبرنا الحُسين بن شُجاع، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر بن سُلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا عبدالأعلى بن واصل، قال: حدثنا أبو نُعيم ضرار بن صُرَد، قال: سمعتُ سُليم بن عيسى المُقرىء، قال: سمعتُ سُفيان بن سعيد الثَّوري يقول: سمعتُ حماد بن أبي سُليمان يقول: أبلغوا أبا حنيفة المُشرك أني من دينه بريء، إلى أن يتوبَ. قال سُليم: كان يزعمُ أنَّ القُرآن مخلوق[5].

أخبرني عبدالباقي بن عبدالكريم، قال: أخبرنا عبدالرحمن بن عُمر الخَلّال، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن يعقوب، قال: حدثني جدي، قال: حدثني عليّ بن ياسر، قال: حدثني عبدالرحمن بن الحكم بن بَشير[6] بن سلمان، عن أبيه أو غيره وأكبر ظنّي أنه عن غير أبيه، قال: كنتُ عند حماد بن أبي سُليمان إذ أقبلَ أبو حنيفة، فلما رآهُ حماد، قال: لا مَرْحبًا ولا أهلًا، إن سَلَّم فلا تردُّوا عليه، وإن جَلس فلا تُوسِّعوا له. قال: فجاء أبو حنيفة فجلس، فتكلَّم حماد بشيء، فردَّ[7] عليه أبو حنيفة، فأخذ حماد كفًا من حَصى

---

(1) في م: «أبو»، خطأ.

(2) في م بعد هذا: «في أبيات ذكرها»، وليست في النسخ. وهذا إسناد ضعيف، عبدالله ابن سعيد لا يدرى من هو ولا أبوه ولا جده، وألفاظ البيتين ظاهرة النكارة.

(3) في م: «القرشي»، وهو تحريف.

(4) إسناده ضعيف، لضعف ضرار بن صُرد كما بيناه في «تحرير التقريب».

(5) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.

(6) في م: «بشر»، محرف، وهو من رجال التهذيب.

(7) في م: «فرده»، وما هنا من النسخ.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت
الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام ابن ابی لیلیؒ نے امام ابو حنیفہؒ کو کافروں کا سردار کہا

جواب : اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ سند کے راوی عمر بن الھیصم اور عبد اللہ بن سعید اور اسکے والد سعید یہ تینوں مجہول ہیں۔

هذا وتابعه؟ قال: يا بني خفتُ أن يقدمَ عليَّ فأعطيهُ التَّقيَّة[1].

أخبرنا إبراهيم بن عُمر البَرْمكي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن خَلَف الدَّقاق، قال: حدثنا عُمر بن محمد بن عيسى الجَوْهري، قال: حدثنا أبو بكر الأثرم، قال: حدثني هارون بن إسحاق، قال: سمعتُ إسماعيل بن أبي الحكم يذكر عن عُمر بن عُبيد الطَّنافسي، عن أبيه أنَّ حماد بن أبي سُليمان بعثَ إلى أبي حنيفة: إني بريء مما تقول إلا أن تتوب؟ قال: وكان عنده ابن أبي غنيّة[2]، فقال: أخبرني جارٌ لي أنَّ أبا حنيفة دَعاهُ إلى ما استُتيبَ منه بعدما استُتيب[3].

أخبرنا الخَلاّل، قال: أخبرنا الحَريري أنَّ النَّخعي حدَّثهم، قال: حدثنا عبدالله بن غَنّام، قال: حدثنا محمد بن الشُقر[4] بن مالك بن مِغْول، قال: سمعتُ إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة يقول: قال أبو حنيفة: إن ابن أبي ليلى ليستحلُّ مني ما لا أستحل من بَهيمة.

أخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنّائي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن إبراهيم الشّافعي، قال: حدثني عُمر بن الهَيْصم البَزّاز، قال: أخبرنا عبدالله بن سعيد بقصر ابن هُبَيْرة، قال: حدثني أبي أنَّ أباه أخبره أنَّ ابن أبي ليلى كان يتمثَّلُ بهذه الأبيات [من الكامل]:

إني شنِئتُ[5] المُرْجئين ورأيهم   عُمر بن ذر، وابن قيس الماصر

---

(1) إسناده ضعيف، لضعف سفيان بن وكيع.
(2) في م: «ابن أبي عيينة»، وهو تحريف.
(3) إسناده ضعيف، لجهالة جار ابن أبي غنية، وعمر بن محمد بن عيسى الجوهري، قال المصنف في ترجمته: في بعض حديثه نكرة (١٣/ الترجمة ٥٩٠٤)، وحماد بن أبي سليمان مات قبل أن ينجم القول بخلق القرآن.
(4) في م: «الشمر»، وما هنا من النسخ، وذكر الكوثري أنه «الصقر» بالصاد والقاف، ولا أدري من أين جاء بذلك، ولم أقف على من ترجم له، ولا ذكرته كتب المشتبه.
(5) في م: «إلى شنآنه»، وهو تحريف، وما هنا من النسخ.

وعُتيبة الدَّبَّاب لا نرضى به   وأبا[1] حنيفة شيخَ سُوء كافر[2]

وأخبرنا محمد بن عبيدالله الحنائي والحسن بن أبي بكر ومحمد بن عُمر

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : ابن مبارکؒ سے ابو حنیفہؒ کی کسی غلط بات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ارجاء کی بات کہی

جواب 1 : فرقہ مرجئہ کے ساتھ ابو حنیفہؒ اور اس کے اصحاب کا ذرا بھی تعلق نہیں۔ محدثین اور فقہاء میں ارجاء کو لے کر اختلاف رہا ہے جن لوگوں نے امام صاحب کو مرجئہ کہا ہے تو صرف اس لیے کہا کہ وہ اعمال کو ایمان کا رکن اصلی نہیں مانتے اور اگر یہ نظریہ نہ اپنایا جائے تو جمہور مسلمانوں کو کافر قرار دینا لازم آتا ہے جو اعمال میں کوتاہی کے مرتکب ہیں۔

جواب 2 : ابو حنیفہؒ اہلسنت والا ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے نا کہ اہل بدعت مرجئ والا جیسا کہ امام شہرستانیؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے (کتاب الملل والنحل 139) جواب 3 : کئی راویوں کو مرجئ اور ارجاء کی دعوت دینے والا کہا گیا لیکن محدثین نے پھر بھی ان سے اپنی کتب میں روایات نقل کی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ ارجاء کا عقیدہ رکھنا ثقہ ہونے کے مخالف نہیں جیسا کہ خالد بن یحییٰ، یحییٰ بن صالح، محمد بن حازم و دیگر محدثین جو ارجاء کا عقیدہ رکھتے ہیں انکی روایات بخاری و مسلم میں موجود ہیں اور کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا خود ابن مبارک نے بھی امام صاحب سے روایت کرنا ترک نہیں کیا بلکہ آپ امام صاحب کی بہت تعریف کرتے تھے

قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عَمرو، قال: سمعتُ أبا مُسهِر يقول: كان أبو حنيفة رأسَ المُرجئة[1].

أخبرنا الحسن بن الحُسين بن العباس النِّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا أبو يحيى محمد ابن عبدالله بن يزيد المُقرىء، عن أبيه، قال: دعاني أبو حنيفة إلى الإرجاء.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا جعفر الخُلْدي، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سُليمان الحَضْرمي، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن يزيد المُقرىء، قال: سمعتُ أبي يقول: دَعاني أبو حنيفة إلى الارجاء، فأبيتُ.

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سُفيان، قال[2]: حدثنا أحمد بن الخليل، قال: حدثنا عبدة، قال: سمعتُ ابن المُبارك وذكر أبا حنيفة، فقال رجلٌ: هل كان فيه من الهَوى شيء؟ قال: نعم، الارجاء. وقال يعقوب[3]: حدثنا أبو جُزَيّ بن[4] عَمرو بن سعيد بن

(١) إرجاء أبي حنيفة من إرجاء الفقهاء الذين كانوا يرجون لأهل الكبائر الغفران ولا يكفرون بها، وهو إرجاء محمود، وعليه عقيدة أهل السنة والجماعة، وهو غير الإرجاء البدعي، كما بيناه في ترجمة إبراهيم بن طهمان في «تحرير التقريب».

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٣.

(٣) نفسه.

(٤) سقطت من م، وفي المطبوع من المعرفة: «أبو جزء عن عمرو بن سعيد بن مسلم»، وقال محققه الفاضل صديقنا العمري: «في الأصل «جزي»، والتصويب من الذهبي ميزان الاعتدال ٤/ ٢٥١، وهو حافظ، جرحه أحمد والنسائي والفلاس والفسوي، وقال البخاري: سكتوا عنه. ويروي عنه يعقوب بواسطة، وهذه الرواية أوردها بواسطة أحمد بن الخليل الذي تقدم في الرواية السابقة» ثم غلّط في تعليق له بعده رواية الخطيب هذه.

قلت: وهذا كله خبطٌ يوهم ويلبس، لعدة أمور:

الأول: أن المحقق غيّر «جُزي» إلى «جزء» من غير بينة ولا دليل، بل على ظن وتخمين أن أبا جزء هذا هو نصر بن طريف القصاب الواردة ترجمته في الميزان ٤/ ٢٥١، وهو ظن في غير محله، بل هو مستحيل، إذا علمنا أن نصر بن طريف هذا من الرواة عن قتادة، فكيف يكون الراوي عن قتادة يروي في الوقت نفسه عن عمرو بن سعيد بن مسلم (كذا) عن جده، عن أبي يوسف القاضي الذي لم يلحق قتادة؟!! ■

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

امام صاحب بدعتی فرقہ مرجیہ میں سے نہیں تھے فرقہ اہلحدیث کے امام العصر ابراہیم میر صاحب نے کتاب تاریخ اہلحدیث ص 77 پر لکھا ہے کہ۔ یہ امام صاحب پر بہتان ہے آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہو سکتے ورنہ آپ اتنے تقوی و طہارت پر زندگی نہ گزارتے۔

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ ارجاء کی دعوت دیتے تھے

جواب 1 : قائل کاارادہ یہ ہے کہ ثابت کرے کہ ابو حنیفہؒ بدعت کی طرف دعوت دینے والے تھے اور بدعتی آدمی کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی جبکہ وہ بدعت کی طرف دعوت دینے والاہو۔ لیکن جس ارجاء کی طرف ابو حنیفہؒ جیسے حضرات دعوت دیتے تھے وہ توخالص سنت تھی، وہ ایسی ارجاء نہ تھی جوکہ بدعت ہے اوریہ اس وقت ہے جبکہ فرض کرلیاجائے کہ یہ خبر ثابت ہے۔

جواب 2 : ابو حنیفہؒ اہلسنت والاارجاء کاعقیدہ رکھتے تھے ناکہ اہل بدعت مرجئ والاجیساکہ امام شہرستانیؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے (کتاب الملل والنحل 139)

جواب 3 : ارجاء کی دعوت دینا کوئی عیب والی بات نہیں کئی راویوں کومرجئ اورارجاء کی دعوت دینے والاکہا گیالیکن محدثین نے پھر بھی ان سے اپنی کتب میں روایات نقل کی ہیں جواس بات کی دلیل ہے کہ ارجاء کاعقیدہ رکھناثقہ ہونے کے مخالف نہیں جیساکہ خالد بن یحییٰ، یحییٰ بن صالح، محمد بن حازم ودیگر محدثین جوارجاء کاعقیدہ رکھتے ہیں انکی روایات بخاری و مسلم میں موجودہیں اور کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء

من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عمرو، قال: سمعتُ أبا مُسهر يقول: كان أبو حنيفة رأسَ المُرجئة[1].

أخبرنا الحسن بن الحُسين بن العباس النِّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا أبو يحيى محمد ابن عبدالله بن يزيد المُقرئ، عن أبيه، قال: دعاني أبو حنيفة إلى الإرجاء.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا جعفر الخُلْدي، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سُليمان الحَضْرمي، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن يزيد المُقرئ، قال: سمعتُ أبي يقول: دَعاني أبو حنيفة إلى الإرجاء، فأبيتُ.

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سُفيان، قال[2]: حدثنا أحمد بن الخليل، قال: حدثنا عبدة، قال: سمعتُ ابن المُبارك وذكر أبا حنيفة، فقال رجلٌ: هل كان فيه من الهَوى شيء؟ قال: نعم، الإرجاء. وقال يعقوب[3]: حدثنا أبو جُزَي بن[4] عَمرو بن سعيد بن

---

(١) إرجاء أبي حنيفة من إرجاء الفقهاء الذين كانوا يرجون لأهل الكبائر الغفران ولا يكفرون بها، وهو إرجاء محمود، وعليه عقيدة أهل السنة والجماعة، وهو غير الإرجاء البدعي، كما بيناه في ترجمة إبراهيم بن طهمان في «تحرير التقريب».

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٣.

(٣) نفسه.

(٤) سقطت من م، وفي المطبوع من المعرفة: «أبو جزء عن عمرو بن سعيد بن مسلم»، وقال محققه الفاضل صديقنا العمري: «في الأصل «جزي»، والتصويب من الذهبي ميزان الاعتدال ٤/ ٢٥١، وهو حافظ، جرحه أحمد والنسائي والفلاس والفسوي، وقال البخاري: سكتوا عنه. ويروي عنه يعقوب بواسطة، وهذه الرواية أوردها بواسطة أحمد بن الخليل الذي تقدم في الرواية السابقة» ثم غلّط في تعليق له بعدم رواية الخطيب هذه.

قلت: وهذا كله خطأ يوهم ويلبس، لعدة أمور:

الأول: أن المحقق غيّر «جُزي» إلى «جزء» من غير بينة ولا دليل، بل على ظن وتخمين أن أبا جزء هذا هو نصر بن طريف القصاب الواردة ترجمته في الميزان ٤/ ٢٥١، وهو ظن في غير محله، بل هو مستحيل، إذا علمنا أن نصر بن طريف هذا من الرواة عن قتادة، فكيف يكون الراوي عن قتادة يروي في الوقت نفسه عن عمرو بن سعيد بن مسلم (كذا) عن جده، عن أبي يوسف القاضي الذي لم يلحق قتادة؟!!

امام صاحب بدعتی فرقہ مرجیہ میں سے نہیں تھے فرقہ اہلحدیث کے امام العصر ابراہیم میر صاحب نے کتاب تاریخ اہلحدیث ص 77 پر لکھا ہے کہ۔ یہ امام صاحب پر بہتان ہے آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہو سکتے ورنہ آپ اتنے تقوی و طہارت پر زندگی نہ گزارتے۔

اعتراض : یزید بن زریع نے کہا امام ابو حنیفہؒ نبطی تھے

جواب : یہ سند ضعیف ہے کیونکہ عبداللہ بن محمد اور محمد بن ایوب کون ہیں معلوم نہیں۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

أخبرنا محمد بن أحمد بن رزْق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن محمد ابن سَلْم الخُتلي، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبَّار، قال: حدثنا عبدالله بن محمد العَتَكي البَصري، قال: حدثنا محمد بن أيوب الذَّارع، قال: سمعتُ يزيد بن زُرَيع يقول: كان أبو حنيفة نَبَطيًّا[1].

أخبرنا أحمد بن عمر بن روح النهرواني، قال: أخبرنا المُعافى بن زكريا، قال: حدثنا أحمد بن نَصْر بن طالب، قال: حدثنا إسماعيل بن عبدالله ابن مَيْمون، قال: سمعتُ أبا عبدالرحمن المُقرئ، يقول: كان أبو حنيفة من أهل بابل، وربما قال: في قول البابلي كذا.

أخبرنا الخَلَّال، قال: أخبرنا علي بن عَمرو الحريري أنَّ[2] عليّ بن محمد بن كاس النَّخَعي حدَّثهم، قال: حدثنا أبو بكر المَرُّوذي[3]، قال: حدثنا النَّضْر بن محمد، قال: حدثنا يحيى بن النَّضْر القُرَشي، قال: كان والد أبي حنيفة من نَسَا[4].

وقال النَّخَعي: حدثنا سُليمان بن الرَّبيع، قال: سمعتُ الحارث بن إدريس يقول: أبو حنيفة أصلهُ من ترمذ[5].

وقال النَّخَعي أيضًا: حدثنا أبو جعفر أحمد بن إسحاق بن البُهلول القاضي، قال: سمعتُ أبي يقول عن جدي، قال: ثابت والد أبي حنيفة من أهل الأنبار.

أخبرنا القاضي أبو عبدالله الحُسين بن عليّ الصَّيْمري، قال: أخبرنا عُمر ابن إبراهيم المُقرئ، قال: حدثنا مُكْرَم بن أحمد، قال: حدثنا أحمد[6] بن

---

(١) إسناده ضعيف لجهالة الذارع والعتكي.

(٢) قوله: «علي بن عمرو الحريري أنَّ» سقط من المطبوع فاختل الإسناد.

(٣) في م: «المروزي»، محرفة.

(٤) إسناده حسن، النضر بن محمد المروزي صدوق حسن الحديث كما بيناه في «تحرير التقريب».

(٥) إسناده ضعيف، لضعف سليمان بن الربيع النهدي، كما تقدم في ترجمته من هذا الكتاب (١٠/ الترجمة ٤٥٩٠).

(٦) في م: «مكرم بن أحمد بن عبدالله بن شاذان»، وهو خطأ بين بسبب السقط، وانظر»

اعتراض : امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا نام عتیک تھا

جواب : سند میں موجود ابو جعفر کون ہیں یہ معلوم نہیں اس لیے یہ سند ضعیف ہے۔

اس کے علاوہ محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا اصل نام نعمان بن ثابت تھا۔

أخبرنا حمزة بن محمد بن طاهر، قال: حدثنا الوليد بن بكر، قال: حدثنا عليّ بن أحمد بن زكريا الهاشمي، قال: حدثنا أبو مُسلم صالح بن أحمد ابن عبدالله بن صالح العِجْلي، قال: حدثني أبي، قال[1]: أبو حنيفة النعمان بن ثابت كوفيٌّ تيميٌّ من رَهْط حمزة الزَّيَّات، وكان خَزَّازًا يبيعُ الخَزّ.

أنبأنا محمد بن أحمد بن رزْق، قال: أخبرنا محمد بن العباس بن أبي ذُهل الهَرَوي، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن يونُس الحافظ، قال: حدثنا عُثمان بن سعيد الدّارمي، قال: سمعتُ محبوب بن موسى يقول: سمعتُ ابن أسباط يقول: وُلدَ أبو حنيفة وأبوه نَصْرانيّ[2].

أخبرنا الحسن بن محمد الخَلّال، قال: أخبرنا عليّ بن عَمرو الحَريري أنّ أبا القاسم عليّ بن محمد بن كاس النَّخَعي أخبرهم، قال: حدثنا محمد بن عليّ بن عفّان، قال: حدثنا محمد بن إسحاق البَكّائي، عن عُمر بن حماد بن أبي حنيفة، قال: أبو حنيفة النعمان بن ثابت بن زُوْطَى، فأما زُوطَى فإنه من أهل كابل، وولد ثابت على الإسلام، وكان زُوْطَى مملوكًا لبني تَيْم الله بن ثَعْلبة فأُعتِق، فولاؤه لبني تَيْم الله بن ثعلبة، ثم لبَني قُفْل. وكان أبو حنيفة خَزّازًا ودُكانه معروف في دار عَمرو بن حُرَيْث.

قال محمد بن علي بن عفّان: وسمعتُ أبا نُعيم الفَضْل بن دُكَيْن يقول: أبو حنيفة النعمان بن ثابت بن زُوْطَى أصلُه من كابُل.

أخبرنا أبو نُعيم الحافظ، قال: حدثنا أبو أحمد الغِطْريفي، قال: سمعتُ السّاجي يقول: سمعتُ محمد بن مُعاوية الزِّيادي يقول: سمعتُ أبا جعفر يقول: كان أبو حنيفة اسمهُ عتيك بن زوطرة، فسمّى نفسه النعمان وأباه ثابتًا[3].

---

* وفي مقبرة الخيزران دفن أجدادي ووالدي وأعمامي وأخوالي وأخي وغير واحد من أهل بيتنا يرحمهم الله تعالى.

(١) ثقاته (١٨٥٣).

(٢) إسناده ضعيف، لضعف يوسف بن أسباط (الميزان ٤/ ٤٦٢). ومتنه مخالف للروايات الصحيحة القائلة بأنّ أبا حنيفة وأباه ولدا على الإسلام.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة أبي جعفر.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : ابو مسہر نے کہا امام ابو حنیفہؒ مرجئہ کے سردار تھے

جواب 1 : فرقہ مرجئہ کے ساتھ ابو حنیفہؒ اور اس کے اصحاب کا ذرا بھی تعلق نہیں۔ جن لوگوں نے امام صاحب کو مرجئہ کہا ہے تو صرف اس لیے کہا ہے کہ وہ اعمال کو ایمان کا رکن اصلی نہیں مانتے اور اگر یہ نظریہ نہ اپنایا جائے تو جمہور مسلمانوں کو کافر قرار دینا لازم آتا ہے جو اعمال میں کوتاہی کے مرتکب ہیں۔

جواب 2 : امام صاحب کے علاوہ مسعر بن کدامؒ، حماد بن سلیمانؒ و دیگر کئی محدثین یہی عقیدہ رکھتے ہیں جیسا کہ امام ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں مسعر کے ترجمہ میں لکھا ہے لیکن اعتراض صرف امام ابو حنیفہ پر ہی کیوں؟

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء

من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

فأعرَضَ عنه، ثم سأله فأعرَضَ عنه، ثم قال: وَيْحك كان يرى العَدْل[٣].
واللفظ لحديث ابن الغَلَابي.

أخبرنا أبو القاسم إبراهيم بن محمد بن سُليمان المؤدِّب بأصبهان، قال: أخبرنا أبو بكر ابن المُقرىء، قال: حدثنا سلامة بن محمود القَيْسي بعَسْقلان،

(١) إسناده ضعيف، محمد بن جعفر الأدمي مخلّط كما في ترجمته من هذا الكتاب (٢/ الترجمة ٥١٥)، وشيخه أحمد بن عبيد هو ابن ناصح النحوي المعروف بأبي عصيدة لين، كما في «التقريب». ومرتكب الكبيرة عند أهل السنة تحت المشيئة إن لم يشرك بالله تعالى.

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٩٣.

(٣) يعني: القدر. أما قول الكوثري بأنها تصحيف، فغير صحيح.

قال: حدثنا عبدالله بن محمد بن عَمرو، قال: سمعتُ أبا مُسهِر يقول: كان أبو حنيفة رأسَ المُرجئة[١].

أخبرنا الحسن بن الحُسين بن العباس النِّعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا أبو يحيى محمد ابن عبدالله بن يزيد المُقرىء، عن أبيه، قال: دعاني أبو حنيفة إلى الإرجاء.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا جعفر الخُلْدي، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سُليمان الحَضْرمي، قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن يزيد المُقرىء، قال: سمعتُ أبي يقول: دَعاني أبو حنيفة إلى الإرجاء، فأبيتُ.

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سُفيان، قال[٢]: حدثنا أحمد بن الخليل، قال: حدثنا عبدة، قال: سمعتُ ابن المُبارك وذكر أبا حنيفة، فقال رجلٌ: هل كان فيه من الهَوى شيء؟ قال: نعم، الإرجاء. وقال يعقوب[٣]: حدثنا أبو جُزَيّ بن[٤] عَمرو بن سعيد بن

فرقہ اہلحدیث کے امام العصر ابراہیم میر صاحب نے کتاب تاریخ اہلحدیث ص 77 پر لکھا ہے کہ۔ یہ امام صاحب پر بہتان ہے آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہوسکتے ورنہ آپ اتنے تقوی و طہارت پر زندگی نہ گزارتے۔

اعتراض: امام ابو حنیفہؒ نے آیت کے الفاظ صحیح نہیں پڑھے۔

جواب: اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ ابومالک بن ابی بھز سے کون مراد ہے معلوم نہیں۔

اگر اس سے بھز بن ابی بھز مراد ہے تو یہ رواۃ کذاب ہے

له: رجلٌ شجَّ رجلاً بحَجَرٍ، فقال: هذا خطأ ليس عليه شيء، لو أنه حتى يرميه «بأبا قبيس» لم يكن عليه شيء[1].

أخبرني البَرْقاني، قال: أخبرنا محمد بن العباس الخَزَّاز، قال: حدثنا عُمر بن سعد، قال: حدثنا عبدالله بن محمد، قال: حدثني أبو مالك بن أبي بَهْز البَجَلي، عن عبدالله بن صالح، عن أبي يوسُف، قال: قال لي أبو حَنيفة: إنهم يقرؤون حرفًا في يوسُف يَلْحنون فيه؟ قلت: ما هو؟ قال: قوله: ﴿لا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ﴾ [يوسف ٣٧] فقلت: فكيفَ هو؟ قال: تِرزقانِه[2].

أخبرنا الخَلاّل، قال: أخبرنا الحَريري أنَّ النَّخعي حدثهم، قال: حدثني جعفر بن محمد بن حازم، قال: حدثنا الوليد بن حماد عن الحسن بن زياد، عن زُفَر بن الهُذَيل، قال: سمعتُ أبا حنيفة يقول: كنتُ أنظر في الكلام حتى بَلَغتُ فيه مبلغًا يشارُ إليَّ فيه بالأصابع، وكنَّا نجلسُ بالقُرب من حَلْقة حماد بن أبي سُليمان فجاءتني امرأةٌ يومًا[3]، فقالت لي[4]: رجلٌ له امرأة أمةٌ أرادَ أن يُطلِّقها للسُّنة، كم يُطلِّقها فلم أدر ما أقول فأمرتُها أن[5] تسأل حمادًا ثم تَرجع فتُخبرني. فسألتْ حمادًا فقال: يُطلِّقها وهي طاهر من الحَيْض والجماع تطليقةً ثم يتركُها حتى تحيضَ حَيْضَتين فإذا اغتسلت فقد حَلَّت للأزواج فرجعتْ فأخبرتني. فقلت: لا حاجة لي في الكلام، وأخذتُ نعلي فجلستُ إلى حماد فكنتُ أسمعُ مسائله فأحفظُ قوله ثم يُعيدها من الغد، فأحفظها ويُخطيء أصحابُه، فقال: لا يجلس في صدر الحَلْقة بحذائي غير أبي حنيفة. فصَحِبْتُه

(١) لا تصح، فإنها منقطعة، إبراهيم الحربي لم يدرك أبا حنيفة، والقول المنسوب إلى أبي حنيفة في الرجل الذي شج رجلاً مخالف لما تواتر عن أبي حنيفة في مثل هذه المسألة.

(٢) عبدالله بن صالح هو المقرئ، الكوفي والد أحمد بن عبدالله بن صالح، والراوي عنه لا أعرفه، ولم أقف له على ترجمة، فالله أعلم بصحة هذه الرواية المنسوبة إلى عبدالله ابن صالح.

(٣) سقطت من م.

(٤) كذلك.

(٥) كذلك.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ نے ایک نشئی کے ایمان کو جبرائیلؑ کے ایمان کی طرح قرار دیا

جواب : یہ خبر موضوع (من گھڑت) ہے کیونکہ اس سند کا راوی معبد بن جمعہ کذاب ہے جیسا کہ محقق نے بھی حاشیہ میں لکھا ہے

رب. قال أبو إسحاق: ومَن كان من المُرجئة ثم لم يقل هذا انكسر عليه قوله[1].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سفيان، قال[2]: حدثنا أبو بكر الحُميدي، عن أبي صالح الفرّاء، عن الفَزاري، قال: قال أبو حنيفة: إيمانُ آدم، وإيمان إبليس واحد. قال إبليس: ﴿رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي﴾ [الحجر ٣٩]، وقال: ﴿رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝﴾ [الحجر] وقال آدم: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا﴾[3] [الأعراف ٢٧].

حدثنا أبو طالب يحيى بن علي بن الطيب الدَّسْكري لفظًا بحُلْوان، قال: أخبرنا أبو يعقوب يوسُف بن إبراهيم بن موسى بن إبراهيم السَّهْمي بجُرْجان، قال: حدثنا أبو شافع مَعبد بن جُمعة الرُّوياني، قال: حدثنا أحمد ابن هشام بن طويل، قال: سمعتُ القاسم بن عُثمان يقول: مَرَّ أبو حنيفة بسكْران يبول قائمًا، فقال أبو حنيفة: لو بلتَ جالسًا؟ قال: فنظر في وجهه وقال: ألا تمرُّ يا مرجىء؟ قال له أبو حنيفة: هذا جزائي منك؟ صيَّرتُ إيمانك كإيمان جبريل![4]

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا عبدالأعلى بن واصل، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا ابن فُضَيْل عن القاسم بن حبيب، قال: وَضعتُ نعلي في الحَصى ثم قلت لأبي حنيفة: أرأيتَ رجلاً صلّى لهذه النعل حتى مات، إلا أنه يعرف الله بقلبه؟ فقال: مؤمنٌ، فقلت: لا أكلمك أبدًا[5].

أخبرني الخَلاّل، قال: حدثنا عليّ بن عُمر بن محمد المشتري، قال: حدثنا محمد بن جعفر الأدمي، قال: حدثنا أحمد بن عُبيد، قال: حدثنا طاهر

---

(١) هذا متن مُنكر بإسناد صحيح، ولعله من تأويل الكلام، نسأل الله السلامة، فما نظن أبا حنيفة يقول مثل هذا.

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨- ٧٨٩.

(٣) انظر تعليقنا على الرواية السابقة.

(٤) إسناده تالف، والخبر موضوع، معبد بن جمعة الروياني كذاب (الميزان ٤/ ١٤٠).

(٥) إسناده ضعيف، القاسم بن حبيب التمار ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب»، وفي الخبر تلاعب بالألفاظ.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام ابو یوسفؒ سے امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا وہ مرجئ اور جہمی تھے آپ نے کہاں ہاں۔۔۔

اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ سند کا راوی عمرو بن سعید بن سالم مجہول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا عقیدہ اہلسنت کے مطابق تھا اور یہ امام ابو یوسفؒ سے صحیح سند سے امام بیہقیؒ کی کتاب الاسماء والصفات ص 656 پر منقول اس قول کے بھی خلاف ہے۔ جس میں امام ابو یوسف نے امام ابو حنیفہؒ کے جہمی ہونے کا انکار کیا ہے

ابن المبارك وذكر أبا حنيفة، فقال رجل: هل كان فيه من الهوى شيء؟ قال: نعم، الإرجاء. وقال يعقوب(٣): حدثنا أبو جُزَي بن(٤) عمرو بن سعيد بن

(١) إرجاء أبي حنيفة من إرجاء الفقهاء الذين كانوا يرجون لأهل الكبائر الغفران ولا يكفرون بها، وهو إرجاء محمود، وعليه عقيدة أهل السنة والجماعة، وهو غير الإرجاء البدعي، كما بيناه في ترجمة إبراهيم بن طهمان في «تحرير التقريب».

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٣.

(٣) نفسه.

(٤) سقطت من م، وفي المطبوع من المعرفة: «أبو جزء عن عمرو بن سعيد بن مسلم»، وقال محققه الفاضل صديقنا العمري: «في الأصل «جزي»، والتصويب من الذهبي ميزان الاعتدال ٤/ ٢٥١، وهو حافظ، جرحه أحمد والنسائي والفلاس والفسوي، وقال البخاري: سكتوا عنه. ويروي عنه يعقوب بواسطة، وهذه الرواية أوردها بواسطة أحمد بن الخليل الذي تقدم في الرواية السابقة» ثم غلّط في تعليق له بعده رواية الخطيب هذه.

قلت: وهذا كله خطأ يوهم ويلبس، لعدة أمور:

الأول: أن المحقق غيّر «جُزي» إلى «جزء» من غير بينة ولا دليل، بل على ظن وتخمين أن أبا جزء هذا هو نصر بن طريف القصاب الواردة ترجمته في الميزان ٤/ ٢٥١، وهو ظن في غير محله، بل هو مستحيل، إذا علمنا أن نصر بن طريف هذا من الرواة عن قتادة، فكيف يكون الراوي عن قتادة يروي في الوقت نفسه عن عمرو بن سعيد بن مسلم (كذا) عن جده، عن أبي يوسف القاضي الذي لم يلحق قتادة؟!! =

٥١٢

سالم. قال: سمعتُ جدي، قال: قلتُ لأبي يوسُف: أكان أبو حنيفة مرجئًا؟ قال: نعم. قلت: أكان جَهْميًا؟ قال: نعم. قلت: فأين أنت منه؟ قال: إنما كان أبو حنيفة مُدَرِّسًا، فما كان من قوله حَسَنًا قَبِلناهُ، وما كان قَبيحًا تركناه عليه(١).

أخبرنا أبو بكر محمد بن عُمر بن بكير المُقرئ، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد بن سَمعان الرَّزاز، قال: حدثنا هيثم بن خَلَف الدُّوري، قال: حدثنا محمود بن غَيْلان، قال: حدثنا محمد بن سعيد، عن أبيه، قال: كنتُ مع أمير المؤمنين موسى بجُرْجان ومعنا أبو يوسُف، فسألتُه عن أبي حنيفة، فقال: وما تصنعُ به وقد ماتَ جَهْميًا(٢).

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض: حماد بن ابی سلیمانؒ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم ابو حنیفہؒ کے نہ سلام کا جواب دو اور نہ اس کے لیے مجلس میں جگہ بناؤ

جواب: اسکی سند ضعیف ہے کیونکہ سند کا راوی عبدالرحمان بن حکم کو یہ یقین ہی نہیں کہ اس نے یہ بات اپنے والد سے سنی ہے یا کسی اور سے۔ اگر والد سے سنی ہے تو اسکے والد کی امام حماد سے ملاقات نہیں اور اگر کسی اور سے سنی ہے تو وہ کون شخص ہے معلوم نہیں یعنی قول نقل کرنے والا مجہول ہے۔

وفتية الذُّبَاب لا نرضى به وأبا[1] حنيفة شيخَ سُوءٍ كافر[2]

وأخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنّائي والحسن بن أبي بكر ومحمد بن عُمر النَّرسي[3]، قالوا: أخبرنا محمد بنُ عبدالله الشافعي، قال: حدثنا محمد بن يونس، قال: حدثنا ضرار بن صُرَد، قال: حدثني سُلَيم المقرىء، قال: حدثنا سُفيان الثوري، قال: قال لي حماد بن أبي سُليمان: أبلغ عني أبا حنيفة المُشرك أني بريء منه حتى يَرجعَ عن قوله في القرآن[4].

أخبرنا الحُسين بن شُجاع، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا عبدالأعلى بن واصل، قال: حدثنا أبو نُعيم ضرار بن صرَد، قال: سمعتُ سُليم بن عيسى المُقرىء، قال: سمعتُ سُفيان بن سعيد الثوري يقول: سمعتُ حماد بن أبي سُليمان يقول: أبلغوا أبا حنيفة المُشرك أني من دينه بريء إلى أن يتوبَ. قال سُليم: كان يزعمُ أنَّ القرآن مخلوق[5].

أخبرني عبدالباقي بن عبدالكريم، قال: أخبرنا عبدالرحمن بن عُمر الخلّال، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن يعقوب، قال: حدثني جدي، قال: حدثني عليّ بن ياسر، قال: حدثني عبدالرحمن بن الحكم بن بَشير[6] بن سَلمان، عن أبيه أو غيره وأكبر ظَنّي أنه عن غير أبيه، قال: كنتُ عند حماد بن أبي سُليمان إذ أقبلَ أبو حنيفة، فلما رآهُ حماد، قال: لا مَرْحبًا ولا أهلًا، إن سَلَّم فلا تردُّوا عليه، وإن جَلَس فلا تُوسِّعوا له. قال: فجاء أبو حنيفة فجلَس، فتكلَّم حماد بشيء، فرد[7] عليه أبو حنيفة، فأخذ حماد كفًا من حَصى

---

(1) في م: «أبو»، خطأ.
(2) في م بعد هذا: «في أبيات (كرها)»، وليست في النسخ. وهذا إسناد ضعيف، عبدالله ابن سعيد لا يدرى من هو ولا أبوه ولا جده، وألفاظ البيتين ظاهرة النكارة.
(3) في م: «القرشي»، وهو تحريف.
(4) إسناده ضعيف، لضعف ضرار بن صُرد كما بيناه في «تحرير التقريب».
(5) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.
(6) في م: «النشر»، محرف، وهو من رجال التهذيب.
(7) في م: «فرده»، وما هنا من النسخ.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : جب جہم کی لونڈی خراسان سے کوفہ آئی تو امام ابو حنیفہؒ اس کے اونٹ کی رسی پکڑے ہوئے تھے

جواب 1 : بیان کرنے والا راوی غفلت کا شکار ہے اسے پتا ہی نہیں یہ واقعہ اس نے خود دیکھا ہے یا کسی اور نے۔ اسکے علاوہ ہمیں اس راوی کے حالات اور توثیق نہیں ملی لہذا یہ سند ضعیف ہے۔

جواب 2 : امام ابو حنیفہؒ جہم کو کافر کہتے تھے تو وہ کیوں اسکی لونڈی کا اکرام کریں گے۔

أخبرنا محمد بن إسماعيل بن عُمر البَجَلي، قال: حدثنا محمد بن محمد ابن عبدالله المُطَّوِّعي[1] النَّيسابوري، قال: حدثنا أبو حامد بن بلال، قال: حدثنا سَخْتويه[2] بن مازيار، قال: حدثنا عليّ بن عُثمان، قال: سمعتُ زُنْبُورًا يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: قَدِمت علينا امرأةُ جَهْم بن صَفْوان فأدَّبت نساءنا[3].

أخبرنا الحسن بن الحسين بن العباس بن دوما النعالي، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم الخُتُّلي، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبار، قال: حدثنا منصور بن أبي مُزاحم، قال: حدثني أبو الأخْنَس الكناني، قال: رأيتُ أبا حنيفة، أو حدثني الثقة أنه رأى أبا حنيفة، آخذًا بزمام بعير مولاة للجَهْم، قَدِمَت من[4] خُراسان، يقودُ جَمَلها بظهر الكوفة يمشي[5].

قد حَكي... جَهْمًا ويعيبُ قوله... أخبرنا الخَلا... حدثهم، قال: حد... قال: سمعتُ أبا... بخُراسان، الجَهمية... وقال النَّخعي...

تاريخ مدينة السلام وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي ٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر موسى - واصل ٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

أخبرنا الخَلّال، قال: أخبرنا الحَريري أنَّ عليّ بن محمد النَّخعي حدثهم، قال: حدثنا محمد بن الحسن بن مُكْرَم، قال: حدثنا بِشر بن الوليد، قال: سمعتُ أبا يوسُف يقول: قال أبو حنيفة: صنفان من شر الناس بخُراسان، الجَهمية والمُشَبِّهة، وربما قال: والمُقاتلية[6].

وقال النَّخعي: حدثنا محمد

أي شيء استند في هذا الجزم، فلـ... محمود بن غيلان من الرواة عنه!

(1) في م: «الطويل»، وهو تحريف.

(2) في م: «ابن سختويه»، خطأ.

(3) إسناده ضعيف، زنبور هو محمد ... وقال أبوحاتم الرازي والنخعي: ... والساجي، والعقيلي، وابن حبان و...

(4) سقطت من م.

(5) إسناده ضعيف، لجهالة من رأى أبا...

(6) إسناده صحيح، رجاله ثقات.

عبدالحميد بن عبدالرحمن الحِمّاني، عن أبيه، سمعتُ أبا حنيفة يقول: جَهْم ابن صَفْوان كافر[1].

وليس عندنا شكٌّ في أنَّ أبا حنيفة يُخالفُ المُعتزلة في الوعيد، لأنه مُرجئ، وفي خلق الأفعال، لأنه كان يُثبت القَدَر.

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبار، قال: حدثنا أبو يحيى ابن المُقرئ، قال: سمعتُ أبي يقول: رأيتُ رجلًا أحمر كأنه من رجال الشّام، سأل أبا حنيفة، فقال: رجلٌ لزِمَ غريمًا له، فحلف له بالطّلاق أن يعطيه حقّه غدًا، إلا أن يحولَ بينه وبينه قضاء الله عزّ وجل فلما كان من الغد جلسَ على الزّنا وشربَ الخمر؟ قال: لم يَحْنث، ولم تطلق منه امرأته[2].

حدثنا[3] القاضي أبو جعفر محمد بن أحمد بن محمد بن محمود

---

(1) إسناده حسن، أبو يحيى الحماني صدوق حسن الحديث، كما بيناه سابقًا.

(2) لقد ثبت أن أبا حنيفة كان من أوائل الذين ردوا على القدرية فألف «الفقه الأكبر» وفيه

اعتراض : امام ابو یوسفؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں کہا کہ انکا انتقال جہمی نظریہ پر ہوا

جواب 1 : سند کا راوی محمد بن سعید بن سلام مجہول ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے

جواب 2 : اسکا متن بھی امام ابو یوسفؒ کے واسطے سے صحیح سند سے منقول قول کے خلاف ہے جسے امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب اسماء الصفات ص 656 میں نقل کرنے کے بعد راویوں کو ثقہ کہا۔ جس میں ہے کہ امام ابو یوسف سے پوچھا گیا کیا ابو حنیفہؒ جہمی جیسی رائے / عقیدہ رکھتے تھے تو امام ابو یوسفؒ نے کہا معاذ اللہ (یعنی وہ ایسی سوچ یا عقیدہ نہیں رکھتے تھے) میں بھی ایسی سوچ نہیں رکھتا

سالم. قال: سمعتُ جدي، قال: قلتُ لأبي يوسُف: أكان أبو حنيفة مرجئًا؟ قال: نعم. قلت: أكان جَهْميًا؟ قال: نعم. قلت: فأين أنت منه؟ قال: إنما كان أبو حنيفة مُدَرِّسًا، فما كان من قوله حَسَنًا قَبِلناهُ، وما كان قَبِيحًا تركناه عليه[1].

أخبرنا أبو بكر محمد بن عُمر بن بُكير المُقرئ، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد بن سَمعان الرَّزَّاز، قال: حدثنا هيثم بن خَلَف الدُّوري، قال: حدثنا محمود بن غَيْلان، قال: حدثنا محمد بن سعيد، عن أبيه، قال: كنتُ مع أمير المؤمنين موسى بجُرْجان ومعنا أبو يوسُف، فسألتُه عن أبي حنيفة، فقال: وما تصنعُ به وقد ماتَ جَهْميًا[2].

= الثاني: ليس هناك من دليل على أن الفسوي روى عن أبي «جزء» هذا بواسطة، وليس من دليل أيضًا أن الواسطة هو أحمد بن الخليل فليس في نص يعقوب ما ينبىء عن مثل هذا، بَلْه تصريح الخطيب وقوله: «وقال يعقوب: حدثني أبو جزي»، فكان يتعين إثبات أن ما قاله الخطيب خطأ، وهو صواب لاتفاق النسخ الخطية كافة على هذه العبارة، لكن سقطت لفظة «بن» من المطبوع، وهي ثابتة في النسخ المعتمدة، وهي التي تحرفت في المطبوع من المعرفة إلى «عن».

الثالث: يظهر مما تقدم أن تخطئة ما جاء في تاريخ الخطيب غيرصواب، إذا استثنينا سقوط «بن» من النص.

الرابع: أن «عمرو بن سعيد بن مسلم» الذي روى عنه «أبو جزء» المزعوم لا وجود له في كتب العلم البتة، وصوابه ما ذكرنا: «وهو أبو جزي بن عمرو بن سعيد بن سالم»، وهو شيخ من شيوخ يعقوب لم أنشط للوقوف على ترجمة له.

وأظن، بل أكاد أجزم، بأن جده المقصود هو سعيد بن سالم القداح الكوفي نزيل مكة، فإنه يروي عن طبقة أبي يوسف، مثل مالك بن مغول والحسن بن صالح بن حي وغيرهما، وهو ممن كان يتابع أبا حنيفة في آرائه، وممن اتهم بالإرجاء أيضا، كما في ترجمته من تهذيب الكمال ١٠/ ٤٥٤- ٤٥٧، وحفيده هو شيخ يعقوب، والله أعلم.

(١) في إسناده شيخ يعقوب لم نقف على حاله، وأبو حنيفة لم يكن جهميًا، بل ثبت عنه أنه من أعداء جهم بن صفوان.

(٢) في إسناده محمد بن سعيد شيخ محمود بن غيلان لم أتبينه، فكثير ممن يسمى هكذا من هذه الطبقة كما في تهذيب الكمال، وجزم الكوثري أنه محمد بن سعيد بن سلم الباهلي، وهو منكر الحديث مضطربه، كما في تعجيل المنفعة ٣٦٤، ولا أدري على=

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ابو بکرؓ اور ابلیس کا ایمان ایک جیسا ہے۔

جواب 1 : الفزاری سے یہ قول نقل کرنے والا ابی صالح الفراء یعنی محبوب بن موسیٰ اگرچہ روایت حدیث میں ثقہ ہیں لیکن حکایت نقل کرنے میں حجت نہیں سوائے کسی کتاب کے جیسا کہ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا (سوالات ابی عبید الاجری 258/2)

جواب 2 : ابو اسحاق الفزاری کی باتیں امام ابو حنیفہؒ کے خلاف حجت نہیں کیونکہ یہ امام ابو حنیفہؒ سے عداوت رکھتے تھے اسکے علاوہ امام ابن سعدؒ نے الفزاری کو بہت غلطیاں کرنے والا کہا ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

النعمان سوشل میڈیا سروسز

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

أخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن دَرَسْتويه، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال[1]: حدثني عليّ بن عثمان بن نُفَيل، قال: حدثنا أبو مُسهِر[2]، قال: حدثنا يحيى بن حمزة، وسعيد[3] يسمع، أنَّ أبا حنيفة قال: لو أنَّ رجلاً عبدَ هذه النَّعل يتقرَّبُ بها إلى الله، لم أرَ بذلك بأسًا. فقال سعيد: هذا الكُفر صراحًا[4].

أخبرنا أبو سعيد الحسن بن محمد بن حَسْنويه الكاتب بأصبهان، قال: أخبرنا عبدالله بن محمد بن عيسى بن مَزْيد الخشّاب، قال: حدثنا أحمد بن مهدي بن رسْتُم، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثني عبدالسلام يعني ابن عبدالرحمن، قال: حدثني إسماعيل بن عيسى بن عليّ، قال: قال لي شريك: كَفَر أبو حنيفة بآيتين من كتاب الله تعالى، قال الله تعالى: ﴿وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [الآية] وقال الله تعالى: ﴿لِيَزْدَادُوا إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ [الفتح ٤] وزَعَم أبو حنيفة أنَّ الإيمان لا يزيدُ ولا ينقُص، وزَعَم أنَّ الصَّلاة ليست من دين الله[5].

أخبرنا أبو القاسم عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله السَّرّاج بنَيْسابور، قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن عَبْدوس الطَّرائفي، قال: حدثنا عثمان بن سعيد الدّارمي، قال: حدثنا محبوب بن موسى الأنطاكي، قال: سمعتُ أبا إسحاق الفَزاري يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: إيمان أبي بكر الصِّدِّيق، وإيمان إبليس واحد، قال إبليس: يا رب، وقال أبو بكر الصِّدِّيق: يا

---

* متروك.

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٤.

(٢) عبدالأعلى بن مسهر الغساني.

(٣) هو سعيد بن عبدالعزيز التنوخي.

(٤) إسناده صحيح، لكن هذا القول لا يمكن أن يصدر عن عامي، فضلاً عن أبي حنيفة، ويعقوب بن سفيان الفسوي كثير الإيراد لمثل هذه الأخبار والروايات.

(٥) يعني: ليست من الإيمان، وإلا فهذا لا يقوله العوام. وشريك هو ابن عبدالله النخعي القاضي ضعيف عند التفرد، كما بيناه في التحرير التقريب. على أن مسألة زيادة الإيمان ونقصه نظر إليها الأحناف من ناحية لفظية.

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جوتے کی عبادت جائز ہے

جواب 1 : یہ قول یحییٰ بن حمزہ نے امام ابو حنیفہؒ سے سنا نہیں اس لیے حجت نہیں

جواب 2 : یحییٰ کے علاوہ کوئی اور یہ بات نقل نہیں کرتا اس بات کے صحیح ہونے کی دلیل بھی موجود نہیں

جواب 3 : ایسا باطل عقیدہ کسی جاہل کا بھی نہیں ہو سکتا تو پھر اہلسنت کے امام کی طرف اسکی نسبت کیسے درست ہو سکتی ہے۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

أخبرنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال[1]: حدثني عليّ بن عُثمان بن نُفَيل، قال: حدثنا أبو مُسهر[2]، قال: حدثنا يحيى بن حمزة، وسعيد[3] يسمع، أنَّ أبا حنيفة قال: لو أنَّ رجلاً عبدَ هذه النَّعل يتقرَّبُ بها إلى الله، لم أرَ بذلك بأسًا. فقال سعيد: هذا الكُفْر صراحًا[4].

أخبرنا أبو سعيد الحسن بن محمد بن حَسْنويه الكاتب بأصبهان، قال: أخبرنا عبدالله بن محمد بن عيسى بن مَزْيد الخَشَّاب، قال: حدثنا أحمد بن مهدي بن رستُم، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثني عبدالسلام يعني ابن عبدالرحمن، قال: حدثني إسماعيل بن عيسى بن عليّ، قال: قال لي شريك: كفر أبو حنيفة بآيتين من كتاب الله تعالى، قال الله تعالى: ﴿وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾ [البينة] وقال الله تعالى: ﴿لِيَزْدَادُوٓا إِيمَٰنًا مَّعَ إِيمَٰنِهِمْ﴾ [الفتح ٤] وزَعَم أبو حنيفة أنَّ الإيمان لا يزيدُ ولا يَنْقُص، وزَعَم أنَّ الصلاة ليست من دين الله[5].

أخبرنا أبو القاسم عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله السَّرَّاج بنيسابور، قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن عَبْدوس الطَّرائفي، قال: حدثنا عُثمان بن سعيد الدَّارمي، قال: حدثنا محبوب بن موسى الأنطاكي، قال: سمعتُ أبا إسحاق الفَزاري يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: إيمان أبي بكر الصِّدِّيق، وإيمان إبليس واحد، قال إبليس: يا رب، وقال أبو بكر الصِّدِّيق: يا

---

* متروك.

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٤.

جواب 4 : ہمیں لگتا ہے کہ یہ امام ابو حنیفہؒ کے عمل کا رد عمل ہے کیونکہ جیسا کہ امام ابن ندیمؒ نے اپنی کتاب الفہرست میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے قدریہ کے رد میں رد علی قدریہ نام کی کتاب لکھی تھی اور یحییٰ بن حمزہ کا تعلق اسی باطل فرقے سے ہے اس لیے اس نے ایسی غلط بات امام صاحب کی طرف منسوب کی۔ اور یحییٰ کی بات اہلسنت کے امام کے خلاف قبول نہیں ہو سکتی لیکن حیرت ہے کہ سعید بن عبد العزیزؒ نے بنا تحقیق کے امام صاحب کی طرف کفر کی نسبت کیسے کر دی جبکہ راویوں کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ امام ابو حنیفہ کے انتقال کے بعد پیش آیا یعنی کوئی خود امام صاحب سے اس بات کی تصدیق نہیں کر سکتا

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حضرت آدمؑ اور ابلیس کا ایمان ایک جیسا ہے

جواب 1 : الفزاری سے یہ قول نقل کرنے والا ابی صالح الفراء یعنی محبوب بن موسیٰ اگرچہ روایت حدیث میں ثقہ ہیں لیکن حکایت نقل کرنے میں حجت نہیں سوائے کسی کتاب کے جیسا کہ امام ابو داودؒ نے فرمایا (سوالات ابی عبید الاجری 258/2)

جواب 2 : ابو اسحاق الفزاری کی باتیں امام ابو حنیفہؒ کے خلاف حجت نہیں کیونکہ یہ امام ابو حنیفہؒ سے عداوت رکھتے تھے اس کے علاوہ امام ابن سعدؒ نے الفزاری کو بہت غلطیاں کرنے والا کہا ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے

رب. قال أبو إسحاق: ومَن كان من المُرجئة ثم لم يقل هذا انكسر عليه قوله[1].

أخبرنا ابن الفضل، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر، قال: حدثنا يعقوب ابن سفيان، قال[2]: حدثنا أبو بكر الحُميدي، عن أبي صالح الفرّاء، عن الفزاري، قال: قال أبو حنيفة: إيمانُ آدم، وإيمان إبليس واحد. قال إبليس: ﴿رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي﴾ [الحجر ٣٩]، وقال: ﴿رَبِّ فَأَنظِرْنِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝﴾ [الحجر] وقال آدم: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا﴾[3] [الأعراف ٢٧].

حدثنا أبو طالب يحيى بن علي بن الطيب الدَّسْكري لفظًا بحُلوان، قال: أخبرنا أبو يعقوب يوسُف بن إبراهيم بن موسى بن إبراهيم السَّهْمي بجُرْجان، قال: حدثنا أبو شافع مَعبد بن جُمعة الرُّوياني، قال: حدثنا أحمد ابن هشام بن طويل، قال: سمعتُ القاسم بن عُثمان يقول: مَرّ أبو حنيفة بسكران يبول قائمًا، فقال أبو حنيفة: لو بلتَ جالسًا؟ قال: فنظر في وجهه وقال: ألا تمرُّ يا مرجيء؟ قال له أبو حنيفة: هذا جزائي منك؟ صيَّرتُ إيمانك كإيمان جبريل![4]

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا عبدالأعلى بن واصل، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا ابن فُضَيل عن القاسم بن حبيب، قال: وَضعتُ نعلي في الحَصى ثم قلت لأبي حنيفة: أرأيتَ رجلاً صلّى لهذه النعل حتى مات، إلاّ أنه يعرف الله بقلبه؟ فقال: مؤمنٌ، فقلت: لا أكلمك أبدًا[5].

أخبرني الخَلاّل، قال: حدثنا عليّ بن عُمر بن محمد المشتري، قال: حدثنا محمد بن جعفر الأدمي، قال: حدثنا أحمد بن عُبيد، قال: حدثنا طاهر

---

(١) هذا متن مُنكر بإسناد صحيح، ولعله من تأويل الكلام، نسأل الله السلامة، فما نظن أبا حنيفة يقول مثل هذا.

(٢) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٨-٧٨٩.

(٣) انظر تعليقنا على الرواية السابقة.

(٤) إسناده تالف، والخبر موضوع، معبد بن جمعة الروياني كذاب (الميزان ٤/ ١٤٠).

(٥) إسناده ضعيف، القاسم بن حبيب التمار ضعيف كما بيناه في «التحرير التقريب»، وفي الخبر تلاعب بالألفاظ.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کو سب سے پہلے مخلوق کہنے والے امام ابو حنیفہؒ ہیں۔

جواب 1 : اس قول کی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے پہلے بات کرتے ہیں سند کی اس سند میں اسحاق بن عبد الرحمن مجہول ہے اس لیے یہ سند ضعیف ہے اس کے علاوہ اسکے متن میں بھی اضطراب ہے اسی سند سے یہ قول اخبار القضاء ص 653 میں بھی موجود ہے وہاں امام ابو یوسفؒ کا قول ہے کہ قرآن کو سب سے پہلے غیر مخلوق کہنے والے امام ابو حنیفہؒ ہیں

جواب 2 : امام ابو القاسمؒ نے لکھا کہ ائمہ کے نزدیک اس میں اختلاف نہیں کے قرآن کو سب سے پہلے مخلوق کہنے والا جعد بن درہم ہے (شرح اصول اعتقاد اہلسنت 256) یہی بات امام ابن کثیر نے بھی لکھی ہے (البدایہ والنهایہ)

وقال النَّخعي: حدثنا محمد بن شاذان الجَوْهري، قال: سمعتُ أبا سليمان الجُوزجاني، ومُعَلَّى بن منصور الرَّازي يقولان: ما تكلَّم أبو حنيفة ولا أبو يوسُف، ولا زُفَر، ولا محمد، ولا أحد من أصحابهم في القُرآن، وإنما تكلَّم في القرآن بشر المَرِيسي، وابن أبي دؤاد فهؤلاء شانوا أصحابَ أبي حنيفة[1].

ذكر الروايات عَمَّن حَكَى عن أبي حنيفة القول بخلق القرآن

أخبرنا البَرْقاني، قال: حدثني محمد بن العباس الخَزَّاز، قال: حدثنا جعفر بن محمد الصَّنْدلي، قال: حدثنا إسحاق بن إبراهيم ابن عم ابن مَنيع[2]، قال: حدثنا إسحاق بن عبدالرحمن، قال: حدثنا حسن بن أبي مالك، عن أبي يوسُف، قال: أول من قال القُرآن مخلوقٌ أبو حنيفة[3].

كتب إليَّ عبدالرحمن بن عُثمان الدِّمشقي، وحدثناه[4] عبدالعزيز بن أبي طاهر، عنه[5]، قال: أخبرنا أبو المَيْمون البَجَلي، قال: حدثنا أبو زُرعة عبدالرحمن بن عَمرو، قال[6]: أخبرني محمد بن الوليد، قال: سمعتُ أبا مُسْهِر يقول: قال سَلَمة بن عَمرو القاضي على المِنْبر: لا رَحِمَ الله أبا حنيفة، فإنه أولُ من زَعَم أنَّ القُرآن مخلوق[7].

---

(١) إسناده صحيح.

(٢) هو إسحاق بن إبراهيم بن عبدالرحمن، أبو يعقوب المعروف بالبغوي ثقة توفي سنة (٢٥٩) كما في ترجمته من هذا الكتاب (٧/ الترجمة ٣٣٤٧).

(٣) في إسناده إسحاق بن عبدالرحمن لم نتبينه، ولم يذكر المزي في شيوخ البغوي مثل هذا الاسم، فالله أعلم به وبحاله.

(٤) في م: «أخبرناه»، خطأ.

(٥) سقطت من م.

(٦) تاريخ أبي زرعة الدمشقي ١/ ٥٠٦.

(٧) سلمة بن عمرو هو العقيلي، كان قاضياً بدمشق في أيام بني العباس، ترجمه ابن عساكر في تاريخ دمشق (تهذيبه ٦/ ٢٣٤)، وساق له هذا الخبر، ولا تدل ترجمته على أنه ثقة، بل هو مجهول الحال في الرواية.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام ابویوسف ؒ سے پوچھا گیا کہ امام ابو حنیفہ ؒ قرآن کے بارے میں کیا کہتے تھے ابو یوسف ؒ نے کہا وہ قرآن کو مخلوق کہتے تھے

جواب : اس سند کے راوی ابوالقاسم البغوی اگرچہ ثقہ ہیں لیکن کتاب کے محقق نے ان کے بارے میں امام ذہبی ؒ کی کتاب میزان الاعتدال سے نقل کیا ہے کہ آپ خراب زبان والے تھے ثقہ راویوں کے بارے میں بے وجہ کلام کرتے تھے۔ امام ابن عدی ؒ نے لکھا کہ اہل علم اور مشائخ ان کے ضعف پر متفق تھے۔ لہذا اس سند سے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی نہ مانے تو ہم کہیں گے کہ یہ قول شاذ ہے اور صحیح سندوں سے مروی اقوال کے خلاف ہے اسکے علاوہ صحیح سند سے ثابت ہے کہ امام صاحب اپنے آخری وقت تک قرآن کے غیر مخلوق ہونے کے قائل تھے جیسا کہ امام ابو یوسف کے واسطے سے منقول ہے (اسماء والصفات 656)

أخبرنا العَتيقي، قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن عليّ الطَّاهري، قال: حدثنا أبو القاسم البَغَوي، قال: حدثنا زياد بن أيوب، قال: حدثني حسن بن أبي مالك، وكان من خيار عباد الله، قال: قلتُ لأبي يوسُف القاضي: ما كان أبو حنيفة يقول في القُرآن؟ قال: فقال: كان يقول: القُرآن مخلوق. قال: قلت: فأنت يا أبا يوسُف؟ فقال: لا. قال أبو القاسم: فحدّثتُ بهذا الحديث القاضي البرتي، فقال لي: وأيُّ حسن كان وأيّ حسن كان؟! يعني الحسن بن أبي مالك.

تاريخ مدينة السلام
وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء
من غير أهلها ووارديها
تأليف
الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت
الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ
المجلد الخامس عشر
موسى - واصل
٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

يوسف بن إبراهيم الدقاق روايته عن القاسم بن أبي صالح الهمذاني، عن محمد بن أيوب الرازي[١]، قال: سمعت محمد بن سعيد بن سابق، يقول:

سألت أبا يوسف، فقلتُ: أكان أبو حنيفة يقول: القرآنُ مخلوقٌ؟ فقال: معاذَ اللهِ، ولا أنا أقولُهُ. فقلتُ أكان يرى رأيَ جهمٍ؟ فقال: معاذَ اللهِ، ولا أنا أقولُهُ.

راويه ثقة[٢].

كتاب
الأسماء والصفات

امام ابو یوسف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سال تک امام ابو حنیفہ ؒ سے اس معاملے میں بات کی کہ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔ پس میری اور انکی رائے اس پر متفق ہو گئی کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے (اسماء والصفات 656 سند صحیح) اسکے علاوہ امام ابو سلیمان جوزجانی ؒ معلی بن منصور ؒ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ ؒ امام ابو یوسف ؒ امام ابو محمد امام اور امام زفر ؒ نے قرآن کے بارے میں لب کشائی نہیں کی۔ بشر المریسی اور ابن ابی داؤد نے اس بارے میں لب کشائی کی (قرآن کو مخلوق کہا) امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کی شان کو مجروح کیا (تاریخ بغداد 518/15 سند صحیح)

اعتراض : امام ابو یوسفؒ سے پوچھا گیا کہ آپ امام ابو حنیفہؒ سے روایت کیوں نہیں کرتے تو انھوں نے فرمایا جب ابو حنیفہؒ فوت ہوئے تو یہ نظریہ رکھتے تھے کہ قرآن مخلوق ہے

جواب 1 : اس قول کی سند صحیح نہیں اسکا ایک راوی عمر بن حسن قاضی ضعیف ہے جیسا کہ امام ذھبیؒ نے نقل کیا ہے (المغنی فی الضعفاء 38/2) محقق نے بھی حاشیہ میں اس راوی کا متروک ہونا نقل کیا ہے۔

جواب 2 : صحیح سند سے ثابت ہے کے امام ابو حنیفہؒ اپنے آخری وقت تک قرآن کے غیر مخلوق ہونے کے قائل تھے جیسا کہ امام ابو یوسف کے واسطے سے امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے (السماء والصفات 656)

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

أخبرنا العتيقي، قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن عليّ الطاهري، قال: حدثنا أبو القاسم البغوي، قال: حدثنا زياد بن أيوب، قال: حدثني حسن بن أبي مالك، وكان من خيار عباد الله، قال: قلتُ لأبي يوسُف القاضي: ما كان أبو حنيفة يقول في القُرآن؟ قال: فقال: كان يقول: القُرآن مخلوق. قال: قلت: فأنت يا أبا يوسُف؟ فقال: لا. قال أبو القاسم: فحدثتُ بهذا الحديث القاضي البرتي، فقال لي: وأيُّ حسن كان وأيّ حسن كان؟! يعني الحسن بن أبي مالك. قال أبو القاسم: فقلتُ للبرتي: هذا قول أبي حنيفة؟ قال: نعم المشؤم. قال: وجعل يقول: أحدث بخلقي[١].

أخبرني الحسن بن محمد الخلّال، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم بن الحسن، قال: حدثنا عُمر بن الحسن القاضي، قال: حدثنا إسماعيل بن إسحاق، قال: حدثنا نَصْر بن عليّ، قال: حدثنا الأصمعي، قال: حدثنا سعيد ابن سَلْم الباهلي، قال: قلنا لأبي يوسُف: لمَ لا[٢] تحدثنا عن أبي حنيفة؟ قال: ما تصنعون به؟ ماتَ يوم ماتَ يقول: القرآن مخلوق[٣].

أخبرني محمد بن عليّ المُقرىء، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله النَّيسابوري الحافظ، قال: سمعتُ محمد بن صالح بن هانىء يقول: سمعتُ مُسَدَّد بن قطن يقول: سمعتُ أبي يقول سمعتُ يحيى بن عبدالحميد يقول: سمعتُ عشرة كلُّهم ثقات يقولون: سمعنا أبا حنيفة يقول: القُرآن مخلوق[٤].

---

(١) أبو القاسم البغوي ثقة من معمري الرواة ببغداد، لكنه كان بذيء اللسان يتكلم في الثقات، كما في ترجمته من الميزان ٢/ ٤٩٣.

(٢) في م: «لم لم»، وما هنا من النسخ.

(٣) سعيد بن سلم الباهلي كان من عمال العباسيين، ذكر أبو حاتم أن محله الصدق (الجرح والتعديل ٤/ الترجمة ١٢٩) وتقدمت ترجمته في هذا الكتاب (١٠/ الترجمة ٤٦١١)، والأشناني متروك واتهمه الدارقطني بالكذب كما في سؤالات الحاكم له ٢٥٢، وترجمته من هذا الكتاب (١٣/ الترجمة ٥٩٣٣)، والميزان ٣/ ١٨٥، فإسناده تالف.

(٤) إسناده ضعيف، لضعف قطن بن إبراهيم بن عيسى أبو سعيد النيسابوري، والد مسدد، ويحيى بن عبدالحميد لم يبين من هؤلاء العشرة الثقات، فهم في عداد المجهولين.

اعتراض: امام اسماعیل بن حمادؒ نے کہا کے قرآن مخلوق ہے یہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے

جواب: اس سند کا راوی حسین بن عبدالاول ضعیف ہے جیسا کہ امام ذھبیؒ نے نقل کیا ہے (میزان الاعتدال 539/1) دوسری اور اہم بات کہ سند میں انقطاع ہے کیونکہ امام اسماعیلؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے نہیں سنا۔

لہذا یہ قول سند کے لحاظ سے ضعیف ہے

حدثنا أبو عبدالله الحُسين بن شُجاع الصُّوفي، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر ابن محمد بن سَلْم الخُتُلي، قال: حدثنا يعقوب بن يوسُف المُطَّوعي، قال: حدثنا حُسين بن الأسود، قال: حدثنا حُسين بن عبدالأول، قال: أخبرني إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، قال: هو قول أبي حنيفة: القرآن مخلوق[1].

أخبرني الخَلَّال، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا عُمر بن الحسن القاضي، قال: أخبرنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، قال: حدثنا عباس بن عبدالعظيم، قال: حدثنا أحمد بن يونُس، قال: كان أبو حنيفة، في مجلس عيسى بن موسى، فقال: القُرآن مخلوقٌ، قال: فقال: أخرجوه، فإن تابَ وإلا فاضربوا عُنُقَه[2].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن إسحاق بن وَهْب البُنْدار، قال: حدثنا محمد بن العباس يعني المؤدِّب، قال: حدثنا أبو محمد شيخ له، قال: أخبرني أحمد بن يونُس، قال: اجتَمع ابن أبي ليلى وأبو حنيفة عند عيسى بن موسى العباسي والي الكوفة، قال: فتكلَّما عنده، قال: فقال أبو حنيفة: القُرآن مخلوق. قال: فقال عيسى لابن أبي ليلى: اخرج فاستَتِبْه، فإن تابَ وإلا فاضرب عُنُقَه[3].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا دَعْلَج بن أحمد، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبَّار، قال: حدثنا سُفيان بن وكيع، قال: جاء عُمر بن حماد بن أبي حنيفة، فجلسَ إلينا، فقال: سمعتُ أبي حمادًا يقول: بعثَ ابن أبي ليلى إلى أبي حنيفة فسأله عن القُرآن، فقال: مخلوقٌ، فقال: تتوبُ وإلا أقدمتُ عليك؟ قال: فتابعه. فقال: القرآن كلامُ الله، قال: فدارَ به في الخلق يخبرهم أنه قد تابَ من قوله القُرآن مخلوق. فقال أبي: فقلت لأبي حنيفة: كيف صرتَ إلى

(١) إسناده ضعيف جدًا، الحسين بن عبدالأول، قال أبو زرعة: لا أحدث عنه، وقال أبو حاتم: تكلم الناس فيه، وكذبه ابن معين (الميزان ١/ ٥٣٩)، وإسماعيل بن حماد ضعيف.

(٢) إسناده ضعيف جدًا، عمر بن الحسن هو الأشناني المتروك، كما بيناه قبل قليل.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة أبي محمد شيخ محمد بن العباس المؤدب.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض : امام حمادؒ کے مطابق امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قرآن مخلوق ہے

جواب : اس قول کی سند صحیح نہیں اسکے راوی سفیان بن وکیع پر کافی کلام ہے جیساکہ امام ذھبیؒ نے میزان الاعتدال 173/2 میں نقل کیا ہے ۔ اسکے علاوی سند کے راوی عمر بن حماد بھی مجہول ہیں ۔ لہذا اس قول کی سند ضعیف ہے

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء
من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

حدثنا أبو عبدالله الحُسين بن شُجاع الصُّوفي، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر ابن محمد بن سَلْم الخُتُّلي، قال: حدثنا يعقوب بن يوسُف المُطَّوعي، قال: حدثنا حُسين بن الأسود، قال: حدثنا حُسين بن عبدالأول، قال: أخبرني إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، قال: هو قول أبي حنيفة: القرآن مخلوق[1].

أخبرني الخَلال، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثنا عُمر بن الحسن القاضي، قال: أخبرنا إسماعيل بن إسحاق القاضي، قال: حدثنا عباس بن عبدالعظيم، قال: حدثنا أحمد بن يونُس، قال: كان أبو حنيفة، في مجلس عيسى بن موسى، فقال: القُرآن مخلوقٌ، قال: فقال: أخرجوه، فإن تابَ وإلا فاضربوا عُنُقَه[2].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن إسحاق بن وَهْب البُنْدار، قال: حدثنا محمد بن العباس يعني المؤدِّب، قال: حدثنا أبو محمد شيخ له، قال: أخبرني أحمد بن يونُس، قال: اجتمع ابن أبي ليلى وأبو حنيفة عند عيسى بن موسى العباسي والي الكوفة، قال: فتكلَّما عنده، قال: فقال أبو حنيفة: القُرآن مخلوق. قال: فقال عيسى لابن أبي ليلى: اخرج فاستَتِبْهُ، فإن تابَ وإلا فاضرب عُنُقَه[3].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا دَعْلَج بن أحمد، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبَّار، قال: حدثنا سُفيان بن وكيع، قال: جاء عُمر بن حماد بن أبي حنيفة، فجلسَ إلينا، فقال: سمعتُ أبي حمادًا يقول: بعثَ ابن أبي ليلى إلى أبي حنيفة فسأله عن القُرآن، فقال: مخلوقٌ، فقال: تتوبُ وإلا أقدمتُ عليك؟ قال: فتابعه. فقال: القرآن كلامُ الله، قال: فدارَ به في الخلق يخبرهم أنه قد تابَ من قوله القُرآن مخلوق. فقال أبي: فقلت لأبي حنيفة: كيف صرتَ إلى

(١) إسناده ضعيف جدًا، الحسين بن عبدالأول، قال أبو زرعة: لا أحدث عنه، وقال أبو حاتم: تكلم الناس فيه، وكذبه ابن معين (الميزان ١/ ٥٣٩)، وإسماعيل بن حماد ضعيف.

(٢) إسناده ضعيف جدًا، عمر بن الحسن هو الأشناني المتروك، كما بيناه قبل قليل.

(٣) إسناده ضعيف، لجهالة أبي محمد شيخ محمد بن العباس المؤدب.

اعتراض: دس آدمیوں کا کہنا کہ ابو حنیفہؒ قران کو مخلوق ماننے کا نظریہ رکھتے تھے

جواب: اسکی سند صحیح نہیں سند کے راوی قطان بن ابراہیم کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ تب معتبر ہیں جب کتاب سے روایت کریں جیساکہ امام ذہبیؒ نے نقل کیا ہے (میزان الاعتدال 390/3)

جواب 2: اسکے علاوہ امام یحیٰ نے ان دس لوگوں کے نام نہیں بتائے جن سے انہوں نے یہ بات سنی اسلیے یہ لوگ مجہول شمار ہونگے۔

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

أخبرنا العتيقي، قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن عليّ الطّاهري، قال: حدثنا أبو القاسم البغوي، قال: حدثنا زياد بن أيوب، قال: حدثني حسن بن أبي مالك، وكان من خيار عباد الله، قال: قلتُ لأبي يوسُف القاضي: ما كان أبو حنيفة يقول في القرآن؟ قال: فقال: كان يقول: القُرآن مخلوق. قال: قلت: فأنت يا أبا يوسُف؟ فقال: لا. قال أبو القاسم: فحدَّثتُ بهذا الحديث القاضي البِرْتي، فقال لي: وأيُّ حسن كان وأيّ حسن كان؟! يعني الحسن بن أبي مالك. قال أبو القاسم: فقلتُ للبِرْتي: هذا قول أبي حنيفة؟ قال: نعم المشؤم. قال: وجعل يقول: أحدث بخَلْقي[1].

أخبرني الحسن بن محمد الخَلّال، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم بن الحسن، قال: حدثنا عُمر بن الحسن القاضي، قال: حدثنا إسماعيل بن إسحاق، قال: حدثنا نَصر بن عليّ، قال: حدثنا الأصمعي، قال: حدثنا سعيد ابن سَلْم الباهلي، قال: قلنا لأبي يوسُف: لمَ لا[2] تحدثنا عن أبي حنيفة؟ قال: ما تصنعون به؟ ماتَ يوم ماتَ يقول: القرآن مخلوق[3].

أخبرني محمد بن عليّ المُقرىء، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله النَّيسابوري الحافظ، قال: سمعتُ محمد بن صالح بن هانىء يقول: سمعتُ مُسَدَّد بن قَطَن يقول: سمعتُ أبي يقول سمعتُ يحيى بن عبدالحميد يقول: سمعتُ عشرة كلُّهم ثقات يقولون: سمعنا أبا حنيفة يقول: القُرآن مخلوق[4].

(١) أبو القاسم البغوي ثقة من معمري الرواة ببغداد، لكنه كان بلديه اللسان يتكلم في الثقات، كما في ترجمته من الميزان ٢/ ٤٩٣.

(٢) في م: «لم لم»، وما هنا من النسخ.

(٣) سعيد بن سلم الباهلي كان من عمال العباسيين، ذكر أبوحاتم أن محله الصدق (الجرح والتعديل ٤/ الترجمة ١٢٩) وتقدمت ترجمته في هذا الكتاب (١٠/ الترجمة ٤٦١١)، والأشناني متروك واتهمه الدارقطني بالكذب كما في سؤالات الحاكم له ٢٥٢، وترجمته من هذا الكتاب (١٣/ الترجمة ٥٩٣٣)، والميزان ٣/ ١٨٥، فإسناده تالف.

(٤) إسناده ضعيف، لضعف قطن بن إبراهيم بن عيسى أبو سعيد النيسابوري، والد مسدد، ويحيى بن عبدالحميد لم يبين من هؤلاء العشرة الثقات، فهم في عداد المجهولين.

اعتراض : قاضی شریکؒ نے کہا امام ابو حنیفہؒ سے توبہ کرانا اتنا مشہور ہے کہ کنواری لڑکیاں بھی اپنے پردوں میں جانتی ہیں

جواب : قاضی شریک پر خود جرح ہے انکی بات حجت نہیں بن سکتی دوسری اور سب سے اہم بات کس محدث نے امام ابو حنیفہؒ کو توبہ کراتے خود دیکھا ہے اور کس وجہ سے توبہ کرائی گئی یہ کسی صحیح سند سے ثابت نہیں لہذا توبہ کی بات حجت نہیں بن سکتی۔

فرماه[1] به[2].

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: قيل لشَريك: استُتيبَ أبو حنيفة؟ قال: قد علم ذاك العَواتق في خُدورهن[3].

أخبرنا ابنُ الفَضل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتَوَيه، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال[4]: حدثني الوليد، قال: حدثني أبو مُسهِر، قال: حدثني محمد ابن فُلَيح المَدَني، عن أخيه سُليمان وكان عَلّامةً بالناس: أنّ الذي استتابَ أبا حنيفة خالد القَسري، قال: فلما رأى ذلك أخذ في الرّأي ليعمي به[5].

ورُوي أن يوسُف بن عُمر استتابَه، وقيل: إنه لما تابَ رَجَع وأظهر القولَ بخلق القُرآن، فاستُتيبَ دفعة ثانية فيحتمل أن يكون يوسُف استتابَه مرة، وخالد استتابه مرة، والله أعلم[6].

أخبرنا عليّ بن طَلْحة المُقرئ، والحسن بن عليّ الجَوْهري؛ قالا: أخبرنا عبدالعزيز بن جعفر الخرَقي، قال: حدثنا عليّ بن إسحاق بن زاطيا، قال: حدثنا أبو مَعْمَر القَطيعي، قال: حدثنا حجّاج الأعور، عن قيس بن الرَّبيع، قال: رأيتُ يوسُف بن عُمر[7] أميرَ الكوفة أقامَ أبا حنيفة على المصطبة يَستتيبه

---

(١) في م: «فرمي»، وهو تحريف.

(٢) إسناده ضعيف؛ عبدالرحمن بن الحكم بن بشر بن سلمان ليس بالمشهور في الرواية، وأبوه الحكم ليس له في الكتب الستة سوى حديث واحد أخرجه الترمذي (٦٠٦) واستغربه، فإن كان هو الذي كان عند حماد فهذا حاله، وإن كان غيره فهو مجهول.

(٣) إسناده ضعيف، لضعف شريك.

(٤) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٦.

(٥) إسناده ضعيف، محمد بن فليح ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب»، وسليمان بن فليح، قال أبو زرعة: «لا أعرفه ولا أعرف لفليح ولدًا غير محمد ويحيى» (الجرح والتعديل ٤/ الترجمة ٥٩٤).

(٦) وهذا لا يصح كما سيأتي بيانه.

(٧) في م: «عثمان»، وهو تحريف بيّن.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ جہم بن صفوان کی بیوی ہماری عورتوں کو ادب سکھانے آتی تھی

جواب : اسکی سند سخت ضعیف ہے کیونکہ سند کا راوی زنبور متروک الحدیث ہے جیسا کہ حاشیہ میں بھی وضاحت ہے اسکے علاوہ امام ابوحنیفہ سے تاریخ بغداد 515/15 پر حسن سند سے منقول ہے کہ وہ جہم بن صفوان کو کافر کہتے تھے تو کافر کی بیوی سے اپنے خاندان کی عورتوں کو ادب کیوں سکھائیں گے

أخبرنا محمد بن إسماعيل بن عُمر البَجَلي، قال: حدثنا محمد بن محمد ابن عبدالله المُطُوّعي(١) النيسابوري، قال: حدثنا أبو حامد بن بلال، قال: حدثنا سَخْتويه(٢) بن مازيار، قال: حدثنا عليّ بن عُثمان، قال: سمعتُ زُنْبورًا يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: قَدِمت علينا امرأةُ جَهْم بن صَفْوان فأدّبت نساءَنا(٣).

أخبرنا الحسن بن ال
أحمد بن جعفر بن سَلْم ال
حدثنا منصور بن أبي مُزاحِ
أبا حنيفة، أو حدثني الثقة أ
قَدِمتُ من(٤) خُراسان، يقودُ
قد حُكِيَ، عن بشر
جَهْمًا ويعيبُ قولَه.

أخبرنا الخَلّال، قال
حدثهم، قال: حدثنا محمد
قال: سمعتُ أبا يوسُف
بخُراسان، الجَهْميه والمُشَبِّهة
وقال النَّخعي: حدثنا

تاريخ مدينة السلام

أي شيء استند في هذا الج
محمود بن غيلان من الرواة

(١) في م: «الطويل»، وهو تحـ
(٢) في م: «ابن سختويه»، خطأ.
(٣) إسناده ضعيف، زنبور هو محمد بن يعلى السلمي، قال البخاري: ذاهب الحديث، وقال أبوحاتم الرازي والذهبي: متروك، وضعفه أبو زرعة الرازي، والنسائي، والساجي، والعقيلي، وابن حبان والدارقطني، كما في تهذيب الكمال ٢٧/٤٦-٤٧.
(٤) سقطت من م.
(٥) إسناده ضعيف، لجهالة من رأى أبا حنيفة، والخبر منكر تظهر عليه آثار الوضع.
(٦) إسناده صحيح، رجاله ثقات.

جهمًا ويعيب قوله.

أخبرنا الخَلّال، قال: أخبرنا الحَرِيري أنّ عليّ بن محمد النَّخعي حدثهم، قال: حدثنا محمد بن الحسن بن مُكْرَم، قال: حدثنا بشر بن الوليد، قال: سمعتُ أبا يوسُف يقول: قال أبو حنيفة: صِنْفان من شر الناس بخُراسان، الجَهْميه والمُشَبِّهة، وربما قال: والمُقاتلية(٦).

وقال النَّخعي: حدثنا محمد

تاريخ مدينة السلام

أي شيء استند في هذا الجزء، فله
محمود بن غيلان من الرواة عنه ا

(١) في م: «الطويل»، وهو تحريف.
(٢) في م: «ابن سختويه»، خطأ.
(٣) إسناده ضعيف، زنبور هو محمد
وقال أبوحاتم الرازي والذهبي:
والساجي، والعقيلي، وابن حبان و
(٤) سقطت من م.
(٥) إسناده ضعيف، لجهالة من رأى أبا
(٦) إسناده صحيح، رجاله ثقات.

عبدالحميد بن عبدالرحمن الحِمّاني، عن أبيه، سمعتُ أبا حنيفة يقول: جَهْم بن صَفْوان كافر(١).

وليس عندنا شكٌّ في أنّ أبا حنيفة يُخالفُ المُعتزلة في الوعيد، لأنه مُرجئ، وفي خلق الأفعال، لأنه كان يُثبت القَدَر.

أخبرنا ابن رِزْق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا أبو يحيى ابن المُقرئ، قال: سمعتُ أبي يقول: رأيتُ رجلاً أحمر كأنه من رجال الشّام، سأل أبا حنيفة، فقال: رجلٌ لزِمَ غريمًا له، فحلف له بالطلاق أن يعطيه حقّه غدًا، إلا أن يحولَ بينه وبينه قضاء الله عزّ وجل فلما كان من الغد جلسَ على الزّنا وشَرِبَ الخمر؟ قال: لم يَحْنث، ولم تطلق منه امرأته(٢).

حدثنا(٣) القاضي أبو جعفر محمد بن أحمد بن محمد بن محمود

---

(١) إسناده حسن، أبو يحيى الحماني صدوق حسن الحديث، كما بيناه سابقًا.
(٢) لقد ثبت أن أبا حنيفة كان من أوائل الذين ردوا على القدرية فألف «الفقه الأكبر» وفيه

اعتراض: امام ابو حنیفہؒ نے کہا جو آدمی کعبہ کو حق مانتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا وہ کہاں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے کی گواہی دیتا ہے لیکن وہ کہاں مدفون ہیں علم نہیں ایسا آدمی مومن ہے

جواب: اسکی سند صحیح نہیں سند کے راوی حارث بن عمر کو امام ابن خزیمہؒ نے کذاب اور امام ابن حبانؒ اور امام حاکمؒ نے ثقہ سے موضوع روایات بیان کرنے والا کہا ہے۔ (میزان الاعتدال 440/1)

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

نحنُ المؤمنون، وأهل القِبْلة عندنا مؤمنون؛ في المناكحة، والمواريث، والصَّلاة، والإقرار، ولنا ذنوب ولا ندري ما حالُنا عند الله؟ قال وكيع: وقال أبو حنيفة: من قال بقول سُفيان هذا فهو عندنا شاك، نحن المؤمنون هنا وعند الله حقًّا. قال وكيع: ونحنُ نقول بقول سُفيان، وقول أبي حنيفة عندنا جرأة.

أخبرنا عليّ بن محمد بن عبدالله المُعَدِّل، قال: أخبرنا محمد بن عَمرو ابن البَخْتري الرَّزّاز، قال: حدثنا حنبل بن إسحاق، قال: حدثنا الحُميدي، قال: حدثنا حمزة بن الحارث بن عُمير، عن أبيه، قال: سمعتُ رجلاً يسألُ أبا حنيفة في المسجد الحرام عن رجل، قال: أشهدُ أنّ الكعبة حقّ، ولكن لا أدري: هي هذه التي بمكة أم لا؟ فقال: مؤمن حقًّا. وسأله عن رجل، قال: أشهدُ أنّ محمد بن عبدالله نبيٌّ ولكن لا أدري: هو الذي قبرُه بالمدينة أم لا؟ فقال: مؤمن حقًّا. قال الحُميدي: ومن قال هذا فقد كَفَر. قال: وكان سُفيان يحدِّث به عن حمزة بن الحارث[1].

أخبرني الحسن بن محمد الخلّال، قال: حدثنا محمد بن العباس الخزّاز. وأخبرنا محمد بن أحمد بن محمد بن حَسْنون النَّرْسي، قال: أخبرنا موسى بن عيسى بن عبدالله السَّرّاج؛ قالا: حدثنا محمد بن محمد الباغَنْدي، قال: حدثنا أبي، قال: كنتُ عند عبدالله بن الزُّبير[2] فأتاه كتابُ أحمد بن حنبل: اكتب إليَّ بأشنع مسألة عن أبي حنيفة. فكَتَبَ إليه: حدثني الحارث بن عُمير، قال: سمعتُ أبا حنيفة يقول: لو أنّ رجلاً قال: أعرفُ لله بيتًا ولا أدري أهو الذي بمكة أو غيره، أمؤمن هو؟ قال: نعم. ولو أنّ رجلاً قال: أعلمُ أنّ النبيّ ﷺ قد ماتَ ولا أدري أدُفِنَ بالمدينة أو غيرها، أمؤمن هو؟ قال: نعم[3].

(١) إسناده ضعيف، وعلته الحارث بن عمير أبو عمير البصري كذبه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم، وضعّفه الذهبي، كما بيناه مفصلاً في «تحرير التقريب». وهذه الرواية غير قادحة أصلاً في أبي حنيفة، كما يظهر من تعليق لابن حزم في الفصل ٣/ ٢٤٩ إذ كان السائل من جهلاء الناس غير العارفين.

(٢) هو الحميدي صاحب «المسند».

(٣) إسناده ضعيف، لضعف الحارث بن عمير، كما بيناه في «تحرير التقريب»، وهي

اعتراض : امام ابو حنیفہؒ سے دو بار کفر سے توبہ کرائی گئی

جواب : امام ابوقطانؒ نے سفیان ثوریؒ سے اس توبہ کی وجہ پوچھی تو سفیان ثوریؒ نے کہا جب سے میں نے یہ بیان کیا تمہارے علاوہ کسی نے اس کے بارے سوال نہیں کیا اور اپنا سر جھکا لیا اور کہا واصل (خارجی) کوفہ آیا تو ایک جماعت نے اس سے کہا کے یہاں ایک شخص (ابو حنیفہ) ہے جو گناہگار کو کافر نہیں کہتا اس نے ابو حنیفہؒ سے کہا آپ گناہگار کو کافر نہیں کہتے آپؒ نے کہا یہ تو میرا ماننا ہے واصل نے کہا یہ کفر ہے اگر تو نے توبہ کرلی تو ہم تیری توبہ قبول کرلیں گے ورنہ تجھے قتل کردیں گے امام ابو حنیفہؒ نے (بطور عاجزانہ) کہا میں توبہ کرتا ہوں (فضائل ابی حنیفہ 74)

سمعتُ سُفيان الثوري يقول: استُتيب أبو حنيفة[1] من الكفر مرّتين[2].

وأخبرنا ابن رِزْق، قال: أخبرنا ابن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن علي الأبّار، قال: حدثنا محمد بن يحيى، قال: حدثنا نُعيم بن حماد، قال: حدثني يحيى بن سعيد ومُعاذ بن مُعاذ؛ قالا. وأخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب، قال[3]: حدثنا نُعيم، قال: سمعتُ مُعاذ بن مُعاذ ويحيى بن سعيد يقولان: سمعنا سُفيان يقول: استُتيبَ أبو حنيفة من الكفر مرّتين[4]. وقال يعقوب: مرارًا[5].

أخبرنا أبو نُعيم الحافظ، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن، قال: حدثنا بِشْر بن موسى، قال: حدثنا عبدالله بن الزُّبير الحُميدي، قال: سمعتُ مؤمَّلاً يقول: استُتيبَ أبو حنيفة من الدَّهْر مرّتين[6].

أخبرنا أبو سعيد الحسن بن محمد بن عبدالله بن حَسْنُويه الكاتب بأصبهان، قال: أخبرنا أبو محمد عبدالله بن محمد بن عيسى بن مَزْيد الخَشّاب، قال: حدثنا أحمد بن مهدي، قال: حدثنا عبدالله بن مَعْمَر، قال: حدثنا مؤمّل بن إسماعيل، قال: سمعتُ سُفيان الثوري يقول: إنَّ أبا حنيفة استُتيبَ من الزَّندقة مرّتين[7]. وقال أحمد بن مهدي: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثني سليمان بن عبيدالله[8]، قال: حدثنا جرير، عن ثَعْلَبة، قال:

---

(1) في م: «استتيب أبا حنيفة»، وهو تحريف، وأثبتنا ما في أ، وهو الصواب.

(2) إسناده صحيح، رجاله ثقات، ولعل الذين استتابوه من «الكفر» المزعوم هم الخوارج الذين يكفرون من لا يكفّر أهل المعاصي.

(3) المعرفة ليعقوب ٢/ ٧٨٦.

(4) إسناده ضعيف، لضعف نعيم بن حماد.

(5) هذه العبارة المنسوبة إلى يعقوب، لم أجدها في المطبوع من المعرفة.

(6) إسناده ضعيف، لضعف مؤمل بن إسماعيل البصري، كما بيناه في «تحرير التقريب».

(7) إسناده ضعيف، لضعف عبدالله بن معمر، ومؤمل بن إسماعيل.

(8) في م: «اسلم بن عبدالله»، وهو تحريف، ولا أعلم لمن يسمى هكذا رواية عن جرير. وثعلبة هو ابن سهيل الطهوي ثقة لكنه ذكر حكايات تدل على ضعف عقله، فلعل هذه

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

٨

نوٹ : خارجی گناہ کرنے والے کو کافر سمجھتے تھے اور جو ایسا عقیدہ نہ رکھے اسے بھی کافر مانتے تھے اس لیے انہوں نے امام ابو حنیفہؒ سے (بے وجہ) توبہ کرائی مگر امام ابو حنیفہ اپنے مذہب پر قائم رہے اور یہ معاملہ دو بار پیش آیا تو معلوم ہوا کے امام صاحب سے کفر کی وجہ سے توبہ نہیں کرائی گئی کہ قاضی ان سے توبہ کراتے۔ اور محدثین اس بات کے صرف بیان کرنے والے ہیں ان میں سے کسی نے اپنی آنکھوں سے توبہ کراتے نہ دیکھا نہ ہی انکو توبہ کی وجہ معلوم ہے لیکن بنا تحقیق بات آگے بیان کردی۔

اعتراض : قاضی شریکؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ سے کفر کی وجہ سے توبہ طلب کی گئی

جواب : اس سند میں ابو معمر نے شریک سے سننے کی صراحت نہیں کی اسلیے سند منقطع ہے اسکے علاوہ شریک نے ابو حنیفہؒ سے توبہ کراتے خود دیکھا ہو اسکی صراحت یا کوئی دلیل نہیں اسلیے شریکؒ تک یہ بات کیسے پہنچی یہ نہ معلوم ہے اسلیے یہ قول حجت نہیں۔

من الكُفر(١).

أخبرنا الحُسين بن محمد أخو الخَلال، قال: أخبرنا جبريل بن محمد العَدْل بهَمَذان، قال: حدثنا محمد بن جَنُّويه(٢) النَّخاس، قال: حدثنا محمود ابن غَيْلان، قال: حدثنا يحيى بن آدم، قال: سمعتُ شريكًا يقول استُتيبَ(٣) أبو حنيفة مرّتين(٤).

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب، قال(٥): حدثني الوليد بن عُتبة الدِّمَشْقي، وكان ممن نهمه نفسه، قال: حدثنا أبو مُسهر، قال: حدثنا يحيى بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز جالس، قال: حدثني شَرِيك بن عبدالله قاضي الكوفة أنّ أبا حنيفة استُتيبَ من الزَّندقة مرّتين(٦).

أخبرنا عليُّ بن محمد بن عبدالله المُعَدَّل، قال: أخبرنا محمد بن أحمد ابن الحسن الصَّوّاف، قال: أخبرنا عبدالله بن أحمد بن حنبل إجازةً، قال: حدثني أبو معمر، قال: قيل لشَرِيك: مم استَتَبْتُم أبا حنيفة؟ قال: من الكُفر(٧).

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن عبدالله الوَرّاق، قال: حدثنا أبو الحسن عليّ بن إسحاق بن عيسى بن زاطيا المُخَرّمي، قال: سمعتُ إبراهيم بن سعيد الجَوْهري يقول: سمعتُ معاذ بن مُعاذ. وأخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد الدَّقّاق، قال: حدثنا سَهْل بن أبي سَهْل الواسطي، قال: حدثنا أبو حَفْص عَمرو بن عليّ، قال: سمعتُ مُعاذ بن مُعاذ يقول:

---

(١) إسناده ضعيف، لضعف قيس بن الربيع، كما بيناه في «تحرير التقريب».
(٢) في م: «حيويه»، مصحف، كما بيناه سابقًا.
(٣) في م: «استتيبت»، وهو تصحيف.
(٤) إسناده ضعيف، لضعف شريك القاضي، وهو ممن لا يقبل قوله في الجرح والتعديل.
(٥) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٦.
(٦) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.
(٧) كذلك.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قُطّانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

اعتراض: قاضی شریکؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ سے کفر کی وجہ سے توبہ طلب کی گئی

جواب: قاضی شریک پر خود جرح موجود ہے کہ کوفہ آنے کے بعد انکا حافظہ کمزور ہو گیا تھا اسکے علاوہ شریکؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے توبہ کراتے خود دیکھا ہو اسکی کوئی صراحت یا دلیل موجود نہیں اسلیے شریک تک یہ بات کیسے پہنچی یہ نہ معلوم ہے اسلیے یہ قول منقطع اور حجت نہیں۔

من الكُفْر(1).

أخبرنا الحُسين بن محمد أخو الخَلّال، قال: أخبرنا جبريل بن محمد العَدْل بهَمَذان، قال: حدثنا محمد بن جبّويه(2) النَّخّاس، قال: حدثنا محمود ابن غَيْلان، قال: حدثنا يحيى بن آدم، قال: سمعتُ شريكًا يقول استُتيبَ(3) أبو حنيفة مرّتين(4).

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتويه، قال: حدثنا يعقوب، قال(5): حدثني الوليد بن عُتْبة الدِّمشقي، وكان ممن تهمه نفسه، قال: حدثنا أبو مُسهر، قال: حدثنا يحيى بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز جالس، قال: حدثني شَريك بن عبدالله قاضي الكوفة أنَّ أبا حنيفة استُتيبَ من الزَّنْدقة مرّتين(6).

أخبرنا عليّ بن محمد بن عبدالله المُعَدَّل، قال: أخبرنا محمد بن أحمد ابن الحسن الصَّوّاف، قال: أخبرنا عبدالله بن أحمد بن حنبل إجازةً، قال: حدثني أبو معمر، قال: قيل لشَريك: مم استتبْتُم أبا حنيفة؟ قال: من الكُفْر(7).

أخبرنا ابن رزْق، قال: أخبرنا أحمد بن عبدالله الوَرّاق، قال: حدثنا أبو الحسن عليّ بن إسحاق بن عيسى بن زاطيا المُخَرِّمي، قال: سمعتُ إبراهيم بن سعيد الجَوْهري يقول: سمعتُ معاذ بن مُعاذ. وأخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد الدَّقّاق، قال: حدثنا سَهْل بن أبي سَهْل الواسطي، قال: حدثنا أبو حَفْص عَمرو بن عليّ، قال: سمعتُ مُعاذ بن مُعاذ يقول:

---

(1) إسناده ضعيف، لضعف قيس بن الربيع، كما بيناه في «تحرير التقريب».
(2) في م: «حيويه»، مصحف، كما بيناه سابقًا.
(3) في م: «استثيت»، وهو تصحيف.
(4) إسناده ضعيف، لضعف شريك القاضي، وهو ممن لا يقبل قوله في الجرح والتعديل.
(5) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٦.
(6) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.
(7) كذلك.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : امام حماد بن ابی سلیمانؒ نے امام ابو حنیفہؒ کو قرآن کو مخلوق ماننے کی وجہ سے مشرک کہا

جواب 1: اسکی سند ضعیف ہے سند کے راوی ضرار بن صرد کو امام بخاری نے منکر الحدیث کہا ہے (الضعفاء عقیلی 222/2) اور جس راوی کو امام بخاری منکر الحدیث کہیں اس سے روایت لینا جائز نہیں سمجھتے

جواب 2: امام حمادؒ کا انتقال فتنہ خلق القران سے پہلے ہی ہوگیا تھا جیسا کہ محقق نے حاشیہ میں لکھا ہے

جواب 3: صحیح سند سے امام ابو حنیفہؒ کا قرآن کو غیر مخلوق ماننا ثابت ہے البتہ اسکے برعکس کچھ ثابت نہیں

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت

الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

وهَيْبة الدَّبَّاب لا نرضى به   وأبا[1] حنيفة شيخَ سُوءٍ كافر[2]

وأخبرنا محمد بن عُبيدالله الحنّائي والحسن بن أبي بكر ومحمد بن عُمر النَّرْسي[3]؛ قالوا: أخبرنا محمد بنُ عبدالله الشافعي، قال: حدثنا محمد بن يونُس، قال: حدثنا ضرار بن صُرَد، قال: حدثني سُلَيم المقرئ، قال: حدثنا سُفيان الثَّوري، قال: قال لي حماد بن أبي سُليمان: أبلغ عني أبا حنيفة المُشرك أني بَرِيء منه حتى يَرجِعَ عن قوله في القرآن[4].

أخبرنا الحُسين بن شُجاع، قال: أخبرنا عُمر بن جعفر بن سَلْم، قال: حدثنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا عبدالأعلى بن واصل، قال: حدثنا أبو نُعيم ضرار بن صرَد، قال: سمعتُ سُليم بن عيسى المُقرئ، قال: سمعتُ سُفيان بن سعيد الثَّوري يقول: سمعتُ حماد بن أبي سُليمان يقول: أبلغوا أبا حنيفة المُشرك أني من دينه بريء إلى أن يتوبَ. قال سُليم: كان يزعمُ أنّ القُرآن مخلوق[5].

أخبرني عبدالباقي بن عبدالكريم، قال: أخبرنا عبدالرحمن بن عُمر الخَلّال، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن يعقوب، قال: حدثني جدي، قال: حدثني عليّ بن ياسر، قال: حدثني عبدالرحمن بن الحكم بن بَشير[6] بن سُلمان، عن أبيه أو غيره، وأكبر ظنّي أنه عن غير أبيه، قال: كنتُ عند حماد بن أبي سُليمان إذ أقبلَ أبو حنيفة، فلما رآهُ حماد، قال: لا مَرْحبًا ولا أهلًا، إن سَلَّم فلا تردُّوا عليه، وإن جَلَس فلا تُوسِّعوا له. قال: فجاء أبو حنيفة فجلَس، فتكلَّم حماد بشيء، فردَّ[7] عليه أبو حنيفة، فأخذ حماد كفًّا من حَصى

---

(1) في م: «أبوه» خطأ.

(2) في م بعد هذا: «في أبيات ذكرها»، وليست في النسخ. وهذا إسناد ضعيف، عبدالله ابن سعيد لا يدرى من هو ولا أبوه ولا جده، وألفاظ البيتين ظاهرة النكارة.

(3) في م: «القرشي»، وهو تحريف.

(4) إسناده ضعيف، لضعف ضرار بن صُرد كما بيناه في «تحرير التقريب».

(5) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.

(6) في م: «البشر»، محرف، وهو من رجال التهذيب.

(7) في م: «فرده»، وما هنا من النسخ.

اعتراض: شریکؒ نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ نے قرآن کی دو آیات اور نماز کا انکار کیا۔

جواب 1: سند کا راوی اسماعیل بن عیسیٰ بن علی مجہول ہے اور خود شریکؒ پر بھی کلام ہے لہذا یہ سند ضعیف اور اعتراض مردود ہے

جواب 2: کیا شریکؒ نے ابو حنیفہؒ کو قرآن کی دو آیات اور نماز کا انکار کرتے خود سنا ہے؟ یا انکے کسی کلام سے اپنا من مانا مطلب نکالا ہے؟ اسکی کوئی وضاحت نہیں۔

جواب 3: اگر ابو حنیفہؒ نے واقعی ایسا کہا تو شریک نے ان پر کفر کا حکم کیوں نہیں لگایا؟ کیونکہ ایسا شخص تو کافر ہے۔

أخبرنا محمد بن الحُسين بن الفَضْل القَطّان، قال: أخبرنا عبدالله بن جعفر بن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال[1]: حدثني عليّ بن عُثمان بن نُفَيل، قال: حدثنا أبو مُسهر[2]، قال: حدثنا يحيى بن حمزة، وسعيد[3] يسمع، أنّ أبا حنيفة قال: لو أنّ رجلاً عبدَ هذه النَّعل يتقرَّبُ بها إلى الله، لم أرَ بذلك بأسًا. فقال سعيد: هذا الكُفر صراحًا[4].

أخبرنا أبو سعيد الحسن بن محمد بن حَسْنويه الكاتب بأصبهان، قال: أخبرنا عبدالله بن محمد بن عيسى بن مَزْيد الخَشّاب، قال: حدثنا أحمد بن مهدي بن رستُم، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: حدثني عبدالسلام يعني ابن عبدالرحمن، قال: حدثني إسماعيل بن عيسى بن عليّ، قال: قال لي شريك: كَفَر أبو حنيفة بآيتين من كتاب الله تعالى، قال الله تعالى: ﴿وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ [البينة] وقال الله تعالى: ﴿لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ﴾ [الفتح ٤] وزعم أبو حنيفة أنّ الإيمان لا يزيدُ ولا يَنْقُص، وزعم أنّ الصَّلاة ليست من دين الله[5].

أخبرنا أبو القاسم عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله السَّرّاج بنيسابور، قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن عَبْدوس الطَّرائفي، قال: حدثنا عُثمان بن سعيد الدَّارمي، قال: حدثنا محبوب بن موسى الأنطاكي، قال: سمعتُ أبا إسحاق الفَزاري يقول: سمعتُ أبا حنيفة يقول: إيمان أبي بكر الصِّدِّيق، وإيمان إبليس واحد، قال إبليس: يا رب، وقال أبو بكر الصِّدِّيق: يا

---

* متروك.

(١) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٤.

(٢) عبدالأعلى بن مسهر الغساني.

(٣) هو سعيد بن عبدالعزيز التنوخي.

(٤) إسناده صحيح، لكن هذا القول لا يمكن أن يصدر عن عامي، فضلاً عن أبي حنيفة، ويعقوب بن سفيان الفسوي كثير الإيراد لمثل هذه الأخبار والروايات.

(٥) يعني: ليست من الإيمان، وإلا فهذا لا يقوله العوام. وشريك هو ابن عبدالله النخعي القاضي ضعيف عند التفرد، كما بيناه في «تحرير التقريب». على أن مسألة زيادة الإيمان ونقصه نظر إليها الأحناف من ناحية لفظية.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : قاضی شریک نے کہا کے امام ابو حنیفہؒ سے توبہ کرائی گئی

جواب : قاضی شریکؒ پر خود جرح موجود ہے کہ کوفہ آنے کے بعد انکا حافظہ کمزور ہو گیا تھا اسکے علاوہ شریکؒ نے ابو حنیفہؒ سے توبہ کراتے خود دیکھا ہو اسکی کوئی صراحت یا دلیل نہیں اسلیے شریکؒ تک یہ بات کیسے پہنچی یہ نہ معلوم ہے اسلیے یہ قول منقطع (ضعیف ہے)

من الكُفْر[١].

أخبرنا الحُسين بن محمد أخو الخَلَّال، قال: أخبرنا جبريل بن محمد العَدْل بهَمَذان، قال: حدثنا محمد بن جَيُّويه[٢] النَّخَّاس، قال: حدثنا محمود ابن غَيْلان، قال: حدثنا يحيى بن آدم، قال: سمعتُ شريكًا يقول استُتيب[٣] أبو حنيفة مرّتين[٤].

أخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب، قال[٥]: حدثني الوليد بن عُتبة الدِّمشقي، وكان ممن تهمه نفسه، قال: حدثنا أبو مُسهر، قال: حدثنا يحيى بن حمزة وسعيد بن عبدالعزيز جالس، قال: حدثني شَريك بن عبدالله قاضي الكوفة أنَّ أبا حنيفة استُتيبَ من الزَّنْدقة مرّتين[٦].

أخبرنا عليّ بن محمد بن عبدالله المُعَدِّل، قال: أخبرنا محمد بن أحمد ابن الحسن الصَّوَّاف، قال: أخبرنا عبدالله بن أحمد بن حنبل إجازةً، قال: حدثني أبو معمر، قال: قيل لشريك: مم استتبتُم أبا حنيفة؟ قال: من الكُفْر[٧].

أخبرنا ابن رِزْق، قال: أخبرنا أحمد بن عبدالله الوَرَّاق، قال: حدثنا أبو الحسن عليّ بن إسحاق بن عيسى بن زاطيا المُخَرِّمي، قال: سمعتُ إبراهيم بن سعيد الجَوْهري يقول: سمعتُ معاذ بن مُعاذ. وأخبرنا ابن الفَضْل، قال: أخبرنا عُثمان بن أحمد الدَّقَّاق، قال: حدثنا سَهْل بن أبي سَهْل الواسطي، قال: حدثنا أبو حَفْص عَمرو بن عليّ، قال: سمعتُ مُعاذ بن مُعاذ يقول:

---

(١) إسناده ضعيف، لضعف قيس بن الربيع، كما بيناه في «تحرير التقريب».
(٢) في م: «جيويه»، مصحف، كما بيناه سابقًا.
(٣) في م: «استتيب»، وهو تصحيف.
(٤) إسناده ضعيف، لضعف شريك القاضي، وهو ممن لا يقبل قوله في الجرح والتعديل.
(٥) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٦.
(٦) إسناده ضعيف، وعلته علة سابقه.
(٧) كذلك.

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

اعتراض : قیس بن ربیع کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ سے کفر کی وجہ سے توبہ کرائی گئی

جواب : اسکی سند ضعیف ہے قیس بن ربیع پر محدثین کا کافی کلام ہے انکا حافظہ خراب ہوگیا تھا اور محدثین نے ان سے روایت کرنا بھی ترک کردیا تھا

أخبرنا ابن رزق، قال: أخبرنا أحمد بن جعفر بن سَلْم، قال: أخبرنا أحمد بن عليّ الأبّار، قال: حدثنا أحمد بن إبراهيم، قال: قيل لشريك: استُتيبَ أبو حنيفة؟ قال: قد علم ذلك العَواتق في خُدورهن[3].

أخبرنا ابنُ الفضل، قال: أخبرنا ابن دَرَسْتُويه، قال: حدثنا يعقوب بن سُفيان، قال[4]: حدثني الوليد، قال: حدثني أبو مُسهر، قال: حدثني محمد ابن فُلَيح المَدَني، عن أخيه سُليمان وكان عَلّامةً بالناس: أنَّ الذي استتابَ أبا حنيفة خالد القَسري، قال: فلما رأى ذلك أخذ في الرّأي ليعمي به[5].

ورُوِي أن يوسُف بن عُمر استتابَه، وقيل: إنه لما تابَ رَجَع وأظهر القول بخلق القُرآن، فاستُتيبَ دفعة ثانية فيحتمل أن يكون يوسُف استتابَه مرة، وخالد استتابه مرة، والله أعلم[6].

أخبرنا عليّ بن طَلْحة المُقرئ، والحسن بن عليّ الجَوْهري؛ قالا: أخبرنا عبدالعزيز بن جعفر الخِرَقي، قال: حدثنا عليّ بن إسحاق بن زاطيا، قال: حدثنا أبو مَعْمَر القَطيعي، قال: حدثنا حجّاج الأعور، عن قيس بن الرَّبيع، قال: رأيتُ يوسُف بن عُمر[7] أميرَ الكوفة أقامَ أبا حنيفة على المصطبة يَسْتَتِيبُه

(١) في م: «الرمي»، وهو تحريف.
(٢) إسناده ضعيف؛ عبدالرحمن بن الحكم بن بشر بن سلمان ليس بالمشهور في الرواية، وأبوه الحكم ليس له في الكتب الستة سوى حديث واحد أخرجه الترمذي (٦٠٦) واستغربه، فإن كان هو الذي كان عند حماد فهذا حاله، وإن كان غيره فهو مجهول.
(٣) إسناده ضعيف، لضعف شريك.
(٤) المعرفة والتاريخ ٢/ ٧٨٦.
(٥) إسناده ضعيف، محمد بن فليح ضعيف كما بيناه في «تحرير التقريب»، وسليمان بن فليح، قال أبو زرعة: «لا أعرفه ولا أعرف لفليح ولدًا غير محمد ويحيى» (الجرح والتعديل ٤/ الترجمة ٥٩٤).
(٦) وهذا لا يصح كما سيأتي بيانه.
(٧) في م: «عثمان»، وهو تحريف بيّن.

من الكُفر[1].

أخبرنا الحُسين بن محمد أخو الخَلّال، قال: أخبرنا جبريل بن محمد

تاريخ مدينة السلام

وأخبار محدثيها وذكر قُطّانها العلماء من غير أهلها ووارديها

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي

٣٩٢ - ٤٦٣ هـ

المجلد الخامس عشر

موسى - واصل

٦٩٣٣ - ٧٢٩٧

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي